سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

أسد الغابة
في
معرفة الصحابة

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

طالب دعا۔ میاں اشرف

۹۴۷۸۳

جلد ششم

نام کتاب	اُسد الغابہ فی معرفتہ الصّحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہٗ (م ۶۳۰ھ)
ترجمہ	مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔
موضوع	سوانح و اذکار صحابۂ رسولؐ
نقشِ اوّل	۷ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ
نقشِ ثانی	صفر المظفر ۱۴۰۸ھ
تذکرۂ صحابہ	چھ سو اڑتالیس
ناشر	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
طابع	کمبائن پرنٹرز لاہور
قیمت جلد ششم و ہفتم	

Marfat.com

فہرست
ترجمہ اُسدُ الغابہ جلد ششم

نمبر شمار	نام	صفحہ
۱	عبداللہ بن علقمہ	۱
۲	عبداللہ بن عمر حبرمی	″
۳	عبداللہ بن عمر خطاب	″
۴	عبداللہ بن عمرو بن احوص	″
۵	عبداللہ بن عمرو بن بحرہ	۶
۶	عبداللہ بن عمرو بن رحام	۷
۷	عبداللہ بن عمرو بن جزم	۹
۸	عبداللہ بن عمرو بن حضرمی	″
۹	عبداللہ بن عمرو بن حلحلہ	۱۰
۱۰	عبداللہ بن عمرو بن زید	″
۱۱	عبداللہ بن عمرو بن طفیل	″
۱۲	عبداللہ بن عمرو بن عاص	″
۱۳	عبداللہ بن عمرو بن عوف	۱۳
۱۴	عبداللہ بن عمرو بن قیس	″
۱۵	عبداللہ بن عمرو بن یوع	″
۱۶	عبداللہ بن عمرو کنیت ابوہریرہ	۱۴
۱۷	عبداللہ بن عمرو بن ہلال	″
۱۸	عبداللہ بن عمرو بن وہب	۱۴
۱۹	عبداللہ بن عمرو بن وقدان	۱۸
۲۰	عبداللہ بن عمرو لشکری	″
۲۱	عبداللہ بن عمیر انجعی	″
۲۲	عبداللہ بن عمیر حلمی	″
۲۳	عبداللہ بن عمیر سدوسی	۱۹
۲۴	عبداللہ بن عمیر بن عدی	″
۲۵	عبداللہ بن عمیر بن قتادہ	″
۲۶	عبداللہ بن عمیرہ	″
۲۷	عبداللہ بن عنبہ	″
۲۸	عبداللہ غنمہ مزنی	″
۲۹	عبداللہ بن عوسجہ بجلی	″
۳۰	عبداللہ بن عوف	″
۳۱	عبداللہ بن عوف اشج	″
۳۲	عبداللہ بن عوف عبدعوف	″
۳۳	عبداللہ بن العوف بن عولیت	″
۳۴	عبداللہ بن عویم	″

نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۳	علقمہ بن جناوہ	۵۹
۳۴	علقمہ بن حارث	〃
۳۵	علقمہ بن حجر	〃
۳۶	علقمہ	〃
۳۷	علقمہ بن حوشب	۶۰
۳۸	علقمہ بن حویرث	۶۶
۳۹	علقمہ بن رمثہ	〃
۴۰	علقمہ بن سفیان	〃
۴۱	علقمہ ابو سماک	۶۷
۴۲	علقمہ بن سمی	〃
۴۳	علقمہ بن طلحہ	〃
۴۴	علقمہ بن علاثہ	〃
۴۵	علقمہ بن فغوا	۶۸
۴۶	علقمہ بن مجزر	〃
۴۷	علقمہ بن ناجیہ	〃
۴۸	علقمہ بن نضلہ	〃
۴۹	علقمہ بن وقاص	۶۹
۵۰	علقمہ بن یزید	〃
۵۱	علی بن الحکم سلمی	〃
۵۲	علی بن رفاعہ	۷۰
۵۳	علی بن رکانہ	〃
۵۴	علی بن شیبان	〃
۵۵	حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب	۷۰
۵۶	علی بن طلق	〃
۵۷	علی بن ابی العاص	۷۱
۵۸	علی بن عبید اللہ	〃
۵۹	علی بن عدی	〃
۶۰	علی بن امی علمی سلمی	〃
۶۱	علی ممیری	〃
۶۲	علی ابو علی جلالی	۷۲
۶۳	علی بن ہبار	〃
۶۴	علی بن خمید	۷۳
۶۵	عمار بن سعد قرظ موذن	〃
۶۶	عمار بن عبید خشعمی	۱۰۵
۶۷	عمار بن غیلانی	〃
۶۸	عمار بن کعب	〃
۶۹	عمار بن معاذ	〃
۷۰	عمار بن یاسر	۱۰۸
۷۱	عمارہ بن احمر مازنی	۱۰۸
۷۲	عمارہ بن اوس	〃
۷۳	عمارہ بن ثابت	۱۰۹
۷۴	عمارہ بن حزم	〃
۷۵	عمارہ بن خزج	〃

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۷۶	عمارہ بن ابی حسن	۱۰۵
۷۷	عمارہ بن حمزہ	۱۰
۷۸	عمارہ بن راشد	
۷۹	عمارہ بن رویبہ	
۸۰	عمارہ بن زکریا کندی	
۸۱	عمارہ بن زیاد	۱۱
۸۲	عمارہ بن سعد	″
۸۳	عمارہ بن سبب	۱۱۲
	شبانی	۱۱۲
۸۴	عمارہ بن عامر	″
۸۵	عمارہ عبید	″
۸۶	عمارہ بن عقبہ	۱۱۳
۸۷	عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط	۱۱۴
۸۸	عمارہ بن عمیر	″
۸۹	عمارہ بن ابو غراب	
۹۰	عمارہ بن مخلد	
۹۱	عمارہ بن معاذ	۱۱۵
۹۲	عمارہ بن ابو مدرک	″
۹۳	عمر اسلمی	″
۹۴	عمر جمعے	″
۹۵	عمر بن حکم سلمی	۱۱۶
۹۶	امیر المومنین فاروق اعظم عمرؓ بن خطاب	۱۱۷

نمبر شمار	نام	صفحہ
۹۷	عمر بن سالم	
۹۸	عمر بن سراقہ	
۹۹	عمر بن سعد انماری	
۱۰۰	عمر بن سعد سلمی	
۱۰۱	عمر بن سفیان	
۱۰۲	عمر بن ابی سلمہ	″
۱۰۳	عمر بن عامر	″
۱۰۴	عمر بن عبید اللہ	
۱۰۵	عمر بن عکرمہ	″
۱۰۶	عمر بن عمر ولیثی	۱۲۰
۱۰۷	عمر بن عمیر	″
۱۰۸	عمر بن عوف	″
۱۰۹	عمر بن غزیہ	۱۲۱
۱۱۰	عمر بن لاحق	″
۱۱۱	عمر بن مالک	″
۱۱۲	عمر بن مالک عقبہ	″
۱۱۳	عمر بن مالک انصاری	۱۲۲
۱۱۴	عمر بن معاویہ	۱۲۳
۱۱۵	عمر بن یزید	″
۱۱۶	عمر یمانی	″
۱۱۷	عمرو بن احیحہ	″
۱۱۸	عمرو بن اخطب	″

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۲۳	عبداللہ بن مغیرہ	۵۳
۱۲۴	عبداللہ بن مغیرہ بن معیقیب	۵۴
۱۲۵	عبداللہ کنیت ابو مغیرہ	〃
۱۲۶	عبداللہ بن مقرن	〃
۱۲۷	عبداللہ بن منتفق	〃
۱۲۸	عبداللہ بن منیب	〃
۱۲۹	عبداللہ بن ابی میسرہ	〃
۱۳۰	عبداللہ بن ناشج	〃
۱۳۱	عبداللہ بن نخام	۵۶
۱۳۲	عبداللہ بن نضر سلمی	〃
۱۳۳	عبداللہ بن نضلہ اسلمی	۵۷
۱۳۴	عبداللہ بن نضلہ قریشی	〃
۱۳۵	عبداللہ بن نضلہ کنانی	〃
۱۳۶	عبداللہ بن نضلہ بن مالک	〃
۱۳۷	عبداللہ بن نعمان	۵۸
۱۳۸	عبداللہ بن یا نعمی	〃
۱۳۹	عبداللہ بن نعیم	〃
۱۴۰	عبداللہ بن نعیم بن نحام	〃
۱۴۱	عبداللہ بن نقیل	۵۹
۱۴۲	عبداللہ بن ابی نملہ	〃
۱۴۳	عبداللہ بن نوفل	〃
۱۴۴	عبداللہ بن نہیک	〃
۱۴۵	عبداللہ بن ہاد	۶۰
۱۴۶	عبداللہ بن ہانی	〃
۱۴۷	عبداللہ بن ہبیب	〃
۱۴۸	عبداللہ کنیت ابو ہریرہ	۶۱
۱۴۹	عبداللہ بن ہداج	〃
۱۵۰	عبداللہ بن ہشام	〃
۱۵۱	عبداللہ بن ہلال بن عبداللہ	〃
۱۵۲	عبداللہ بن ہلال مزنی	۶۲
۱۵۳	عبداللہ بن ہلالی	〃
۱۵۴	عبداللہ مہند	〃
۱۵۵	عبداللہ بن ہشیم	〃
۱۵۶	عبداللہ بن واقد	〃
۱۵۷	عبداللہ بن وائل	〃
۱۵۸	عبداللہ بن ودیعۃ	۶۳
۱۵۹	عبداللہ بن وزاح	〃
۱۶۰	عبداللہ بن وقدان بن شمس	〃
۱۶۱	عبداللہ بن ولید بن الولید	۶۴
۱۶۲	عبداللہ بن وہب اسدی	〃
۱۶۳	عبداللہ بن وہب دوسی	۶۵
۱۶۴	عبداللہ بن وہب بن زمعۃ	〃
۱۶۵	عبداللہ بن یاسر	۶۶
۱۶۶	عبداللہ بن یامیل	〃

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۶۷	عبداللہ یربوعی	۶۶
۱۶۸	عبداللہ بن یزید	〃
۱۶۹	عبداللہ کنیت ابو یزید قرنی	۶۷
۱۷۰	عبداللہ بن یزید خطمی	〃
۱۷۱	عبداللہ بن یزید بن مبارک	〃
۱۷۲	عبداللہ یشکری	۶۸
۱۷۳	عبدالجبار بن حارث	〃
۱۷۴	عبدالحد بن ربیعہ	۶۹
۱۷۵	عبدالحارث بن انس	۷۰
۱۷۶	عبدالحجر بن عبدالمدان	〃
۱۷۷	عبدالحمید بن حفص	〃
۱۷۸	عبدالحمید بن عبداللہ	〃
۱۷۹	عبدخیر بن یزید	۷۱
۱۸۰	عبدخیر	〃
۱۸۱	عبدربہ بن دق	〃
۱۸۲	عبدالرحمن بن ابزی	〃
۱۸۳	عبدالرحمن بن اذینہ	۷۲
۱۸۴	عبدالرحمن بن ارقم	۷۳
۱۸۵	عبدالرحمن بن ازہر	۷۳
۱۸۶	عبدالرحمن بن اسعد	۷۵
۱۸۷	عبدالرحمن بن اسود	〃
۱۸۸	عبدالرحمن ایتم انماری	〃
۱۸۹	عبدالرحمن کنیت ابو محمد انصاری	۷۶
۱۹۰	عبدالرحمن بجید	〃
۱۹۱	عبدالرحمن بن بدیل	〃
۱۹۲	عبدالرحمن بن بشیر	۷۷
۱۹۳	عبدالرحمن بن ثابت بن صامت	〃
۱۹۴	عبدالرحمن بن ثابت بن قیس	〃
۱۹۵	عبدالرحمن بن ثوبان	〃
۱۹۶	عبدالرحمن	۷۸
۱۹۷	عبدالرحمن بن جبیر	〃
۱۹۸	عبدالرحمن بن حارث	۷۹
۱۹۹	عبدالرحمن بن حارثہ	۸۰
۲۰۰	عبدالرحمن بن حاطب	〃
۲۰۱	عبدالرحمن بن حبیب حطمی	〃
۲۰۲	عبدالرحمن بن حزن	۸۱
۲۰۳	عبدالرحمن بن حسان	〃
۲۰۴	عبدالرحمن بن حسنہ	۸۲
۲۰۵	عبدالرحمن بن ام الحکم	۸۴
۲۰۶	عبدالرحمن حمیری	۸۵
۲۰۷	عبدالرحمن بن حنبل	۸۶
۲۰۸	عبدالرحمن بن خالد	〃
۲۰۹	عبدالرحمن بن خباب سلمی	۸۸
۲۱۰	عبدالرحمن بن خبیب	

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۰۴	عمرو ابو سعید	۱۴۶
۲۰۵	عمرو بن سعید	
۲۰۶	عمرو بن سفیان	
۲۰۷	عمرو بن سفیان بن عبد شمس	
۲۰۸	عمرو بن سفیان	۱۴۷
۲۰۹	عمرو ابن ابی سلالہ	
۲۱۰	عمرو ابن اسلم	۱۴۸
۲۱۱	عمرو بن سلیم حوفی	
۲۱۲	عمرو بن سلیم	۱۴۹
۲۱۳	عمرو بن سلیمان	
۲۱۴	عمرو بن سمرہ	
۲۱۵	عمرو بن سنان	
۲۱۶	عمرو بن سہل	
۲۱۷	عمرو بن شاس	۱۵۱
۲۱۸	عمرو بن شبل	۱۵۳
۲۱۹	عمرو بن شراحیل	//
۲۲۰	عمرو بن شرجیل	
۲۲۱	عمرو ابو شریح	
۲۲۲	عمرو بن شعبہ	۱۵۴
۲۲۳	عمرو بن شعوا	
۲۲۴	عمرو بن ضلیع	//
۲۲۵	عمرو بن طفیل	
۲۲۶	عمرو بن عم طفیل	۱۵۴
۲۲۷	عمرو بن طلق	
۲۲۸	عمرو بن طلق بن نبیہ	۱۵۵
۲۲۹	عمرو بن عاص	۱۵۸
۲۳۰	عمرو بن عامر	
۲۳۱	عمرو بن عامر بن مالک	۱۵۹
۲۳۲	عمرو بن عبد الاسد	
۲۳۳	عمرو بن عبد اللہ اصم	
۲۳۴	عمرو بن عبد اللہ انصاری	
۲۳۵	عمرو بن عبد اللہ شامی	
۲۳۶	عمرو بن عبد اللہ خبابی	۱۶۰
۲۳۷	عمر بن عبد اللہ ابو عیاض	
۲۳۸	عمرو بن عبد الحارث	
۲۳۹	عمرو بن عبد عمر بن نضلہ	۱۶۱
۲۴۰	عمرو بن عبد نہم اسلمی	۱۶۲
۲۴۱	عمرو بن عبسہ	۱۶۳
۲۴۲	عمرو بن عبید اللہ	//
۲۴۳	عمرو بن عتبہ	//

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۴۴	عمرو بن عثمان	۱۷۳
۲۴۵	عمرو بن عجلانی	״
۲۴۶	عمرو بن عطیہ	״
۲۴۷	عمرو ابو عطیہ	۱۷۴
۲۴۸	عمرو بن عقبہ	״
۲۴۹	عمرو بن ابی عقرب	״
۲۵۰	عمرو بن عقیس	״
۲۵۱	عمرو بن ابی عمر عجلانی	۱۷۵
۲۵۲	عمرو بن ابو عمر	״
۲۵۳	عمرو بن ابی عمر	״
۲۵۴	عمرو بن عمیر	״
۲۵۵	عمرو بن عنمہ	״
۲۵۶	عمرو بن عوف	״
۲۵۷	عمرو بن عوف بن زید	۱۷۶
۲۵۸	عمرو بن عوف بن یربوع	۱۷۷
۲۵۹	عمرو بن غزیہ	״
۲۶۰	عمرو بن غنم	۱۷۸
۲۶۱	عمرو بن غیلانی	״
۲۶۲	عمرو ابو فراس	״
۲۶۳	عمرو بن فغواء	״
۲۶۴	عمرو بن قاری	۱۸۰
۲۶۵	عمرو بن قرہ	۱۸۱
۲۶۶	عمرو بن قیس	۱۸۱
۲۶۷	عمرو بن قیس بن جدی	״
۲۶۸	عمرو بن قیس بن زائدہ	۱۸۲
۲۶۹	عمرو بن قیس بن زید	״
۲۷۰	عمرو بن قیس بن مالک	۱۸۳
۲۷۱	عمرو بن کعب یمامی	״
۲۷۲	عمرو بن مازن	״
۲۷۳	عمرو بن مالک اشجعی	۱۸۴
۲۷۴	عمرو بن مالک اوسی	۱۸۵
۲۷۵	عمرو بن مالک اوسی	۱۸۵
۲۷۶	عمرو بن مالک بن جعفر	۱۸۷
۲۷۷	عمرو بن مالک بن قیس	״
۲۷۸	عمرو بن حصن	״
۲۷۹	عمرو بن محمد	۱۸۸
۲۸۰	عمرو بن مخزوم	״
۲۸۱	عمرو بن مرداس سلمی	۱۸۹
۲۸۲	عمرو بن مرہ	״
۲۸۳	عمرو بن مسلم	״
۲۸۴	عمرو بن مطرف	۱۹۰
۲۸۵	عمرو بن مطعم	״
۲۸۶	عمرو بن معاذ بن نعمان	״

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۹۹	عبدالرحمن بن عیسیٰ	۱۳۰
۳۰۰	عبدالرحمن بن غنام	〃
۳۰۱	عبدالرحمن غنم	۱۳۱
۳۰۲	عبدالرحمن بن فلان	۱۳۲
۳۰۳	عبدالرحمن بن قتادہ	〃
۳۰۴	عبدالرحمن بن ابی قراد	۱۳۳
۳۰۵	عبدالرحمن بن قرط	〃
۳۰۶	عبدالرحمن بن قیطی	۱۳۴
۳۰۷	عبدالرحمن ابن کعب	〃
۳۰۸	عبدالرحمن بن اشتر	〃
۳۰۹	عبدالرحمن بن ماغر	〃
۳۱۰	عبدالرحمن بن مالک	〃
۳۱۱	عبدالرحمن والد محمد	۱۳۵
۳۱۲	عبدالرحمن محرز	〃
۳۱۳	عبدالرحمن بن مدلج	〃
۳۱۴	عبدالرحمن بن مربع	〃
۳۱۵	عبدالرحمن بن مرقع	۱۳۶
۳۱۶	عبدالرحمن مزنی والد عمرو	〃
۳۱۷	عبدالرحمن مزنی	〃
۳۱۸	عبدالرحمن بن مسعود	〃
۳۱۹	عبدالرحمن بن مساعد	۱۳۷
۳۲۰	عبدالرحمن بن مسباع	〃
۳۲۱	عبدالرحمن بن معاذ بن جبل	۱۳۸
۳۲۲	عبدالرحمن بن معاذ بن عثمان	۱۳۹
۳۲۳	عبدالرحمن بن معاویہ	〃
۳۲۴	عبدالرحمن بن معقل	۱۴۰
۳۲۵	عبدالرحمن ابن عمر انصاری	〃
۳۲۶	عبدالرحمن مکفوف	〃
۳۲۷	عبدالرحمن بن مل	۱۴۱
۳۲۸	عبدالرحمن بن نعمان	۱۴۲
۳۲۹	عبدالرحمن بن نیار	〃
۳۳۰	عبدالرحمن بن مرائلہ	۱۴۳
۳۳۱	عبدالرحمن بن وائل	〃
۳۳۲	عبدالرحمن والد سنور	۱۴۴
۳۳۳	عبدالرحمن بن یربوع	〃
۳۳۴	عبدالرحمن بن یزید بن حارم	〃
۳۳۵	عبدالرحمن بن رافع	۱۴۵
۳۳۶	عبدالرحمن بن یزید بن عامر	〃
۳۳۷	عبدالرحمن بن نعیم	〃
۳۳۸	عبدالرحمن	〃
۳۳۹	عبدرضا خولانی	۱۴۶
۳۴۰	عبدالعزیز بن اصیم	〃
۳۴۱	عبدالعزیز بن بدر بن زید	〃
۳۴۲	عبدالعزیز بن سنجر	۱۴۷
۳۴۳	عبدالعزیز بن سیف	〃

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۴۴	عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسد	۱۴۷
۳۴۵	عبدالعزیز والد عبدالغفور	۱۴۸
۳۴۶	عبدالعزیز بن یمان	〃
۳۴۷	عبدعمرو بن عبد حبل	۱۴۹
۳۴۸	عبدعمرو بن نضلہ خزاعی	〃
۳۴۹	عبدعوف بن عبدالحارث	〃
۳۵۰	عبدقیس بن لائی	〃
۳۵۱	عبدالقیوم	۱۵۰
۳۵۲	عبدالمطلب بن ربیعہ	〃
۳۵۳	عبدالملک بن اکیدیہ	۱۵۱
۳۵۴	عبدالملک حجبی	〃
۳۵۵	عبدالملک بن عیاد	〃
۳۵۶	عبدالملک بن علقمہ ثقفی	۱۵۲
۳۵۷	عبدمناف بن عبداللہ	〃
۳۵۸	عبدہلال	۱۵۳
۳۵۹	عبدالواحد	〃
۳۶۰	عبدیالیل بن عمرو	۱۵۴
۳۶۱	عبدیالیل بن ناشب	〃
۳۶۲	عبدبن ازدر	〃
۳۶۳	عبدبن حبش	۱۵۵
۳۶۴	عبدبن حلیدی	〃
۳۶۵	عبدابوحدرد	〃
۳۶۶	عبدبن رمعہ	۱۵۶
۳۶۷	عبدوالد زمعہ	۱۵۷
۳۶۸	عبدبن عبد	〃
۳۶۹	عبدبن عبد حبلی	〃
۳۷۰	عبدعربی	۱۵۸
۳۷۱	عبدبن غنم	〃
۳۷۲	عبدبن قیس	〃
۳۷۳	عبدمزنی	〃
۳۷۴	عبدۃ بن حزن	〃
۳۷۵	عبدۃ بن حسحاس	〃
۳۷۶	عبدۃ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃
۳۷۷	عبدۃ بن مسہر	〃
۳۷۸	عبدۃ بن معیث	〃
۳۷۹	عبس بن عامر	〃
۳۸۰	عبس غطفان	〃
۳۸۱	عبیداللہ بن اسلم	〃
۳۸۲	عبیدبن اسود	〃
۳۸۳	عبیدبن لبیر	〃
۳۸۴	عبیداللہ بن تیہان	〃
۳۸۵	عبیداللہ بن حارث	〃
۳۸۶	عبیداللہ والد حرب	۱۶۲
۳۸۷	عبیداللہ بن عبدالخالق	〃

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۷۳	عوف بن اثاثہ	۲۲۰
۲۷۴	عوف بن حارث	״
۲۷۵	عوف ابو واقد	״
۲۷۶	عوف بن حصیرہ	״
۲۷۷	عوف بن خشعمی	״
۲۷۸	عوف بن دلہم	״
۲۷۹	عوف بن ربیع	۲۲۱
۲۸۰	عوف بن سراقہ ضمری	״
۲۸۱	عوف بن سلمہ	״
۲۸۲	عوف ابی شبیل	״
۲۸۳	عوف بن عفراء	״
۲۸۴	عوف بن قعقاع	״
۲۸۵	عوف بن مالک	۲۲۲
۲۸۶	عوف بن مالک بن عبد کلال	۲۲۳
۲۸۷	عوف بن نجدہ	״
۲۸۸	عوف بن نعمان	״
۲۸۹	عون بن جعفر	״
۲۹۰	عون بن عباس	۲۲۴
۲۹۱	عویف بن اخبط	۲۲۵
۲۹۲	عویم ابو تمیم	״
۲۹۳	عویم بن ساعدہ	״
۲۹۴	عویمر بن ابیض عجلانی	۲۲۵
۲۹۵	عویمر ابو تمیم	۲۲۶
۲۹۶	عویمر بن عامر	״
۲۹۷	عیاش بن ابی ثور	۲۲۷
۲۹۸	عیاش بن ابی ربیعہ	״
۲۹۹	عیاض انصاری	۲۲۸
۳۰۰	عیاض ثقفی	״
۳۰۱	عیاض بن جمہور	״
۳۰۲	عیاض بن حارث	״
۳۰۳	عیاض بن حماد	۲۲۹
۳۰۴	عیاض بن رہیر	״
۳۰۵	عیاض بن زید عبدی	״
۳۰۶	عیاض بن سلیمان	״
۳۰۷	عیاض بن عبداللہ ثقفی	۲۳۰
۳۰۸	عیاض بن عبداللہ ذہاب مدنی	״
۳۰۹	عیاض بن عبداللہ ضمری	۲۳۱
۳۱۰	عیاض بن عمرو	״
۳۱۱	عیاض بن عمرو بن ملیک	۲۳۲
۳۱۲	عیاض بن غطیف	۲۳۳
۳۱۳	عیاض بن غنم	״
۳۱۴	عیاض کندری	״
۳۱۵	عیاض بن مرثد غنوی	״

نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۱۶	عیسیٰ بن عقیل ثقفی	۲۳۴
۳۱۷	عیسیٰ بن لقیم عبسی	״
۲۱۸	عینیہ بن حصن	״
۳۱۹	عینیہ بن عائشہ مرائی	۲۳۵
۳۲۰	حاضرہ بن سمرہ	״
۳۲۱	غالب بن ابجر	۲۳۶
۳۲۲	غالب بن بشر	״
۳۲۳	غالب بن عبداللہ	״
۳۲۴	غالب بن فضالہ	۲۳۷
۳۲۵	غرفہ ازدی	״
۳۲۶	غرفہ بن حارث کندی	۲۳۸
۳۲۷	غرقدہ ابوشبیب	״
۳۲۸	غزیہ بن حارث	״
۳۲۹	غزیہ بن عمرو	۲۳۹
۳۳۰	غسان بن حنفیس	״
۳۳۱	غسان ابویحییٰ	״
۳۳۲	غشمیر بن دریدہ	۲۴۰
۳۳۳	غصیف بن حارث کندی	״
۳۳۴	غطیف بن حارث کندی	۲۴۱
۳۳۵	غطیف	״
۳۳۶	غنام بن اوس	״
۳۳۷	غنام ابوعبدالرحمٰن	۲۴۲
۳۳۸	غنی بن قطیب	۲۴۲
۳۳۹	غنیم بن قیس مازنی	۲۴۳
۳۴۰	غیلان بن سلمہ	״
۳۴۱	غیلان بن عمرو	۲۴۴
۳۴۲	غیلان	۲۴۵
۳۴۳	فاتک ابوخزیم	״
۳۴۴	فاتک بن زید	״
۳۴۵	فاتک بن عمرو خطمی	״
۳۴۶	فاتک	״
۳۴۷	فاکہ بن بشر	״
۳۴۸	فاکہ بن سعد	״
۳۴۹	فاکہ بن سکن	״
۳۵۰	فاکہ بن عمرو داری	۲۴۶
۳۵۱	فاکہ بن نعمان	۲۴۷
۳۵۲	فجیع بن عبیداللہ	״
۳۵۳	فدیک ابوبشر	״
۳۵۴	فدیک ابوعمرو	۲۴۸
۳۵۵	فرات بن حیان	״
۳۵۶	فرات بجرانی	״
۳۵۷	فرات بن حابس	״
۳۵۸	فرات بن صفیہ	۲۴۹
۳۵۹	فرات بن عمرو لیثی	״

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۷۶	عتبہ بن فرقد عتبہ بن ابی لہب	۲۰۲ ۲۰۳
۴۷۷	عتبہ بن مسعود ہزلی	۲۰۴
۴۷۸	عتبہ بن ندر سلمی	״
۴۷۹	عتبہ بن نیار	۲۰۶
۴۸۰	عتبہ بن ابی وقاص	״
۴۸۱	عتبہ	۲۰۷
۴۸۲	عتیبہ عتیبہ بن عرقوب	״
۴۸۳	عتیق عتیق بن قیس	۲۰۸
۴۸۴	عتیقہ بن حارث	״
۴۸۵	عتیقہ عتیک بن تیہان	״
۴۸۶	عتیک بن قیس	۲۰۹
۴۸۷	عثامر بن قیس	״
۴۸۸	عثیم بن ربیعہ	۲۱۰
۴۸۹	عثمان بن ارقم	״
۴۹۰	عثمان بن ارزق	״
۴۹۱	عثمان بن حنیف	۲۱۱
۴۹۲	عثمان بن ربیعہ	״
۴۹۳	عثمان بن شماس	۲۱۲
۴۹۴	عثمان بن طلحہ	״
۴۹۵	عثمان بن ابی عاص	۲۱۳
۴۹۶	عثمان بن عامر	۲۱۴
۴۹۷	عثمان عبدالرحمن	۲۱۶
۴۹۸	عثمان بن عبید غنم	۲۱۶
۴۹۹	عثمان بن عبیداللہ بن عثمان	״
۵۰۰	عثمان بن عبیداللہ بن مدیہ	״
۵۰۱	عثمان بن عثمان ثقفی	۲۱۷
۵۰۲	عثمان بن عثمان بن سرید	״
۵۰۳	عثمان بن عفان امیر المومنین رضہ	״
۵۰۴	عثمان بن عمرو انصاری	۲۲۹
۵۰۵	عثمان بن عمرو	״
۵۰۶	عثمان بن قیس	۲۳۰
۵۰۷	عثمان بن محمد بن طلحہ	״
۵۰۸	عثمان بن مظعون	۲۳۱
۵۰۹	عثمان بن معاذ	۲۳۴
۵۱۰	عثمہ	״
۵۱۱	عثیم بن کثیر	״
۵۱۲	عجری بن مانع	۲۳۵
۵۱۳	عجیز بن نمیر	״
۵۱۴	عجیر بن عبد یزید	۲۳۶
۵۱۵	عدا بن خالد	״
۵۱۶	عداس شیبہ بن ربیعہ	۲۳۷
۵۱۷	عداس بن عاصم	۲۳۸
۵۱۸	عدی بن بداء	״
۵۱۹	عدی بن ابو البداح	۲۳۹

Marfat.com

نمبر شمار	نام	صفحہ
۵۲۰	عدی بن تمیم	۲۳۹
۵۲۱	عدی تیمی	״
۵۲۲	عدی جذامی	۲۴۰
۵۲۳	عدی بن حاتم	״
۵۲۴	عدی بن ربیعہ بن سوادۃ	۲۴۳
۵۲۵	عدی بن ربیعہ	״
۵۲۶	عدی بن ابی زغباء	״
۵۲۷	عدی بن زید	״
۵۲۸	عدی بن شراحیل	۲۴۴
۵۲۹	عدی بن عبد	״
۵۳۰	عدی بن عدی بن عمیرہ عدی بن عمرو بن سوید	۲۴۶
۵۳۱	عدی بن فروہ	۲۴۶
۵۳۲	عدی بن عمیرہ بن فروہ	״
۵۳۳	عدی بن عمیرہ	״
۵۳۴	عدی بن فروہ	۲۴۷
۵۳۵	عدی بن قیس	۲۴۸
۵۳۶	عدی بن مرہ	״
۵۳۷	عدی بن نضلہ	״
۵۳۸	عدی بن نوفل	۲۴۹
۵۳۹	عدی بن ہمام	״
۵۴۰	عرابہ بن اوس	״
۵۴۱	عرابہ بن شماخ	۲۵۰
۵۴۲	عرابہ عبدالرحمن	۲۵۰
۵۴۳	عرباض بن ساریہ	״
۵۴۴	عرزب کندی	۲۵۱
۵۴۵	عرس بن عامر	״
۵۴۶	عرس بن عمیرہ	״
۵۴۷	عرس بن قیس	۲۵۲
۵۴۸	عرفجہ بن اسعد	״
۵۴۹	عرفجہ بن خزیمہ	״
۵۵۰	عرفجہ بن شریح	״
۵۵۱	عرفجہ بن ہرثمہ	۲۵۳
۵۵۲	عرفجہ بن ابی یزید	۲۵۴
۵۵۳	عرفطہ انصاری	״
۵۵۴	عرفطہ بن حباب	۲۵۵
۵۵۵	عرفطہ بن نضلہ	״
۵۵۶	عرفطہ بن نہیک	״
۵۵۷	عروہ بن اثاثہ	״
۵۵۸	عروہ بن اسماء	״
۵۵۹	عروہ بن جعد	۲۵۶
۵۶۰	عروہ سعدی	״
۵۶۱	عروہ بن عامر جہنی	۲۵۷
۵۶۲	عروہ بن عامر نخعبید	״
۵۶۳	عروہ بن عبدالعزیٰ	״

نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۴۶	قسامہ بن حنظلہ طائی	۲۷۳
۴۴۷	قسامہ بن زہیر	〃
۴۴۸	قشیر ابو سرائیل	۲۷۴
	قصلی بن ظالم	〃
۴۴۹	قصی بن عمرو	〃
۴۵۰	قضاعی بن عامر ویلی	〃
۴۵۱	قضاعی بن عمرو	〃
۴۵۲	قطبہ بن جزی	۲۷۷
۴۵۳	قطبہ بن عامر	〃
۴۵۴	قطبہ بن عبد	۲۷۸
۴۵۵	قطبہ بن قتادہ	〃
۴۵۶	قطبہ بن مالک	۲۷۹
۴۵۷	قطن بن حارثہ	۲۷۹
۴۵۸	قعقاع بن ابی حدرد اسلمی	〃
۴۵۹	قعقاع ابن عمرو تمیمی	
۴۶۰	قعقاع بن معبد	
۴۶۱	قعقاع	
۴۶۲	قضیر غلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم	
۴۶۳	قلیب محمد بن سعید	
۴۶۴	قمند ابو الفتح	
۴۶۵	قتام بن دارم	〃
۴۶۶	قنان ابو عبد اللہ	〃

نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۶۷	قنفہ بن عمیر	۲۸۱
۴۶۸	مہند بن مطرف	۲۸۲
۴۶۹	قیس ابو الاقلح	〃
۴۷۰	قیس انصاری	۲۸۳
۴۷۱	قیس بن بجدا	
۴۷۲	قیس تمیمی	
۴۷۳	قیس بن جابر	
۴۷۴	قیس بن ابو جبیرہ	۲۸۴
۴۷۵	قیس بن جحدر	〃
۴۷۶	قیس حذامی	
۴۷۷	قیس بن جبرہ	
۴۷۸	قیس بن حارث تمیمی	۲۸۵
۴۷۹	قیس بن حارث اسدی	
۴۸۰	قیس بن حارث بن عدی	
۴۸۱	قیس بن ابی جازم بجلی احمسی	
۴۸۲	قیس بن جازم منقری	۲۸۶
۴۸۳	قیس بن جازم منقری	〃
۴۸۴	قیس بن مصیبن ذی العصبہ	
۴۸۵	قیس بن خارجہ	۲۸۷
۴۸۶	قیس بن خرشہ	
۴۸۷	قیس بن خشخاش	

Marfat.com

ترجمۂ اُسد الغابہ جلد ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب العین والباء

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ کنیت انکی ابو بقہ۔ بذیم اور جنادہ کے والد ہین طبری نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے انھین پچاس وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کنیت کے باب مین لکھا یہان انکا تذکرہ کسی نے نہین لکھا

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے مگر انکی حدیث محدثین کے نزدیک مرسل ہے۔ انسے عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر حرمی۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین انسے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک ظرف لے گئے تھے جسمین پانی تھا حضرت نے اسمین اپنا منھ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے اور حضرت نے انھین حکم دیا تھا کہ راستے مین جہان کہین پانی لے تو اس ظرف کو بھر لیا کرنا اور جسقدر پانی اسمین موجود ہو اسکو بدستور باقی رہنے دینا پھر جسوقت اپنے شہر مین پہنچنا تو اس پانی کو اس مقام پر چھڑک دینا اور وہان مسجد بنا لینا۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن (امیر المومنین) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

قریشی عدوی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا انکی والدہ ام کلثوم بنت ام المومنین حفصہ کی والدہ زینب

Marfat.com

بنت مظعون بن حبیب تھیں - یہ اپنے والد کے ساتھ بچپن مین مسلمان ہوگئے تھے سن بلوغ کو نہ پہونچے تھے - اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکا اسلام انکے والد کے اسلام سے بھی پہلے تھا مگر یہ صحیح نہین - سب لوگون کا اس امر پر اجماع ہی کہ غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سنی کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور انکی شرکت احد مین لوگون کا اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ احد مین شریک تھے اور بعض کا بیان ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت بھی انکو نابالغون کے ساتھ واپس کر دیا تھا ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت عمر بن خطاب اسلام لائے تو انھون نے دریافت کیا کہ مکہ مین کون شخص بات کو زیادہ مشہور کیا کرتا ہی لوگون نے بیان کیا کہ جمیل بن معمر جمحی پس حضرت عمر چلے اور مین بھی انکے پیچھے چلا اسوقت مین بچہ تھا جو بات دیکھتا تھا سمجھ لیتا تھا پس حضرت عمر نے کہا کہ اے جمیل تمکو معلوم ہو کہ مین مسلمان ہوگیا پس واللہ اسنے الٹ کے جواب بھی نہین دیا اور اپنی چادر کھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا حضرت عمر بھی اسکے پیچھے پیچھے چلے اور مین بھی انکے ساتھ تھا یہانتک کہ وہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور چلایا کہ اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گئے حضرت عمر نے کہا تو جھوٹ بولتا ہی مین بے دین نہین ہوا بلکہ مسلمان ہوگیا ہون اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی - صحیح یہ ہی کہ حضرت ابن عمر کا پہلا غزوہ خندق ہی اور غزوۂ موتہ مین بھی حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ شریک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین - یرموک مین بھی شریک تھے اور فتح مصر و افریقیہ مین بھی شریک تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے نہایت متبع تھے یہانتک کہ (سفر حج مین) انھین مقامات پر اترتے تھے جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترا کرتے تھے اور اسی مقام پر نماز پڑھتے تھے جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے حتی کہ ایک درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی حضرت ابن عمر اس درخت کی آب پاشی کیا کرتے تھے تاکہ وہ خشک نہو جاے - ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے (ایک مرتبہ) خواب مین دیکھا کہ میرے ہاتھ مین ایک ٹکڑا استبرق کا ہی مین جنت کے جس مقام کی طرف اشارہ کرتا ہون وہ ٹکڑا مجھے وہین اڑا لیجاتا ہی مینے اس خواب کو حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمھارے بھائی ایک نیک آدمی ہین یا یہ فرمایا کہ عبد اللہ ایک نیک آدمی ہین - ہمین حافظ ابو محمد یعنے قاسم بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ناہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو نضر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے

Marfat.com

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خنیسی یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے عبدالعزیز بن ابی روادسے انھون نے نافع سے روایت کرکے
بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عمر مدینہ کے بعض اطراف مین تشریف لے گئے اور انکے ہمراہ انکے اصحاب بھی تھے اُن لوگون نے
دسترخوان بچھایا اتنے مین ایک بکریون کا چرواہا اس طرف سے گذرا اور اُسنے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اے چرواہے
آاور تو بھی اس دسترخوان سے کھا اُسنے کہا مین روزہ دار ہون حضرت ابن عمر نے کہا کیا تو ایسی سخت گرمی کے دن مین بھی روزہ رکھتا
ہے اور اسی حال مین ان بکریون کو بھی چراتا ہے اُسنے کہا واللہ مین ان خالی دنون مین ایسا ہی کرتا ہون پھر اس سے حضرت
ابن عمر نے بغرض امتحان کہا کہ کیا تو اس بات کو منظور کریگا کہ اپنی ان بکریون مین سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچ ڈالے ہم تجھے
اسکی قیمت دینگے اور اسکا گوشت بھی اسقدر دینگے جس سے تو روزہ افطار کرے اس چرواہے نے کہا میری بکریان نہین ہین
یہ بکریان تو میرے آقا کی ہین حضرت ابن عمر نے اس سے کہا اگر تیرا آقا ایک بکری نہ پائیگا تو تیرا کیا کریگا پس چرواہا وہان سے چلدیا
اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھا اور کہتا تھا کہ فاینَ[1] اللہ ہے پس حضرت ابن عمر چرواہے کے اس قول کو بار بار کہتے
تھے کہ چرواہے نے کہا فاین اللہ پھر جب مدینہ آئے تو اس چرواہے کے آقا کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے بکریون اور چرواہے
کو مول لے لیا پھر چرواہے کو آزاد کردیا اور بکریان بھی اُسی کو دیدین - نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھے ابوالمعالی محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بیہقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابوعبداللہ نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سہل فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن معقل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حرملہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (امام) مالک فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساٹھ برس رہے موسم حج مین اور نیز اور اقامت مین برابر لوگون کو فتوی دیتے تھے امام مالک کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر ائمہ مسلمین سے
تھے - نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد
جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن جیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجالد سے روایت کرکے خبر دی گئی وہ
شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا حضرت ابن عمر کی حدیث بہت جید ہوتی تھی مگر فقہ جید نہ تھی حضرت ابن عمر فتوی
دینے مین نہایت دیانت و احتیاط سے کام لیتے تھے اور خود اپنے عمل مین بھی نہایت متقی تھے یہانتک کہ انھون نے خلافت
مین نزاع کرنا کبھی پسند نہین کیا باوجودیکہ اہل شام کا میلان انکی طرف بہت تھا اور اہل شام انسے محبت رکھتے تھے کبھی کسی فتنہ مین
انھون نے جنگ نہین کی حضرت علی کے ساتھ بھی انکی کسی لڑائی مین شریک نہین ہوئے مگر بعد مین حضرت علی کے ساتھ ہوکر لڑے ہین

[1] ترجمہ پس اللہ کہان ہو - یعنے اگر مین بے ایمانی کرون تو خدا کو اسکا علم ہو ہی جائیگا ۱۲

خادم تھے ہمین قاضی ابو غانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابو المجد عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الحسن یعنے علی بن عبد اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح نصر عبد اللہ بن اسمعیل بن احمد بن اسمعیل بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو النمر یعنے حارث بن عبد السلام بن زغبان حمصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر یعنے عبد اللہ بن محمد بن ابی سعید بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن زبالہ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی کہ جب حضرت ابن عمر کی وفات کا وقت آیا تو انھون نے فرمایا کہ مین اپنے دل مین دنیا کی کسی بات کی آرزو نہین پاتا ہان اسکا مجھے افسوس ہو کہ میں نے گروہ باغی سے قتال کیون نکیا اس حدیث کو ابو عمر نے بھی لکھا ہو اور انھون نے اتنی بات زیادہ روایت کی ہو کہ علی کے ساتھ ہوکر میں نے گروہ باغی سے قتال کیون نکیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم مین سے کوئی شخص ایسا نہین ہو جسکی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو سوا عمر اور اُنکے بیٹے عبد اللہ بن عمر کے انکی نسبت مروان بن حکم نے کہا کہ انسے خلافت کے لیے بیعت کیجاے اور انسے کہا کہ اہل شام آپ کو (خلیفہ بنانا) چاہتے ہین حضرت ابن عمر نے کہا پھر مین اہل عراق کے ساتھ کیا معاملہ کرونگا مروان نے کہا اہل عراق سے ہم لڑینگے حضرت ابن عمر نے کہا واللہ اگر تمام لوگ میری مطیع ہوجائین حرفِ حرف کے لوگ رہجائین اور مجھے انسے لڑنا پڑے اور لڑائی مین انکے ایک آدمی کے مارے جانیکا بھی خیال ہو تو مین ہرگز خلافت قبول نکرونگا پس انھون نے (ملتی ہوئی) خلافت کو چھوڑ دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج بہت کیا کرتے تھے اور صدقہ بہت دیتے تھے اور اکثر ایک مجلس مین تیس ہزار روپیہ خیرات کر دیتے تھے۔ نافع کا بیان ہو کہ حضرت ابن عمر کی عادت تھی کہ جب اپنے مال مین سے کوئی چیز انکو پسند آتی تو اسکو اللہ کی راہ مین دیدیتے انکے غلامون کو انکی یہ عادت معلوم ہوگئی تھی پس اکثر انمین سے کوئی شخص مسجد مین آمد و رفت زیادہ کرنے لگتا پس ابن عمر جب اسکو اس اچھے حال مین دیکھتے تو اسے آزاد کر دیتے انکے احباب انسے کہتے کہ اے ابو عبد الرحمن واللہ یہ لوگ آپکو فریب دیتے ہین۔ حضرت ابن عمر فرماتے کہ جو شخص ہمکو اللہ کے نام سے فریب دیگا ہم اُسکے فریب مین آجائینگے۔ نافع کہتے تھے ایک مرتبہ دوپہر کے بعد حضرت ابن عمر اپنے ایک اونٹ پر سوار جا رہے تھے اسکی رفتار انکو بہت پسند آئی تو انھون نے اسکو اُسی مقام پر بٹھلا دیا اور اس سے اتر پڑے اور فرمایا کہ اے نافع اس سے ہمارا زر کجاوا اتار لو اور اسکا اشعار[1] کر دو اور اسکو جھول پہنا دو اور قربانی کے اونٹون مین اسکو شامل کر دو۔ نافع کہتے تھے

[1] ذرا انصاف سے دیکھنا چاہیے ترک خلافت کوئی معمولی کام نہ تھا فی الواقع یہ اتنے بڑے حوصلہ اور ہمت کا کام تھا جسکی نظیر حضرت حسن بن علی غیر کے سوا اور کسی مین نہین ملتی ۱۲ اشعار اونٹ کی کوہان پر محض شناخت قربانی کے لیے کچھ زخم لگا دیتے تھے اُسکو اشعار کہتے ہین ۱۲

حضرت ابن عمر کعبہ کے اندر ایک مرتبہ گئے مینے انکو سنا وہ سجدہ مین یہ کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہی کہ دنیا یعنے خلافت کی بابت جو مینے قریش سے مزاحمت نہین کی اسکا سبب صرف تیرا خوف ہی نافع کا بیان ہی کہ حضرت ابن عمر جب اس آیت کو پڑھتے الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ تو روتے یہانتک کہ روتے روتے بیخود ہو جاتے حضرت ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے البر[۵۲] شی ہین وجہ طلق وکلام لین حضرت ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وابوذر ومعاذ بن جبل ورافع بن خدیج وابوہریرہ وعائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی ہی اور ان سے ابن عباس اور جابر برادر اغر مزنی نے صحابہ مین سے اور تابعین مین سے انکے بیٹون سالم اور عبداللہ اور حمزہ اور ابوسلمہ اور حمید وفرزندان عبدالرحمن اور مصعب بن سعد اور سعید بن مسیب مسلم مولاے حضرت عمر اور نافع مولاے ابن عمر نے اور بہت سے لوگون نے روایت کی ہی ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن یعقوب معروف بابن سفر جل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا محمد بن عبیداللہ بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپنے فرمایا ہر نشہ پیدا کرنیوالی چیز شراب (کے حکم مین) ہی اور ہر نشہ پیدا کرنیوالی چیز حرام ہی اور جو شخص دنیا مین شراب پی لیگا اور اس حال مین مریگا کہ شراب کا عادی ہو گا تو آخرت مین اُسکو شراب نہ ملیگی ہمین ابومنصور مسلم بن علی بن محمد سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس حبنی دجیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنے احمد بن عبدالباقی ہن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوالقاسم بن نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابویعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضیل بن عیاض نے لیث سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا جسم پکڑا اور فرمایا کہ اے عبداللہ دنیا مین اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو مردون مین شمار کرو پھر مجھسے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمر آخرت مین نہ دیر ہو گے نہ دنیا مین تو نیکیان اور بدیان ہونگی بس انھین نیکیون سے ہر ایک کا بدلہ دلوایا جائیگا (اے ابن عمر) تم دنیا مین اپنے لڑکے سے ایسی برات نہ کرو ورنہ خدا تمسے برات کریگا اور تم کو سب لوگون کے سامنے فضیحت کریگا اور جو شخص بوجہ تکبر کے اپنا کپڑا لٹکائیگا اللہ اسکی طرف قیامت کے دن نظر (عنایت) نہ فرمائیگا۔

---

[۵۱] ترجمہ کیا ابھی ایمانداروں کے لیے وہ وقت نہین آیا کہ انکا دل یاد خدا سے ڈر جائے ۱۲

[۵۲] نیکی آسان چیز ہو یعنے کشادہ پیشانی اور تمام کلام ۱۲

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات ۷۳ھ مین حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین ماہ بعد ہوئی حضرت ابن عمر کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تو اسنے اپنے نیزے کی نوک زہر مین بجھائی اور راستے مین حضرت ابن عمر سے بھڑ کر نکلا اور اُنکے پیر کی پشت پر وہ نیزہ مار دیا - حجاج نے یہ صرف اس سبب سے کیا کہ اُسنے ایک دن خطبہ پڑھنا شروع کیا نماز مین دیر ہونے لگی تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ (نماز پڑھ لے ورنہ) آفتاب تیرا منتظر نہ ہوگا حجاج نے کہا میرا دل اسوقت یہ چاہتا ہو کہ مین تمھارا سر اڑا دون حضرت ابن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے (تو کیا بعید کیونکہ) تو بے وقوف حاکم ہو - اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ حج کیا تھا عبدالملک بن مروان نے اُسے حکم دیا تھا کہ تو ابن عمر کی اقتدا کر پس حضرت ابن عمر تمام مقامات مین یعنے عرفہ وغیرہ مین حجاج سے آگے رہتے تھے یہ بات حجاج پر بہت شاق تھی پس حجاج نے ایک اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ زہر کا بجھایا ہوا حربہ حضرت ابن عمر کو مار دے چنانچہ جب لوگ عرفہ سے چلنے لگے تو اُسی اژدحام مین اُسنے زہریلا حربہ حضرت ابن عمر کی پشت پا پر مار دیا اس زخم سے حضرت ابن عمر کئی روز بیمار رہے حجاج انکی عیادت کو گئے اور اسی قاتل کا نام پوچھا حضرت ابن عمر نے کہا تم اسکو کیا کروگے حجاج نے کہا خدا مجھے غارت کردے اگر مین اُسے قتل نکر دون حضرت ابن عمر نے کہا مین نہین جانتا کہ تم ایسا کروگے تھین نے تو اس شخص کو حکم دیا تھا جسنے حربہ مجھے مارا حجاج نے کہا اے ابو عبدالرحمن آپ ایسا نہ کہیے پھر حجاج چلا گیا کئی روز کے بعد حضرت ابن عمر کی وفات ہوگئی حجاج نے انکی نماز جنازہ پڑھائی حضرت ابن عمر کی عمر چھیاسی سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین چوراسی سال اور بعض لوگ کہتے ہین ۷۴ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی - مقام محصب مین دفن کیے گئے اور بعض لوگ کہتے ہین ذی طوی مین اور بعض لوگ کہتے ہین فخ مین اور بعض کا بیان ہو کہ سرف مین - بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکی ولادت بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی مگر یہ انھین لوگون کے قول کے موافق صحیح ہوسکتا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ مین بعد بعثت کے دس برس کہتے ہین کیونکہ انھون نے ۷۳ھ مین وفات پائی اور انکی عمر چوراسی برس کی تھی پس ہجرت کے وقت یہ گیارہ برس کے ہونگے ربعثت سے ایک سال پہلے پیدا ہوے ہونگے اسکی تائید کرتا ہو اُن لوگون کا قول جو کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنگ احد مین بھی نہین لیا کیونکہ اسوقت انکی عمر چودہ برس ہوگی اور غزوۂ احد ۳ھ ہجری مین ہوا ہو اس حساب سے ہجرت کے وقت انکی عمر گیارہ برس ہوگی مگر جو لوگ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ مین بعد بعثت کے تیرہ برس رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر جو راسی برس کی تھی اُنکے حساب سے انکی ولادت بعثت کے دو برس بعد ہوگی اور جو لوگ انکی عمر چھیاسی برس کی بیان کرتے ہین اُنکے نزدیک اُنکی ولادت مین بعثت کے وقت ہوگی - واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن العاص - ہمین عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طراد بن محمد زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

Marfat.com

ہلالی حفار نے حسین بن یحییٰ بن عباس سے انھون نے حسن بن محمد بن صباح سے انھون نے عبیدہ بن حمید سے انھون نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انھون نے اپنی والدہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس سواری پر دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو جو شخص جمرہ کو کنکریان مارے تو اُسے چاہیے کہ خذف کی کنکریون سے مارے وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون کے درمیان مین کنکریان دیکھین پھر آپنے کنکریان ماریں اور سب لوگون نے ماریں پھر آپ لوٹ گئے اسکی بعد ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اس لڑکے کو کچھ بیماری تھی پھر اس عورت نے کہا کہا اے نبی اللہ میرا بیٹا یہ ہو پس اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ ایک چشمہ مین گئی اور وہان سے پتھر کی ایک لگن لے آئی اسمین پانی تھا حضرت نے اس پانی کو اپنے ہاتھ مین لیکر اُسی لگن مین کلی کی اور اسمین دعا پڑھدی اور یہ پانی اس عورت کو دیدیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس لڑکے کو پلانا اور اسی مین اسکو غسل دیدینا سلیمان کی ماں کہتی تھین کہ مین اُس عورت کے پیچھے پیچھے گئی اور مینے کہا کہ تھوڑا پانی اسمین سے مجھے بھی عنایت کہا لے لو تو مینے ایک چلو بھر کر لیا اور مینے وہ پانی اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا پس عبداللہ نے بڑی عمر پائی اور جسقدر اللہ نے چاہا اُسنے نیکیان ظہور مین آئین وہ یہ بھی کہتی تھین کہ مین اُس عورت سے پھر ملی تو اُسنے مجھسے بیان کیا کہ اسکا لڑکا صحت پاگیا اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہو کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن بجرہ بن خلف بن صداء بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب قریشی عدوی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے ہم انکی کوئی روایت نہین جانتے۔ انکا تذکرہ موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان لوگون مین کیا ہو جو خاندان بنی عدی بن کعب سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور ابو معشر نے کہا ہو کہ انکا خاندان یمن مین ہو انکے گھرانے مین بجرہ بن عبداللہ بن قرط نے تتیشی بنایا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حجی۔ مدنی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ اپنی مونچھین اور ناخون جمعہ کے دن ترشواتے تھے اسکی سند مین کچھ کلام ہو۔ انسے ابراہیم بن قدامہ نے روایت کی ہو۔ انکا شمار اہل شام مین ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی۔ انکی کنیت ابوجابر ہو بوجہ اسکے کہ جابر بن عبداللہ انکے بیٹے تھے۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ مین شریک تھے

اور غزوہ بدر مین بھی شریک تھے اور بنی سلمہ کے نقیب تھے یہ بھی اور براء بن معرور بھی - انکو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے ہمین محمد بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الاول بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور بن ابی عاصم یعنی فضیل بن یحیی انضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی شریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے سمعت محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے مینے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے میرے والد احد کے دن شہید ہوے ہین انکی نعش کے پاس گیا تو دیکھا کہ انکے اعضا کاٹ ڈالے گئے ہین اور انکا منھ چھپا ہوا ہی پس مین رونے لگا سب لوگ مجھے رونے سے منع کرتے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نکرتے تھے پھر فاطمہ بنت عمرو یعنے میری پھوپھی رونے لگین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روؤ یا نہ روؤ انپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھے جب تک کہ تمنے اُٹھایا - ہمین ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن حسین بن قرخان نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد بن محمد ابن حارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الشیخ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حسین حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسیٰ بن ابراہیم بن بشیر بن فاکہ انصاری نے بیان کیا کہ انھون نے طلحہ بن خراش انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مینے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ کیا وجہ ہی مین تمکو اسوقت افسردہ اور غمگین دیکھتا ہون مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والد شہید ہوگئے اور انھون نے قرض چھوڑا ہی اور اہل وعیال ہین حضرت نے فرمایا اچھا مین تمھین ایک خوشخبری سناتا ہون اللہ تعالی جب کسی سے بات کرتا ہی تو پردہ کے پیچھے سے مگر اُسنے تمھارے والد سے بالمواجہہ باتین کین اور فرمایا کہ اے میرے بندے مجھسے کچھ مانگ مین تجھے دونگا تو تمھارے والد نے کہا کہ میرا سوال یہ ہی کہ مجھے دنیا مین پھر واپس بھیج تاکہ مین دوبارہ تیری راہ مین قتل کیا جاؤن اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ لوگ دنیا مین دوبارہ نہین بھیجے جائینگے تو تمھارے والد نے کہا کہ اے میرے پروردگار میرے پیچھے والون کو اسکی خبر پہونچا دے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولا[1] تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء جب یہ غزوۂ احد مین جانے لگے تو انھون نے اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے میرا خیال ہو کہ سب سے پہلے جو لوگ شہید ہونگے انمین مین ہونگا اور خدا کی قسم مین اپنے بعد سوا ذات اقدس رسول خدا صلی اللہ

[1] ترجمہ جو لوگ خدا کی راہ مین قتل کیے جائین انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین ۱۲

Marfat.com

علیہ وسلم کے تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہین چھوڑتا مجھپر کچھ قرض ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنون کا خیال رکھنا۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوے کافرون نے انکی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے میرے والد اور عمرو بن جموح ایک ہی قبر مین مدفون کیے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو کیونکہ یہ دونون دنیا مین باہم بہت خالص محبت رکھتے تھے عمرو (مذکور) ان عبداللہ کے بہنوئی بھی تھے یعنی ہند بنت عمرو بن حرام کے شوہر تھے۔

حضرت جابر کہتے تھے مین نے چھ مہینے کے بعد اپنے والد کے لیئے نئی قبر کھودی اور پرانی قبر سے انکو نئی قبر مین لایا مین نے انکے جسم مین کسی قسم کا تغیر نہین دیکھا سوا اسکے کہ انکی ڈاڑھی کے چند بالون مین مٹی لگ گئی تھی۔ ہمین ابو احمد یعنی محمد بن زیاد بن شبۃ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی تک خبر دی وہ مالک سے وہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت کرتے تھے کہ انکو یہ خبر ملی کہ عمرو بن جموح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام جو دونون انصاری سلمی تھے سیل نے ان دونون کی قبر کھولدی تھی یہ دونون ایک ہی قبر مین مدفون تھے اور دونون احد کے دن شہید ہوے تھے ان دونون کی نعشین انکی قبرون سے نکالی گئین تاکہ جگہ بدل دی جائے۔ پس دیکھا گیا کہ ذرا بھی تغیر ان کے جسم مین نہین آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان دونون کی وفات کل ہوئی ہے ان دونون مین سے کسی نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا اور اسی حالت مین وہ دفن کر دیے گئے تھے۔ پس انکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اور پھر چھوڑا گیا تو وہین پہونچ گیا جہان تھا۔ غزوۂ احد کو اسوقت چھیالیس برس گذر چکے تھے۔ حضرت عبداللہ کو اسامہ اعور بن صبید نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سفیان ابن عبد شمس نے انھین قتل کیا تھا جو ابو اعور سلمی کا باپ تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حزم انصاری۔ عمارہ بن عمرو بن حزم کے بھائی ہین انکا ذکر مغازی مین آتا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ حضرمی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن عمرو بن حلحلہ۔ انکا ذکر لوگون نے صحابہ مین کیا ہے مگر یہ غلطی ہے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن حلحلہ نے اپنے والد سے اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ یہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن لخمر بن عوشیان بن عمرو بن مالک بن تیہان الہانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے حضرت نے انکا نام پوچھا تو انھون نے کہا عبد العزی حضرت نے فرمایا تمھارا نام عبد اللہ ہے۔ اسکو کلبی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل (ملقب بہ) ذی النور ازدی ہین اوسی ہین انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ حسن بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ یہ مسلمانون کے شہسوارون مین تھے اور بہت جفاکش اور بزرگ تھے غزوہ اجنادین مین ۱۳ھ ہجری مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوے قریشی سہمی۔ کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن ہے انکی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج سہمی ہین اپنے والد سے بارہ برس چھوٹے تھے اور اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے بڑے فاضل و عالم تھے قرآن پڑھا تھا اور کتب سابقہ بھی پڑھی تھین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی کہ مین آپکی حدیثین لکھا کرونگا حضرت نے انھین اجازت دی تھی۔ پھر انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جو کچھ آپ سے سنون لکھ لیا کرون خواہ خوشی کی حالت مین آپ فرمائین یا ناخوشی کی حالت مین آپ نے فرمایا ہان مین جو کچھ کہتا ہون وہ حق ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مجھسے زیادہ حافظ کوئی نہ تھا سوا عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے مگر وہ لکھ لیا کرتے تھے اور مین لکھتا نہ تھا۔ حضرت عبد اللہ کہتے تھے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہزار احکام حفظ کر لیے تھے۔ ہمین اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے معلی سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو بردہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کتنے دنون مین قرآن ختم کیا کرون حضرت نے فرمایا ایک مہینے مین نے عرض کیا کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون حضرت نے

Marfat.com

فرمایا تو تم پندرہ دن مین ختم کیا کرو۔ مین نے عرض کیا کہ مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون حضرت نے فرمایا تو تم دس دن مین ختم کیا کرو۔ مین نے عرض کیا کہ مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون کر اس سے آگے حضرت نے مجھے اجازت نہ دی مجاہد کہتے تھے مین (ایک دن) حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا مین نے انکے بستر کے نیچے سے ایک کتاب اوٹھائی تو انھون نے مجھے روکا مین نے کہا کہ آپ مجھسے کبھی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ کرتے تھے (آج یہ کیا بات ہے) تو انھون نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ مین وہ حدیثین ہین جو مین نے بلا واسطہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین (اسلیے یہ صحیفہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے) اگر میرے پاس یہ صحیفہ اور کتاب اللہ اور مقام وہظر رہجائے تو مجھے کچھ پروا نہین چاہے دنیا کی جو حالت ہوجاے وہظ انکی ایک زمین کا نام ہے یہ اسمین زراعت کیا کرتے تھے حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے نیکی جو نیکی مین آج کرون وہ مجھے بہ نسبت اسکے زیادہ مرغوب ہو کہ اس سے دو نیکی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی ہو اس لیے کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم کو صرف آخرت کا غم تھا دنیا کا غم بالکل نہ تھا اور آج دنیا ہماری طرف جھک پڑی ہو یہ عبداللہ اپنے والد کے ہمراہ فتح شام مین شریک تھے اور غزوہ یرموک مین انکے والد کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین مین بھی شریک تھے اور اس جنگ مین میمنہ لشکر کے سردار یہی تھے ان سے انکے والد نے کہا کہ اے عبداللہ نکلو اور لڑو انھون نے کہا اے میرے باپ کیا آپ مجکو لڑنے کا حکم دیتے ہین حالانکہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ مجھسے اس بارے مین عہد لے چکے ہین انکے والد نے کہا اے عبداللہ مین تمھین خدا کا واسطہ دلاتا ہون بتاؤ اخیر مین تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد لیا تھا یا نہین کہ تمہارا ہاتھ پکڑ کے آپ نے میرے ہاتھ مین دیا اور فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو عبداللہ نے کہا ہان یہ عہد لیا تھا تو انکے والد نے کہا اچھا مین تمھین حکم دیتا ہون کہ جاؤ اور لڑو پس یہ (مجبور ہوکر) صف سے باہر نکلے اور لڑے اسوقت انکے ہاتھ مین دو تلوارین تھین بعد اسکے یہ بہت نادم ہوے اور کہتے تھے مجھے صفین سے کیا مطلب تھا مین مسلمانون سے کیون لڑا کاش مین اس سے بیس برس پہلے مرچکا ہوتا بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے حکم سے جنگ صفین مین شریک ہوے تھے مگر لڑے نہین۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا ہی کہ عبداللہ بن عمرو کہتے تھے آگاہ رہو خدا کی قسم مین نے نہ کوئی نیزہ چلایا نہ تلوار ماری نہ تیر مارا اور مجھسے زیادہ کوئی شخص اس لڑائی مین محنت کرنے والا نہ سمجھا جاتا تھا حالانکہ مین نے یہ باتین کچھ نہین کہین بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اس دن جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا یہ کہتے تھے کہ مین لوگون کے ساتھ ایک منزل یا دو منزل تلک گیا تھا یحیین قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر

[1] معلوم ہوتا ہے کہ محمد اس کتاب کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتے ہونگے اسی سے منع کیا کہ مبادا ضایع نہ ہوجاے ۱۲

Marfat.com

یعنی محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن مہتدی نے خبر دی نیز قاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن عیسیٰ بن علی بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن ہاشم نے اپنے والد سے انھون نے اسماعیل رجا سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک حلقہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا جسمین ابو سعید خدری اور عبد اللہ بن عمرو بھی تھے اسی حالت مین حضرت حسین بن علی ہماری طرف سے ہوکر نکلے اور انھون نے سلام کیا لوگون نے سلام کا جواب دیا مگر عبد اللہ چپ رہے یہانتک کہ جب سب لوگ فارغ ہوے تو انھون نے بلند آواز سے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد اسکے ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ کیا مین تمھین بتاؤن کہ آسمان والون کے نزدیک روے زمین پر سب سے زیادہ محبوب کون ہے ہم لوگون نے کہا ہان بتائیے تو انھون نے کہا یہی شخص جو ابھی گیا (یعنی حسین بن علی مگر افسوس) جنگ صفین کے بعد سے انھون نے مجھسے ترک کلام کردیا ہے اور یہ بات کہ وہ مجھسے راضی ہوجائین مجھے سُرخ اونٹون سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ ان سے معذرت کیون نہین کرتے حضرت عبد اللہ نے کہا مین اسکے لیے تیار ہون پس دونون نے یہ صلاح کی کہ کل صبح کو ان کے پاس چلینگے چنانچہ مین بھی انکے ساتھ گیا حضرت ابو سعید نے اجازت مانگی حضرت حسین نے انکو اجازت دیدی پھر انھون نے حضرت عبد اللہ کے لیے اجازت طلب کی اور برابر اصرار کرتے رہے یہانتک کہ حضرت حسین نے انکو بھی اجازت دی پس جب وہ بھی اندر گئے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ اے فرزند رسول اللہ کل جب آپ ہماری طرف گئے تو عبد اللہ بن عمرو نے یہ بات کہی تھی۔ حضرت حسین نے کہا اے عبد اللہ کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ مین آسمان والون کے نزدیک روے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ہون حضرت عبد اللہ نے کہا ہان قسم رب کعبہ کی حضرت حسین نے کہا پھر کیون تم مجھسے اور میرے والد سے صفین مین لڑے حالانکہ خدا کی قسم میرے والد مجھسے بہتر تھے حضرت عبد اللہ نے کہا ہان (بیشک مین لڑا اسکا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ) عمرو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ عبد اللہ رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کچھ دیر نماز پڑھو اور کچھ دیر سو رہو کسی دن روزہ رکھو کسی دن نہ رکھو اور عمرو کی اطاعت کیا کرو پس جب صفین کا دن آیا تو عمرو نے مجھے قسم دلائی اس مجبوری مین مین لڑنے کے لیے آیا مگر خدا کی قسم مین نے نہ تلوار میان سے نکالی اور نہ نیزہ چلایا اور نہ تیر مارا حضرت حسین نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ حضرت عبد اللہ کی وفات ۶۳ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۶۵ھ مین بمقام مصر اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۶۷ھ مین بمقام مکہ اور بعض لوگون کا قول ہے کہ ۵۵ھ مین بمقام طائف اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ۶۸ھ مین

Marfat.com

اور بعض کہتے ہین سنہ ۶۰ھ مین اور بعض کہتے ہین سنہ ۶۳ھ مین - انکی عمر بہتر سال کی تھی اور بعض کہتے ہین بانوے سال کی یہ شک ابن کمیر کو ہوگیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عوف - یہ اُن لوگون مین سے ہین جو قبیلۂ عرنیہ کے لوگون کو گرفتار کرنے گئے تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے[1] کو قتل کیا تھا - یہ واقدی کا بیان ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار - اُبی کے والد ہین اور ابن ام حرام کے ساتھ مشہور ہین حضرت انس بن مالک کے خالہ زاد بھائی ہین انکی والدہ ام حرام بنت ملحان ہین جو حضرت عبادہ بن صامت کی بی بی تھین پس یہ حضرت عبادہ کے ربیب ہوئے - انھون نے بہت بڑی عمر پائی تھی یہانتک کہ ان سے ابراہیم ابن ابی عبلہ نے روایت کی ہے - ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کثیر بن مروان یعنے ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے عبداللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا ہے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونون قبلون کیطرف نماز پڑھی تھی انکے جسم پر ایک خاکی رنگ کا سوتی کپڑا تھا - کثیر کا خیال ہے کہ سوتی چادر مراد ہے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لویم بعض لوگ انکو عبداللہ بن عامر کہتے ہین انکا شمار صحابہ مین ہے مسعر نے عبید بن حسن سے انھون نے عبداللہ بن معقل سے انھون نے دو آدمیون سے جنمین سے ایک شخص قبیلہ مزینہ کے تھے اور ایک دوسرے سے روایت کرتے تھے انمین سے ایک کا نام عبداللہ بن عمرو بن یوم تھا اور دوسرے کا غالب بن ابجر مسعر کہتے تھے مین سمجھتا ہون غالب وہی شخص ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور انھون نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ اب میرے پاس سوائے گدھون کے اور کوئی مال باقی نہین رہا آپ نے فرمایا انمین جو فربہ ہون وہ اپنے گھر والون کو کھلا دو اسلیئے کہ مین نجاست کھانے والے جانورون کو مکروہ سمجھتا ہون انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی صحابی ہین ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے - ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ صحابی ہین ابو حاتم نے کہا ہے

[1] اسکا قصہ یہ ہے کہ قبیلۂ عرنیہ کے کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ مین مقیم ہوئے آب و ہوا کی ناموافقت سے بیمار ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین کچھ اونٹ دیے کہ انکا دودھ اور پیشاب پیو چنانچہ وہ اچھے ہوگئے پھر انھون نے اسلام سے انحراف کیا اور چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹون کو ہنکا لیگئے ۱۲

[2] یعنی بیت المقدس اور کعبہ کیطرف مطلب یہ کہ اس وقت کے مسلمان ہین جب قبلہ نہ بدلا گیا تھا ۱۲

Marfat.com

کرمین انکو نہین پہچانتا اور عسکری نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جسکو مسعر نے عبید بن حسن سے روایت کیا ہے جو شروع مذکرہ مین بیان ہوچکی وہ ان دونون کو ایک سمجھتے ہین اور یہی صحیح ہے صرف داد کے نام مین اختلاف ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کنیت ابوہریرہ واقدی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ ۵۹ھ مین بعمر اٹھاون سال وفات پائی مقام ذوالحلیفہ مین رہتے تھے انکا ایک گھر مدینہ مین تھا جسکو انھون نے اپنے غلامون پر خیرات کردیا تھا کنیت کے بابون مین انکا حال پھر بیان کیا جائیگا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حضرت ابوہریرہ کے نام مین قریب قریب بیس اختلاف ہین۔ مامکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن ہلال۔ اور بعض لوگ انکو ابن شرحبیل کہتے ہین۔ مزنی ہین۔ یہ علقمہ اور ابوبکر کے والد ہین یہ بھی اُن رونے والون مین تھے جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ الآیہ۔ یہ لوگ چھ آدمی تھے ان سے انکے بیٹے علقمہ نے اور ابن بریدہ نے روایت کی ہے صحابی ہین اور روایت حدیث بھی کرتے ہین انکے بیٹے اہل بصرہ کے بڑے لوگون مین تھے مشہور تھا کہ حسن بصری بوڑھون مین ہین اور بکر جوانون مین ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے محمد بن فضار سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے علقمہ بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسلمانون کے راستے کو بیچنے سے کہ بے ضرورت توڑنے سے۔ انسے انکے بیٹے علقمہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اسمین شوربا زیادہ کرے (تاکہ بہت سے لوگ اسمین شریک ہوسکین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ۔ الصاری خزرجی ثم الساعدی۔ ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو احد کے دن قبیلہ بنی ساعدہ سے شہید ہوے عبید اللہ بن عمرو کا نام بھی لکھا ہے اور ابن اسحاق نے طریف تک انکا نسب بھی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ طریف کی جسقدر اولاد ہے وہ سعد بن معاذ کے گروہ مین شامل ہے۔ مین کہتا ہون کہ اسکو ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے

لہ ترجمہ اور ان لوگون پر کچھ الزام نہین جو تمھارے پاس سواری مانگنے کو آئین اور تم کہدو کہ میرے پاس سواری نہین ہے۔

ابن اسحق سے نقل کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن سعد بن معاذ کے گروہ سے تھے جو روایت ہم نے بواسطہ یونس کے ابن اسحق سے نقل کی ہے۔ اسمین بھی اسیطرح ہے۔ مگر یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہین اس وجہ سے کہ سعد بن معاذ تو قبیلہ اوس سے ہین اور بنی طریف قبیلہ ساعدہ سے ہین جو خزرج کی شاخ ہی اور بنی ساعدہ شاخ ہے قبیلہ سعد بن عبادہ کی ہمن نے یہ عبارت ابن مندہ اور ابو عمر کے کئی صحیح نسخون مین دیکھی ہے پس یہ کاتب کی غلطی نہین ہے واللہ اعلم۔

تعجب ہے یونس سے کہ وہ باوجودیکہ انکو خزرج سے کہتے ہین پھر بنی ساعدہ مین بھی داخل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بنی نجار سے عبداللہ بن وہب بن عمرو ہین جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہین۔ پس یہ درحالیکہ اوس سے ہین سعد بن معاذ کے گروہ سے جو قبیلہ خزرج کی شاخ ہے کیونکر ہو سکتے ہین۔ یونس نے اس روایت مین عبدالملک بن ہشام اور مسلمہ اور ابراہیم بن سعد کی مخالفت کی ہی ان سب لوگون نے ابن ہشام سے روایت کی ہی کہ یہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہین یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عبدالبر رضی اللہ عنہ

بن عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبد ود عامری معروف بہ ابن سعدی۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام مین گذر چکا ہی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر لیثکری۔ انکا نام اعوص تھا جیسا کہ ابن شاہین نے اسکو ذکر کیا ہے سنان حنفی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی زکوۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کی وہ قبیلہ لیثکر ہے تھا (اس قبیلہ کی زکوۃ لیکر) اعوص بن عمرو آئے تھے حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا مین اعوص بن عمرو ہون حضرت نے فرمایا نہین بلکہ تمھارا نام عبداللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر اشجعی صحابی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جب تم مین سے کوئی شخص باغی ہو جائے اور مسلمانون مین تفرقہ ڈالنا چاہے تو اسکو قتل کردو۔ اسمین آپ نے کسیکو مستثنی نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر خطمی قبیلہ بنی خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی خطمی انکا شمار اہل مدینہ مین ہے نابینا تھے مگر باوجود نابینا ہونے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ بنی خطمہ کی مسجد مین امامت انھی کے متعلق تھی۔ جریر نے ہشام بن عروہ

Marfat.com

سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بنی خطمہ کا امام تھا اور ابو معاویہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انھون نے عدی بن عمیرہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر سدوسی۔ صحابی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے۔ عمرو بن سفیان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک ظرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے آئے تھے جسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ دھویا تھا اور اسی پانی مین کلی کی تھی اور دونون ہاتھ دھوئے تھے پھر آپ نے اس ظرف کو بھر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ راستے مین جہان کہین تمکو پانی ملے اس ظرف کو بھر لیا کرنا پھر جب اپنے شہر مین پہونچنا تو ایک مقام پر اس پانی کو چھڑک لینا اور اس مقام کو مسجد بنا لینا یہ کہتے تھے کہ ایسا ہی ہوا لوگون نے اس مقام کو مسجد بنا لیا اور مین نے اس مسجد مین نماز پڑھائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری بالاتفاق غزوۂ بدر مین شریک تھے ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خدری قرار دیا ہے قبیلۂ بنی خدرہ بن عوف سے خدرہ اور خدارہ دونون بھائی تھے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہین عمیر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاص بن امیہ بن خدارہ کے عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عروہ نے انکو عبداللہ بن عرفطہ بیان کیا ہے مگر ہمنے جو مغازی کی کتابون مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلۂ خدارہ سے ہین بزیادت الف نہ خدرہ سے یہی صحیح ہے مگر ابن مندہ نے جو عروہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے دوسرے مقام پر انکو عبداللہ بن عرفطہ لکھا ہے تو شک نہین کہ ابن مندہ کا یہ خیال ہے کہ انھین عبداللہ بن عدی کے والد کا نام بعض لوگون نے عرفطہ بیان کیا ہے حالانکہ یہ دو شخص ہین دونون بدر مین شریک تھے۔ ہمین ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا خاندان بنی خدارہ سے یتیم بن یعار بن قیس اور عبداللہ بن عمیر اور زید بن مزار بن قیس اور عبداللہ بن عرفطہ کل چار آدمی تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دونون دو شخص ہین واللہ اعلم اور لوگون نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے پھر ابن اسحق نے بنی ابجر کے لوگون کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بھی بنی خدارہ کی شاخ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ لیثی - ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے - ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو بکر بن حارث کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بنی خطمہ کے امام تھے حالانکہ نابینا تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد بھی کرتے تھے باوجودیکہ نابینا تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ عبداللہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے ہون کیونکہ بنی خطمہ انصار کا خاندان ہے اور انصار بنی لیث نہین ہین - مین کہتا ہون کہ یہ قول ابو موسیٰ کا تھا ان عبداللہ بن عمیر خطمی کو ابن مندہ نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے جس طرح ابو موسیٰ نے ذکر کیا جیساکہ اس تذکرے کے پہلے گذر چکا اور انھون نے اس حدیث کو بھی بواسطۂ جریر کے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے پس مین نہین سمجھا کہ ابو موسیٰ نے کیون استدراک کیا اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ انکو بعض لوگون نے لیثی کہدیا ہے تو یہ کہنے والے کی غلطی ہے اگر ہر غلطی کے سبب سے استدراک کیا جائے تو استدراک کی کوئی حد نہ رہیگی خصوصًا ہمارے اس زمانے مین جبکہ جہل غالب ہوگیا ہے خلاصہ یہ کہ استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے - اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہون (نہایت تعجب انگیز بات ہے) اسمین کچھ شبہ نہین کہ یہ لیثی نہین ہین کیونکہ خطمہ انصار کا قبیلہ ہے اور انصار خاندان ازد سے ہین جو اہل یمن ہین اور لیث کنانہ کے خاندان سے ہین اور کنانہ مضر کی شاخ ہے شاید لیثی کا لفظ غلطی کاتب سے ہوا یا کاتب سے لیثی کے بعد کچھ تذکرہ انصاری کا چھوٹ گیا جس سے بعض لوگون کو یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث لیثی کی ہے حالانکہ انکی نہین ہے واللہ اعلم اور حدیث مین جو یہ وارد ہوا ہے کہ یہ خطمہ کی امامت کرتے تھے - اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی خطمی ہین کیونکہ امام ہر قبیلہ کا اُسی قبیلہ سے ہوتا ہے کیونکہ عرب کی طبیعتین اس بات سے بہت متنفر تھین کہ قبیلہ کا امام ایسا شخص ہو جو اس قبیلہ سے نہو واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عُمیرہ - بزیادت ہا - زمانۂ جاہلیت کو پایا تھا - انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکا شمار اہل کوفہ مین ہے روح نے شعبہ سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے عبداللہ ابن عمیرہ سے روایت کی ہے جو زمانۂ جاہلیت مین اعشیٰ - (شاعر) کو پکڑا کے چلاتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عمیرہ ہے بفتح عین انکی حدیث اہل کوفہ سے موسوی ہے - انھون نے جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور انسے سماک بن حرب نے روایت کی ہے اور ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ مین

Marfat.com

عبداللہ بن حمیر کو نہین جانتا مین صرف حمیرہ بن زیاد کندی کو جانتا ہون انھون نے عبداللہ سے روایت کی ہے یہ عبداللہ انکے بیٹے ہون تو خیر ورنہ مین انکو نہین جانتا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صنبہ۔ کنیت انکی ابوعنبہ خولانی۔ طبرانی نے معجم مین انکا نام ذکر کیا ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے حمص مین رہتے تھے۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی نے اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث سُنے ہین اور دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے۔ جراح بن ملیح بہرانی نے بکر بن زرعہ خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین نے ابوعنبہ خولانی سے سُنا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب مین سے تھے جنھون نے دونون قبلونکی طرف نماز پڑھی ہے اور زمانہ جاہلیت مین خون کا بھی استعمال کیا ہی وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ اللہ تعالی نے دین (کے باغ) مین پودے لگائے اور انکو اپنی طاعت کے کام مین لگایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنمہ مزنی صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ محمد بن عمر واقدی نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ اسکندریہ کی دوسری فتح مین شریک تھے صحابہ مین انکا ذکر کیا جاتا ہے یا بوسعید بن یونس کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوسجہ بجلی۔ ثم العرنی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنا خط دیکر بنی حارثہ بن عمرو بن قریط کی طرف بھیجا تھا انکو آپنے اسلام کی دعوت دی تھی انھون نے لوگون سے خط کو لے لیا اور اُسے دھوکر اپنے ڈول مین پیوند لگا لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکا جواب بھیجنے سے بھی انکار کر دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے انکی عقل سلب کر لی ہی۔ چنانچہ اس قبیلہ کے لوگ ابتک بیوقوف اور مخبوط الحواس ہوتے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف (انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انکا تذکرہ یونس بن شیرازی نے اپنی کتاب مین کیا ہی۔ ہمین ابوالفرج بن ابی رجاء نے اپنی کتاب مین اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے جبلہ بن عطیہ سے انھون نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن مین ہی محمود بن ابراہیم بن سمیع نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہین شام کے

Marfat.com

رہنے والے تیسرے طبقے سے ہین عمر بن عبدالعزیز کے عامل تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف اشجع وفود مین سے ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ۔ عبدالرحمن بن عوف کے بھائی ہین ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی اسود فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا ایک گھر بھی مدینہ مین تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عوف نے ہجرت نہین کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف بن حولیفا بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو بن لیثکر بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن اعبقر بن انمار بن اراش بجلی۔ انکا نام عبد شمس تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جب یہ گئے تو آپنے انکا نام عبداللہ رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام مین ذکر کیا جائیگا انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ انکے نام مین اختلاف ہے۔ محمد بن عبادہ نے عبدالرحمن بن سالم بن عبداللہ بن عویم بن ساعدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز وجل نے مجھے اپنی تمام مخلوق سے منتخب کیا اور میرے لیے اصحاب منتخب کیے انمین سے میرے وزیر و انصار بنائے پس جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اُسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہے۔ اس حدیث کو جماعت محدثین نے محمد بن طلحہ سے انھون نے عبدالرحمن بن سالم بن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ قریشی مخزومی ہین۔ سرزمین حبش مین پیدا ہوے تھے کنیت انکی ابو الحارث ہے انکی والدہ اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل تمیمیہ ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ سے بھی روایت کی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جوانکی روایتین ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ جسکو انسے عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آل ابی ربیعہ کے کسی گھر مین تشریف لیگئے یا تو کسی مریض کی عیادت کے لیے یا اور کسی کام کے لیے تو آپ سے اسماء بنت مخرمہ تیمیہ نے جو عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھین کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہمین کچھ نصیحت کیون نہین فرماتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ام جلاس اپنی بہن (مومنہ) کے ساتھ وہی معاملہ کرو جسکو تم اپنے ساتھ کیا جانا پسند کرتے ہو اسی حالت مین عیاش کا ایک بچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا گیا ام جلاس پہلے سے اس بچہ کی بیماری کا حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر چکی تھین۔ پس آپ نے اس بچہ کو لے لیا اور کچھ پڑھکر اسپر پھوکا اور کچھ لعاب دہن بھی اسپر ڈالا بچہ نے (جو یہ دیکھا تو ناگہانی سے اسنے) بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوکنا شروع کیا گھر والے اس بچہ کو ڈانٹنے لگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو ڈانٹنے سے منع کرتے تھے انسے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اور نافع مولائی ابن عمر وغیرہما نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ اس سند مین جس اسماء کا ذکر ہے یہ ابوجہل کی ماں تھی اسلام نہین لائی اسکا ذکر اسکے بیٹے عیاش کے نام مین آئیگا اور ان اسماء بنت مخرمہ کا بھی ذکر ہوگا جو ان عبداللہ کی ماں تھین۔ ز اسماء بنت سلامہ بن مخرمہ کے نام مین کیونکہ عبداللہ کی والدہ اسماء بنت مخرمہ کی والدہ ابوجہل کی بھتیجی تھین بعض لوگون نے انکو دادا کیطرف منسوب کیا ہے اسکی وجہ سے لوگون کو غلطی ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب لیثی۔ کبار صحابہ سے ہین۔ انھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۲ ہجری مین ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غسیل۔ مجہول شخص ہین۔ انسے عامر بن عبدالاسود نے روایت کی ہے انکا شمار بصرہ کے بدویون مین ہے۔ عبدالرحمن بن حکم بن براء ابن قبیصہ ثقفی نے اپنے والد سے انھون نے عامر بن عبدالاسود عقیلی سے انھون نے عبداللہ بن غسیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ آپکا گذر حضرت عباس پر ہوا آپ نے فرمایا کہ ای چچا اپنے لڑکون کو میرے پیچھے لئے ہوئے چلے آؤ چنانچہ وہ اپنے چھ لڑکون کو ساتھ لیکے چلے فضل اور عبداللہ اور عبیداللہ اور قثم اور معبد اور عبدالرحمن۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک گھر مین داخل کیا اور ایک سیاہ چادر جسمین سُرخ دھاریان تھین اُن لوگون پر ڈالدی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میری عترت ہین تو انکو آگ مین چھپالے جسطرح مین نے انکو اس کملی سے چھپایا پس گھر مین جس قدر در و دیوار تھے سب سے آمین کی آواز آنے لگی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر انصاری کو ابن غسیل اسوجہ سے کہتے ہین کہ ان کے والد حنظلہ احد کے دن جب شہید ہوے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہین۔ لہذا ان کے بیٹے کو ابن الغسیل کہتے ہین۔ یہ بھی صحابی ہین۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی مگر انھون نے صرف نام لکھکر چھوڑ دیا ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن غنام بن اوس بن مالک بن بیاضہ انصاری بیاضی صحابی ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن حسان نے اور اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن عنبسہ سے انھون نے عبداللہ بن غنام سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہ لیا کرے اللھم ما اصبح بی من نعمۃ فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر تو یقینا اسنے اُس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جو شخص شام کو یہ کہ لیا کرے تو یقینا اُسنے رات کا شکر ادا کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویون نے انکے تذکرہ مین غلطی کی ہے چنانچہ ابن وہب سے انکا نام عبداللہ بن عباس مروی ہی اور بعض لوگون نے انکا نام ہی نہین ذکر کیا صرف ابن غنام ہی لکھدیا ہے چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کو ابن مندہ نے بواسطہ یحیی بن صالح وحاظی اور عبداللہ بن مسلمہ نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ اسکو ابن غنام سے روایت کرتے تھے اور انکا نام ذکر نہین کیا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ لیثی۔ کنیت انکی ابو عائشہ ہے۔ ان سے روایت ہے کہ یہ کہتے تھے مین زمانۂ جاہلیت مین پیدا ہوا تھا۔ میرے والد نے میرے عقیقہ مین ایک گھوڑا ذبح کیا تھا۔ مگر سند اس حدیث کی صحیح نہین ہے۔ آمین اختلاف ہے کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یا نہین مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابو حرب بن ابی اسود سے انھون نے عبداللہ بن فضالہ سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے نیز اسکو خالد واسطی نے زہیر سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے داؤد بن ابی حرب سے انھون نے عبداللہ بن فضالہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکا شمار تابعین مین ہے بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے

Marfat.com

خلیفہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن فضالہ بصرہ کے قاضی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جسقدر حدیثین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین وہ محدثین کے نزدیک مرسل ہین باوجودیکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے انکے والد کے صحابی ہونے مین اختلاف نہین انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی فضالہ کے نام مین آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ مزنی۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ ہین۔ ابراہیم بن جعفر نے عبداللہ بن سلمہ جبیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن مرہ جہنی اور عبداللہ بن فضالہ مزنی سے جو دونون صحابی تھے اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت کی ہو کہ یہ سب لوگ کہتے تھے سب سے پہلے علی بن ابیطالب اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو قابوس انکا نسب نہین بیان کیا گیا شمار انکا اہل کوفہ مین ہے انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام محارق ہے سماک نے قابوس بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عباس کی بی بی ام الفضل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ یا رسول اللہ مین نے (خواب) دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا کہ تم اسکو (اپنے بیٹے) قثم کے ساتھ دودھ پلاؤگی (چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا) پھر وہ اس بچہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اس بچے نے حضرت کے اوپر پیشاب کر دیا ام فضل نے اُس بچہ کو (آہستہ سے) مارا تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی پھر فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے۔ اس روایت مین یہ نہین ذکر ہوا کہ یہ لڑکا حضرت فاطمہؓ کا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب کنیت ابو وہب ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن مارب کہتے ہین انسے انے بیٹے وہب نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ہمراہ تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک سر منڈوانے والون پر رحم کرے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ بال کتروانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے پس آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ بال کتروانے والون کے لیے بھی دعا کی انکے بارے مین جو اختلافات ہین وہ انکے والد قارب کے نام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کیے جائینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

ل اسمین اختلاف ہو کہ ابو بکر صدیق پہلے اسلام لائے یا حضرت علی اکثر محققین حضرت صدیق ہی کو اول الاسلام کہتے ہین ۱۲ ۲ یعنی بعد فراغ اعمال حج کے سر منڈوانا بہ نسبت کتروانے کے بہتر ہے

۹۷۷۸۶

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قداذ حارثی۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہی جو قبیلۂ بنی حارث بن کعب سے خالد بن ولید کے ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ بعض لوگون نے انکو عبداللہ بن قریظ بھی کہا ہے انکا تذکرہ اپنے مقام پر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ سعدی۔ وقاص بن قدامہ کے بھائی ہین انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ کہتے ہین بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام مین جو خاندان بنی عامر بن لوی سے ہین گذر چکا ہے کنیت انکی ابو محمد ہے ان دونون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے انکو خاندان عامر سے قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو سلمی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے انکے والد کا نام بجاے قدامہ کے قدامہ بیان کیا ہے۔ ہم انکا تذکرہ اپنے مقام پر کرینگے۔ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط ازدی ثمالی۔ زمانہ جاہلیت مین انکا نام شیطان تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ اور انکے بھائی عبدالرحمن دونون صحابی ہین۔ یہ موک مین اور فتح دمشق مین شریک تھے یزید بن ابی سفیان نے انکے ہاتھ اپنا خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ نے اپنی کتاب فتوح الشام مین کیا ہے۔ ابو عبیدہ نے انکو دو مرتبہ حمص کا حاکم بنایا اور یہ حمص کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت ابو عبیدہ کی وفات ہوگئی بعد اسکے حضرت معاویہ نے بھی انکو حمص کا حاکم مقرر کیا انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیثین روایت کی ہین اور ان سے خصیف بن حارث اور عمرو بن محصن اور سلیم بن عامر خبائری وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے یحیی قطان سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے عبداللہ بن یحیی سے انھون نے عبداللہ بن قرط سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنون سے افضل خدا کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور وہ دن جسمین لوگ وقوف کرتے ہین پھر پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے وہ اونٹ خود بخود آنحضرت کے قریب ہوتے جاتے تھے اور آپ انکو

Marfat.com

ذبح کرتے تھے پس جب وہ گر گئے تو آپ نے آہستہ آواز سے ایک بات کہی جسکو مین نہین سمجھا مین نے بعض اُن لوگون سے جو آپ کے قریب تھے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا لوگون نے کہا کہ یہ فرمایا کہ جو شخص چاہے دنیا سے بے تعلقی پیدا کرے۔
یہ عبداللہ سرزمین روم مین ۵۶ھ مین شہید ہوے۔ یہ ابن یونس کا قول ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے خطیب ابوبکر سے نقل کیا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بن قرظ بیان کیا ہے اور روایت ہے کہ انکا نام شیطان تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن قرظ کے نام مین ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ بن نہیک ہلالی۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا دی تھی مین نے ابوعبداللہ بن مندہ کی کتاب کے بعض نسخون مین ایسا ہی دیکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قریط زیادی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے وفد مین آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے یہ واقعہ سنہ کا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحاق سے سلمہ اور یونس نے روایت کی ہے کہ انکے والد کا نام قریط تھا اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحق سے قداذ روایت کیا ہی قداذ کا نام اوپر آچکا ہی یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قمامہ سلمی۔ وقاص بن قمامہ کے بھائی ہین ان دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہی اور ابوعمر اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام عبدالرحمن بن قدامہ ہی۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قنیع بن اسبان بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ انکا نام عبد عمرو تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ درید بن صمہ کے قاتل یہی ہین عنانی نے ابن ہشام سے اسکو نقل کیا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس سلمی۔ یزید بن عیاض نے اعرج سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص بعد فرض

Marfat.com

ریاظاہری کوئی کام کرے اُسپر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہی یہانتک کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے - یہ ابن مندہ کا قول ہی ابونعیم نے اسنے یہ حدیث روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ جو خیبر مین تھا ایک اونٹ کے عوض مین مول لیا اس شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز ملنے تجھسے لی ہی وہ بہتر ہی اُس چیز سے جو مینے تجھے دی اب بھی تجھے اختیار ہی چاہے اپنا حصہ لے لے چاہے چھوڑ دے اُس شخص نے کہا مین لیے لیتا ہون انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی ابن مندہ نے پہلی حدیث کو اسی تذکرہ مین لکھا ہی - اور ابونعیم نے عبداللہ بن قیس خزاعی کے تذکرہ مین لکھا ہی جنکا ذکر عنقریب ہوگا اور انھوں نے دوسری حدیث اس تذکرہ مین لکھی ہی واللہ اعلم - مگر ابوعمر نے اس تذکرہ کو نہین لکھا صرف خزاعی کے تذکرہ کو لکھا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے قبیلۂ غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ مول لیا ہم بعد اس تذکرہ کے انشاء اللہ تعالیٰ الگا تذکرہ لکھینگے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو متفرق طور پر لشکر بھیجے تھے انھین کسی لشکر مین یہ شہید ہوے - حضرت ابن عباس نے روایت کی ہی کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روے زمین پر جو شخص اس حال مین مریگا کہ اُسکے دل مین رائی کے برابر بھی غرور ہوا للہ اُسکو دوزخ مین ڈالیگا جب عبداللہ بن قیس نے اس حدیث کو سنا تو رونے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس تم کیون روتے ہو انھون نے کہا آپکے اسی فرمانے سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ تم خوش ہو کہ تم جنت مین جاؤگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لشکر بھیجا یہ اُسی لشکر مین شہید ہوے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار - انصاری ہین خزرجی ہین نجاری ہین - غزوۂ بدر مین شریک تھے - اسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہی اور ابن اسحاق کا بھی یہی قول ہی اور محمد بن سعد نے محمد بن عبداللہ بن عمارہ انصاری سے نقل کیا ہی کہ وہ احد کے دن شہید ہوے مگر محمد بن عمر واقدی نے اسکا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ عبداللہ احد کے بعد زندہ رہے اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی - بعض لوگون کا بیان ہی کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ ابونعیم نے انکا تذکرہ اُن عبداللہ بن قیس سے علیحدہ کرکے لکھا ہی جنکا حال حضرت ابن عباس کی اس حدیث مین ہی جسمین غرور کا بیان ہوا اور ممکن ہی کہ یہ وہی ہون یعنے جنکا تذکرہ اس سے اوپر ہو چکا -

Marfat.com

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس خزاعی۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے یزید بن عیاض سے انھون نے اعرج سے انھون نے عبد اللہ بن قیس خزاعی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھانے سنانے کے لیے کوئی کام کرے وہ اللہ کے غضب مین رہتا ہی یہانتک کہ اس کام سے باز آئے۔ الکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ خزاعی ہین مگر بعض لوگون نے انکو اسلمی لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ مین لکھا ہی اور ہم بھی اسکو وہین لکھ چکے ہین مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو وہان نہین لکھا کیونکہ یہ انکو دو شخص سمجھتے ہین۔ اسی لیے انھون نے عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ مین صراف یہ حدیث لکھی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کے کسی شخص سے اسکا حصہ جو خیبر کے مال غنیمت سے اسکو ملا تھا مول لیا اور ابو عمر ان دونون کو ایک سمجھتے ہین اسی واسطے انھون نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن قیس خزاعی اور بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور انھون نے انکے تذکرہ مین حصہ خیبر والی حدیث بھی لکھی ہی اور کہا ہو کہ انکے متعلق ایک حدیث اور بھی ہو۔ مین بھی ان دونون کو ایک سمجھتا ہون انھین کو بعض لوگ خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ اسلمی۔ ابو عمر کے کلام کی تائید میرے قول سے بھی ہوتی ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی۔ قریشی عامری معروف بہ ابن ام مکتوم انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ عبد اللہ کہتے ہین اور بعض لوگ عمرو یہی آخری نام زیادہ مشہور ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب بن عامر بن عنز بن بکر بن عامر بن عدی بن وائل بن ناجیہ بن جماہر بن اشعر بن ادد بن نشجب۔ کنیت ابو موسی اشعری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ اشعر کا نام بنت تھا۔ انکی والدہ ملیبہ بنت وہب تھین جو قبیلہ عک کی ایک خاتون تھین۔ وہ بھی اسلام لائی تھین اور مدینہ مین انکی وفات ہو گئی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہو کہ ابو موسی مکہ گئے اور وہان ابو اجیحہ یعنے سعید بن عاص بن امیہ سے حلف کی دوستی کی۔ مکہ مین اپنے اشعری بھائیون کی ایک جماعت کے ساتھ گئے تھے پھر اسکے بعد اسلام لائے اور حبش کی طرف ہجرت کی۔ اور بعض علماء نسب و سیر نے بیان کیا ہو کہ ابو موسی جب مکہ گئے اور سعید بن عاص سے حلف کی دوستی کی اسکے بعد پھر اپنی قوم کے پاس

لوٹ آئے اور حبش کی طرف ہجرت نہین کی بعد اُسکے اپنے بھائیون کے ساتھ چلے اتفاقاً انکی کشتی انھین دونون کشتیون کے ساتھ آئی جو حبش سے آرہی تھین - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ صحیح یہی ہی کہ ابو موسی مکہ سے بنی عبد شمس کے ساتھ حلف کرنیکے بعد لوٹ کر گئے اور وہان کچھ روز رہے بعد اسکے اشعریون کے پچاس آدمیون کے ہمراہ ایک کشتی مین سوار ہوے مگر ہوا کے ناموافق ہونے سے وہ کشتی حبش پہونچ گئی پھر جب حضرت جعفر طیار اور اُنکے ساتھی وہان سے چلے تو یہ بھی انھین کے ساتھ چلے پھر دونون کشتیان ایک کشتی حضرت جعفر طیار کی دوسری اشعریون کی ساتھ ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچین جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ جب اشعریون کی کشتی ہوا کی ناموافقت سے حبش پہونچ گئی تو حضرت ابو موسی نے کچھ دنون حبش مین قیام کیا پھر جب حضرت جعفر وہان سے چلے تو یہ بھی وہان سے چلے اسی وجہ سے ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش مین ذکر کیا ہی واللہ اعلم -

حضرت ابو موسی مقام زبید اور عدن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم تھے - حضرت عمر نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا - حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی وفات کے وقت یہ وہان موجود تھے طلحہ بن زیاد نے بیان کیا ہی کہ ابو موسی کی ہر بات بیخطا تیر ہوتی تھی - قتادہ نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت ابو موسی کو یہ خبر پہونچی کہ کچھ لوگ نماز جمعہ مین اسوجہ سے نہین آتے کہ انکے پاس (عمدہ) کپڑے نہین ہین تو انھون نے صرف ایک عبا پہنکر باہر نکلنا شروع کیا - ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ ۱۵ھ ہجری مین حضرت سعد بن ابی وقاص نے عیاض بن غنم کو مقام جزیرہ کی طرف لڑنے کے لیے بھیجا اور اُنکے ساتھ ابو موسی کو بھی بھیجا - عیاض نے ابو موسی کو مقام نصیبین کی طرف بھیجدیا چنانچہ انھون نے ۱۹ھ ہجری مین مقام نصیبین کو فتح کیا - اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عیاض نے ابو موسی کو بھیجا تھا پھر خود بھی انکے ساتھ جا ملے اور دونون نے ملکر حران اور نصیبین کو فتح کیا - اور خلیفہ نے بیان کیا ہی کہ عاصم بن حفص کہتے تھے کہ حضرت ابو موسی ۱۷ھ ہجری مین حضرت مغیرہ کے معزول ہو جانیکے بعد بصرہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو لکھا کہ تم اہواز جاؤ چنانچہ یہ اہواز گئے اور اُسکو لڑکر فتح کیا اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ اسکو بذریعہ مصالحت کے فتح کیا اور ۲۲ھ ہجری مین اصفہان کو فتح کیا - یہ ابن اسحاق کا قول ہی - جب حضرت عمر شہید ہوے تو حضرت ابو موسی بصرہ کے حاکم تھے حضرت عثمان نے انکو بدستور وہین رکھا بعد اسکے انکو معزول کیا اور اُنکے بعد ابن عامر کو مقرر کیا پس یہ بصرہ سے کوفہ چلے آئے اور پھر وہین رہے یہانتک کہ اہل کوفہ نے سعید بن عاص (عامل کوفہ) کو وہان سے نکالدیا اور حضرت عثمان سے درخواست کی کہ ابو موسی کو ہمارا حاکم بنا دیجیے چنانچہ حضرت عثمان نے انکو کوفہ کا حاکم بنا دیا پس یہ کوفہ کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے پھر حضرت علی نے انکو معزول کر دیا - عکرمہ نے بیان کیا ہی کہ حکمین[1] کا واقعہ ہوا تو حضرت معاویہ نے عمرو

[1] جب صفین کی لڑائی کو بہت طول ہو گیا تو آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ ایک شخص کو حضرت معاویہ حکم بنا دین ایک کو حضرت علی یہ دونو حکم جسکو خلیفہ بنا دین وہی رہے دوسرا علیحدہ ہو جاے اسی واقعہ کو واقعہ حکمین اور واقعہ تحکیم کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

ابن عاص کو حکم بنایا احنف بن قیس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابن عباس کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے مثل ہین مگر اہل یمن نے کہا کہ ایک حکم ہم مین سے ہونا چاہیے اور انھون نے حضرت ابو موسیٰ کو منتخب کیا حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابو موسیٰ کو کیون حکم بناتے ہین واللہ مجھے معلوم ہی جو انکی راے ہم لوگون کے بارہ مین ہی جب انکو ہم سے امید تھی اسوقت بھی انھون نے ہماری طرفداری نہین کی اب آپ انکو (ایسے بڑے) معاملہ کے لیے حکم مقرر کرتے ہین اور باوجود اسکے وہ اس قابل بھی نہین ہین لہذا آپ احنف کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے ہمپلہ ہین حضرت علی مرتضی نے کہا مین ایسا ہی کرونگا مگر اہل یمن نے جنمین اشعث بن قیس وغیرہ کہا کہ ایسا نہین ہوسکتا ابو موسیٰ ہی حکم ہونگے پس (مجبور ہوکر) حضرت علی نے انکو حکم بنا دیا اور انسے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ مین تم دونون کو اس لیے حکم بناتا ہون کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرو کتاب اللہ سب میری تابعدار ہی اور اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نکروگے اور کسیکی رعایت مروت کروگے تو تمھارا فیصلہ قبول نہوگا چنانچہ اُن دونون نے وہ کیا جو تواریخ مین مذکور ہے ہمنے اسکو بسط کے ساتھ تاریخ کامل مین لکھا ہی۔ حضرت ابو موسی کی وفات کوفہ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین مکہ مین ۴۲ھ مین اور بعض کا قول ہی ۴۴ھ مین اسوقت عمر آنکی ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۴ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض کا بیان ہی کہ ۵۲ھ مین بعض لوگ کہتے ہین ۵۳ھ مین بعض کہتے ہین ۵۳ھ مین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری خزرجی سلمی۔ بدر مین یہ اور انکے بھائی معبد دونون شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن عقبہ نے بھی کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اسکو ابو نعیم نے ابن عقبہ سے روایت کیا ہی اور ابو عمر نے موسی بن عقبہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے اہل بدر مین انکا ذکر نہین کیا مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صرمہ بن ابی انس۔ بیر معونہ مین شہید ہوے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عنقی صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن یونس کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ

---

۱۲ مختصر واقعہ یہ ہی کہ عمرو بن عاص اور ابو موسی اشعری دونون پہلے ایک جگہ جمع ہوے عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول کردونگا تم علی کو معزول کردینا بعد اسکے مہاجرین و انصار کو اختیار ہے بطیب خاطر جسکو چاہین خلیفہ بنائین ابو موسی نے بھی اس راے کو پسند کیا چنانچہ دوسرے دن مجمع عام مین دونون گئے پہلے ابو موسی کھڑے ہوے اور انھون نے کہا مین علی کو معزول کرتا ہون اُسکے بعد عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول نہین کرتا پس یہ معاملہ یون ہی رہگیا اور اسلام مین دو خلافتین قائم ہوگئین ۱۲

اور ابونعیم نے لکھا ہو وفات انکی ۹۴ھ ہجری مین ہوئی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدس نابغہ جعدی - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ رویف نون مین آئیگا کیونکہ یہ نابغہ کے نام سے زیادہ مشہور ہین

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عکرمہ بن مطلب - انکی حدیث ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے ابتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز شب کی کیفیت کچھ کچھ یاد ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر انکے صحابی ہونے مین کلام ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف - فتح مکہ کے دن اسلام لائے - یہ ابن شاہین کا قول ہو - ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور ابو احمد عسکری نے انکا ذکر انکے والد قیس کے تذکرہ کے ضمن مین لکھدیا ہو اور کہا ہو کہ قیس کے دونون بیٹون محمد اور عبد اللہ نے بھی حضرت کو دیکھا تھا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - بنی وہب بن رباب کے بھائی ہین - انکو لوگ ابن العوراء بھی کہتے تھے - یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی تھی کہ یا اللہ بنی رباب کی مصیبت دفع کردے - ہمین عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا جب قبیلۂ بنی نصر کے لوگون نے قبیلۂ بنی رباب کے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا تو لوگ بیان کرتے ہین کہ عبد اللہ بن قیس نے جنکو ابن العوراء بھی کہتے ہین عرض کیا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ انکی مصیبت کو دفع کر -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری - غزوۂ احد مین شریک تھے اور جسر ابی عبیدہ کے دن یہ اور انکے دونون بھائی عقبہ اور عباد شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کرب بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین - کندی - کنیت انکی ابو لیلہ ہے -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد کے ساتھ گئے تھے اور اسلام لائے تھے - انکا تذکرہ ابن شاہن نے لکھا ہی یہ عیاض بن ابی لینہ کے والدین - حضرت علی کی طرف سے کئی مرتبہ انکو بڑے بڑے عہدے ملے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کرز لیثی - انکا ذکر حضرت عائشہ کی حدیث مین ہی - ابن شہاب نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ ایک روز بیٹھے ہوے تھے اور آپکے گرد مہاجرین و انصار تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے ہر شخص کی مثال اور اُسکے مال و اولاد و اعمال کی مثال مثل اس شخص کے ہی جسکے تین بھائی ہون پس اُسنے مرتے وقت اپنے ایک بھائی سے جو مال ہی کہا کہ اب تو میرا کیا کام کرسکتا ہی دیکھتا ہی کہ اب جو حالت مجھپر طاری ہی تو مال نے جواب دیا کہ اب مین تیرے کچھ کام نہین آسکتا نہ کچھ نفع پہونچا سکتا ہون ہان جب تک تو زندہ ہے مجھسے جسقدر چاہے لے لے مگر جب مین تجھسے جدا ہو جاؤنگا تو پھر جہان تو مجھے نہ لیجانا چاہتا تھا جاؤنگا اور مجھے دوسرے دوسرے لوگ لینگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وہ بھائی ہی جسکا نام مال ہی پس تم لوگ اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو ان سب لوگون نے کہا کہ ہم اسکو اچھا بھائی نہین سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے دوسرے بھائی سے جسکا نام اولاد ہی کہا کہ دیکھو موت مجھپر طاری ہی جو حالت میری ہی تم دیکھتے ہو اب تم مجھے کیا فائدہ پہونچا سکتے ہو اس بھائی نے یہ جواب دیا کہ ہم تو صرف اتنا کام کرسکتے ہین کہ تمھاری تیمارداری کرین اور تمھاری خدمت کرین اور جب تم مرجاؤ تو تمھین غسل دین کفن پہنائین خوشبو لگائین اور سب لوگون کے ساتھ ملکر تمھارا جنازہ اُٹھائین اور (قبر تک) تمھارے ساتھ جائین پھر لوٹ آئین اور جو شخص تمھارا حال ہمسے پوچھے اس سے تمھاری تعریف کردین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اس بھائی کو تم لوگ کیسا سمجھتے ہو ان لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکو بھی اچھا بھائی نہین سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے تیسرے بھائی سے جسکا نام اعمال ہی کہا کہ تم مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو اُسنے کہا مین تمھارے ساتھ قبر مین جاؤنگا اور وہان تمھارا انیس بنونگا تمھاری وحشت دفع کردونگا تمھارا غم غلط کردونگا تمھاری طرف سے جھگڑونگا تمھارے کفن مین بیٹھونگا اور تمھارے گناہون کو دور کرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اسکو تم لوگ کیسا بھائی سمجھتے ہو ان لوگون نے کہا یہ بہت اچھا بھائی ہی حضرت نے فرمایا تو یہی کیفیت پیش آنے والی ہی حضرت عائشہ کہتی تھین (یہ سنکر) عبد اللہ بن کرز لیثی کھڑے ہو گئے اور انھون نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین اسکے متعلق ایک شعر کہون آپنے فرمایا ہان تو انھون نے چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریز۔ انکا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد مین لکھا ہی۔ عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انھون نے فضلہ بن قیس سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے عبد اللہ بن کریز سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت مین قتل کیا جاے وہ بھی شہید ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب حمیری ازدی۔ اہل شام سے ہین۔ ۸۰ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن زید بن عاصم۔ کنیت انکی ابو الحارث ہی۔ بنی مازن بن نجار سے ہین۔ انصاری ہین خزرجی ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ بدر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ بن کعب بن عاصم کہتے ہین ابن مندہ نے لکھا ہی کہ انکی وفات ۳۳ھ ہجری مین ہوئی حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عبد اللہ بن کعب بن عاصم بن مازن بن نجار غرضکہ کئی نام انھون نے درمیان سے حذف کر دیے ہین جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد والے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ثم المازنی۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مامور تھے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ اور بدر کے علاوہ دوسرے غزوات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خمس پر متعین رہے۔ کنیت انکی ابو الحارث ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو یحیی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابو نعیم اور ابو موسی نے کہا ہی کہ بدر مین شریک تھے یہ نہین بیان کیا کہ خمس پر متعین تھے کیونکہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے بیان کیا ہی کہ خمس پر وہ عبد اللہ بن کعب متعین تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی وفات ۳۰ھ ہجری مین مدینہ مین ہوئی اور حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے ان عبد اللہ کو اُن عبد اللہ کے علاوہ دوسرا شخص قرار دیا ہی جنکا ذکر اوپر ہو چکا پہلے کی نسبت لکھا ہی کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور دوسرے کی نسبت صرف یہ لکھا ہی کہ وہ بدر مین شریک تھے مگر کسی کی وفات کو

نہین بیان کیا اور ابن مندہ نے دوسرے کو ذکر ہی نہین کیا بلکہ پہلے ہی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور انکی وفات کا حال بھی بیان کیا ہو اور ابو عمر نے پہلے کو ذکر نہین کیا صرف دوسرے ہی کو ذکر کیا ہو اور انھین کی نسبت لکھا ہو کہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور یہ ۳۰ھ مین انکی وفات ہوئی ابو نعیم اور ابن مندہ نے پہلے کی نسبت ابو الحارث بیان کی ہو اور ابو عمر نے یہ کنیت دوسرے کی بیان کی ہو اور ابن کلبی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہو عبد اللہ بن کعب بن عمرو ابن عوف بن مبذول بدر مین شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر مین مال غنیمت کی حفاظت پر مقرر کیا تھا ابن کلبی نے بھی ابو عمر ہی کی موافقت کی ہو اور پہلے کو ذکر نہین کیا ہان حبیب بن کعب بن زید بن عاصم بن عمرو کا ذکر کیا ہو جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر صحیح یہ ہو کہ ابو الحارث عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف کی کنیت ہو اور انھین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس پر متعین کیا تھا اور انھین کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی تھی - علاوہ اسکے ابو احمد عسکری نے عبد اللہ بن کعب بن عاصم کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو ذکر کیا ہو کنیت انکی ابو الحارث ہو غزوۂ بدر مین خمس پر متعین تھے ۳۳ھ مین وفات پائی اور حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی - اسمین شک نہین ہے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی جو کچھ لکھا ہو ابن ابن ابی خیثمہ سے نقل کیا ہو مگر ابو نعیم سے تعجب ہو کہ انھون نے عبد اللہ بن زید بن عمرو بن مازن کے ذکر مین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن مندہ کے کلام کو نقل کیا ہو اور ابن مندہ کی غلطی بیان کی ہو اور کہا ہو کہ جو شخص مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہین اور یہان انھون نے مال غنیمت کا محافظ عبد اللہ بن کعب بن زید بن عاصم کو بیان کیا ہو خود ہی اپنے قول کی مخالفت کر گئے واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن ابی بن کعب - انصاری سلمی - ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب مرادی - صفین مین شہید ہوے - حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب مین تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ - زیاد بن لبید بیاضی کے بھائی ہین - انکا نسب انکے بھائی کے نام مین گذر چکا - غزوۂ احد اور

اُسکے بعد کے تمام شاہدین شریک ہوے - اسکو ابو علی غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لُتبیہ ازدی - انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی زکوۃ کی تحصیل کرنے پر مقرر کیا تھا - انکا ذکر ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہی - ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین اُن لوگون مین ہوگا جو ابن کے ساتھ مشہور ہین اور نام انکا محقق نہین ہوا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لیلی - انصاری - انسے مروی ہی کہ یہ کہتے تھے مین انصار کے چند لڑکون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت ملا جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اسوقت میری عمر پانچ سال کی تھی اب بھی وہ کیفیت میری آنکھون کے سامنے ہی جب آپ اونچے ٹیلہ پر چڑھکر اونٹ پر سوار ہوے تھے اور لوگ آپ کے گرداگرد تھے جب حضرت کی وفات ہوئی تو مین سمجھدار ہو چلا تھا لوگون کو دیکھا کہ وہ اپنے سرون پر اور کپڑون پر مٹی ڈالے ہوے تھے انکے دونے کو دیکھکر مین بھی رو رہا تھا - ان عبد اللہ کی کوئی حدیث سوا اسکے مروی نہین ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز تیمی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہی - انکی حدیث جعید بن عبد الرحمن سے مروی ہی - ہنید بن قاسم نے جعید بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد اللہ بن ماعز سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپ سے بیعت کی اور کہا کہ ماعز سب لوگون کے بعد اسلام لائے ہین پس انکو کوئی شخص مضرت نہ پہونچائے حضرت نے انسے اسی شرط پر بیعت لے لی - انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ اسلمی - یہ عبد اللہ بن ابی ادنی بن حارث بن اسید اسلمی کے چچا ہین - انسے عقبہ بن عامر نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے ہم ایک عمرہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے جب مقام رابغ مین پہونچے اسوقت ہین حضرت کے پہلو مین تھا تو آپ نے سورۂ قل ہو اللہ احد اور معوذتین کی فضیلت بیان کی - اسکو ابو علی غسانی نے ابن کلبی سے نقل کیا ہی اور ابو احمد عسکری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن بحینہ - بحینہ انکی والدہ کا نام ہی اور مالک انکے والد ہین - مالک بیٹے ہین قشب ازدی کے - قبیلۂ ازد شنوءہ سے

Marfat.com

بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ مقام لیطن ریم مین جو مدینہ کے اطراف مین ہی رہتے تھے۔ کینیت انکی ابو محمد ہی بعض لوگون کا بیان ہی کہ بحینہ انکی دادی کا نام ہے مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ پہلا ہی قول صحیح ہی۔ انسے انکے بیٹے علی نے اور عطاء بن یسار نے اور اعرج نے اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان وغیرہم نے روایت کی ہی۔ ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھون نے عبد الرحمن اعرج سے انھون نے عبد اللہ بن بحینہ ازدی سے جو بنی مطلب کے حلیف تھے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر کی نماز مین قعدہ کو بھولکر اُٹھ کھڑے ہوے پھر جب آپنے نماز پوری کرلی تو قبل سلام کے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے اور ہر سجدہ مین تکبیر کہی تمام لوگون نے آپکے ساتھ سجدہ کیے یہ سجدے بعرض اس قعدہ کے تھے۔ انسے بہت احادیث مروی ہین۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری زمانے مین وفات پائی۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن بحینہ کے نام مین ہو چکا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حجازی اوسی۔ انصار کے قبیلہ اوس سے ہین حجاز مین رہتے تھے۔ صحابی ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب ادرزادہ زہری نے اپنے چچا سے انھون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے شبل بن خلید مزنی نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی اگر زنا کرے تو اسکو درہ مارو اسکے بعد پھر زنا کرے تو اسکو بیچڈالو چاہے وہ ایک رسّی کے عوض مین بکے۔ اس حدیث کو سفیان عیینہ نے زہری سے انھون نے عبد اللہ سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک غافقی۔ کینیت انکی ابو موسی ہی بعض لوگ انکو مالک بن عبد اللہ کہتے ہین۔ مصری ہین۔ ابن وہب نے ابن بہیہ سے انھون نے عبد اللہ بن سلیمان سے انھون نے ثعلبہ بن ابی کنود سے انھون نے عبد اللہ بن مالک غافقی سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت عمر سے فرماتے تھے کہ جب مجھے نہانے کی ضرورت ہوتی ہے تو مین وضو کرکے کھا پی لیتا ہون مگر نماز نہین پڑھتا اور قرآن نہین پڑھتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی قیس - خزرجی - کعب بن مالک کے بھائی ہین انسے انکے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی ہو مگر انکی روایت معلوم نہین - انکی اور روایت بھی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کنیت انکی ابو کاہل بجلی احمسی ہین - اسمعیل بن ابی خالد نے اپنے بھائی سے انھون نے عبداللہ بن مالک سے ایسا ہی نقل کیا ہو مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ ابو کاہل کا نام قیس بن عائذ تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہو - ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرہ بن مُرّہ سے انھون نے عبداللہ بن حارث سے انھون نے عبداللہ بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم سے بہت سی تاریکیان پیدا ہونگی اور فحش سے بچو اس لیے کہ اللہ تعم فحش کام اور فحش گفتگو کو پسند نہین کرتا اور حرص سے بچو تمسے پہلے جو لوگ تھے انکو حرص ہی نے ہلاک کیا حرص نے انھین ظلم کرنیکی ترغیب دی پس انھون نے ظلم کیا اور حرص نے انھین بدگوئی کی ترغیب دی پس انھون نے بدگوئی کی اور حرص نے انھین قطع قرابت کی ترغیب دی پس انھون نے قطع قرابت کی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن معتمر - قبیلۂ بنی قطیعہ بن عبس سے ہین - صحابی ہین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اسمین انکو ایک سفید جھنڈا عنایت کیا تھا - فتح قادسیہ مین شریک تھے اور اُسدن لشکر کے ایک جانب کے افسر یہی تھے - انکی کوئی روایت معلوم نہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خثعمی - انکا تذکرہ محمد بن مسلمہ کی حدیث مین ہو - ابویحیی نے عمرو بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچون کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائین اسکے بعد پوری[1] حدیث ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو -

[1] پوری حدیث یہ ہو کہ اگر وہ دس برس کے ہو جائین تو نماز نہ پڑھنے پر انکو مارو -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ جسوقت ہوازن کے لوگون نے زمانۂ ردت مین اسلام سے پھر جانیکا قصد کیا یہ وہان سے علیحدہ ہوگئے تھے اسکو غسانی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ بن سلمہ۔ انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے شرفیاب ہوے اور فتح مکہ مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک رہے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مینے عبداللہ بن سلیمان کو بیان کرتے ہوے سنا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد۔ اہل یمن سے ہین۔ عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے کہ انھون نے عبداللہ بن محمد یمنی سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکر سہی۔ اسنے عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن قرط کا شمار بھی صحابہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے ابو عمر نے انکے والد کا نام محمد بیان کیا ہے اور بعض لوگون نے محمر کہا ہے۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مد شراب کے بارے مین ایک روایت کی ہے۔ انکی حدیث سہیل بن ابی صالح نے محمد بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ سہیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محیریز۔ عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھسے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فہر بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابن محیریز صحابی سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی دونون ہتیلیان پھیلا دو اور ہتیلیون کی پشت اپنی طرف کرو عقیلی نے اسی حدیث کے سبب سے انکو صحابہ مین شمار کیا ہے حالانکہ اس حدیث کو اسمعیل ابن عُلیہ اور عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انھون نے ابو قلابہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ عبدالرحمن بن محیریز نے کہا جب تم اللہ سے دعا مانگو الخ ان دونون نے عبدالرحمن کہا ہے نہ عبداللہ اور خالد حذاء سے بھی اس حدیث مین عبدالرحمن

Marfat.com

منقول ہو۔ اور عبداللہ بن مخیریز اہل شام مین سے ایک مشہور شخص ہین قریش کے خاندان بنی جمح کے اشراف سے تھے تابعی اور دین مین انکا بڑا پایہ تھا خود صحابی نہین ہین مگر عبادہ بن صامت اور ابوسعید وغیرہما سے روایت کرتے ہین یہ بات علماے سے مخفی نہین ہو۔ ابونصر کلاباذی نے ان دونون کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن مخیریز قریشی شامی عبدالرحمن کے بھائی تھے انھون نے ابوسعید خدری سے حدیثین سنی ہین۔ انسے زہری اور محمد بن یحیی بن حبان نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے مین وفات پائی اور ہیثم نے کہا ہو کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت مین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ یہ عبداللہ اکبر کے لقب سے مشہور ہین۔ انکی والدہ بہنانہ بنت صفوان بن امیہ بن خرث تھین جو خاندان بنی کنانہ کی ایک خاتون تھین کنیت انکی ابومحمد ہے۔ سابق الاسلام ہین۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مخرمہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور فروہ بن عمرو بن وقہ انصاری بیاضی کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ بدر مین اور تمام مشاہد مین شریک تھے ابوعمر نے لکھا ہو کہ واقدی کا بیان ہو کہ انھون نے دونون ہجرتین کی تھین مگر ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگون مین نہین کیا جنھون نے پہلی ہجرت کی تھی بلکہ کہا ہو کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی تھی اسوقت انکی عمر تیس برس کی تھی۔ جنگ یمامہ واقع سنہ ۱۲ ہجری مین شہید ہوے اسوقت انکی عمر اکتالیس برس کی تھی۔ اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرتے تھے کہ انھین موت نہ دے یہانتک کہ انکے ہر ہر جوڑ مین فی سبیل اللہ کوئی زخم نہ پہونچ جاے چنانچہ جنگ یمامہ مین انکے ہر ہر جوڑ پر زخم تھا اور اسی سے شہید ہوے۔ بڑے بزرگ اور عابد تھے۔ ہمین ابوالقاسم یحیی بن اسعد بن یحیی بن بشکوال نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویوسف بن محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعثمان یعنے سعید بن رحمۃ بن نعیم اصبحی نے بیان کیا کہا ہمسے ابن مبارک سے سنا وہ ابن لہیعہ سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے بکر بن اشج نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جنگ یمامہ مین ہم اور عبداللہ بن مخرمہ اور سالم غلام ابی حذیفہ ایک ساتھ تھے اور ہم تینون آدمی باری باری بکریان چرایا کرتے تھے چنانچہ جس دن لڑائی شروع ہوئی وہ دن میری بکریان چرانے کا تھا پس مین بکریان چرا کے لوٹا تو مینے عبداللہ بن مخرمہ کو گرا ہوا پایا مین انکے پاس جاکے کھڑا ہوا تو انھون نے کہا اے عبداللہ بن عمر دیکھو تو روز مکمل گیا

Marfat.com

سینے کہا ہان تو انھون نے کہا اچھا اس برتن مین کچھ پانی دیدو کہ مین اس سے افطار کرلون مینے ایسا ہی کردیا پھر لوٹ کر جو آیا تو دیکھا کہ وہ عالم جاودانی کی طرف سدہار گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو یہ کہا ہے کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگون مین نہین کیا جنھون نے پہلی ہجرت کی تھی اور کہا ہے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی مراد ابو عمر کی پہلی ہجرت سے دو ہجرتون سے ایک ہجرت حبش ہے اور ایک ہجرت مدینہ کیونکہ انھون نے کہا ہے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ قول اسکے مخالف ہے جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اُنھون نے یہ نقل کیا ہے کہ انھون نے حبش کی طرف حضرت جعفر کے ساتھ ہجرت کی تھی ابن اسحاق کی مراد حبش کی پہلی ہجرت نہین ہے حبش کی طرف مسلمانون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی دوسری ہجرت مین حضرت جعفر تھے اور یہ بھی اُنکے ساتھ تھے پس ابو عمر کی نقل اور ابن مندہ اور ابو نعیم کی نقل مین موافقت ممکن تھی اگر ابو عمر یہ نہ کہتے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کی طرف ہجرت کی ہی نہین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت جو ابو عمر نے بیان کی ہے غلط ہے پس اس صورت مین انکا قول بھی صحیح ہو جائیگا اور کچھ اختلاف نرہیگا۔ صحیح یہ ہے کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہے جنھون نے حضرت جعفر کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن ہمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کرکے خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جنھون نے حبش کیطرف دوسری بار ہجرت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی عامر بن لوی سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزیٰ بن ابی قیس ابن عبد ود بھی تھے اور ایسا ہی سلمہ اور بکائی نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہے پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

(سمیہ نا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخمر۔ اہل عین سے ہین۔ شمار انکا اہل شام مین ہے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا اُنھون نے عبد اللہ ابن قرط ثمالی کو یہ روایت کرتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی کیون نہ ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح خلے مجمہ کے ساتھ کیا ہے۔ مگر ابو عمر نے حاے مہملہ اور اُسکے بعد دال روایت کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول غلط ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع انصاری - انسے یزید بن شیبان نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کے پاس بھیجا ہو حضرت نے فرمایا ہو کہ تم اپنے مراسم حج پر قائم رہو کیونکہ انکو تمنے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے میراث مین پایا ہو - بعض لوگ انکو یزید بن مربع کہتے ہین اور بعض زید بن مربع انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو اور یہی حدیث انسے روایت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو اسکے بعد والے تذکرہ مین لکھا ہو اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ وہین ہو گی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث - انصاری حارثی - احد اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے - اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی - یہ اور انکے بھائی عبدالرحمن جسر ابی عبید مین شہید ہوے - انکے دو حقیقی بھائی اور تھے ایک زید دوسرے مرارہ یہ دونون بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین مگر احد مین شریک نہین ہوے انکا باپ مربع بن قیظی منافق تھا اور اندھا تھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا باغ بند کر دیا تھا جب آپ احد جانے لگے تو مسلمانون کے منھ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اگر آپ نبی ہین تو میرے باغ مین نہ جائیے - یہ ابو عمر کا کلام تھا - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اُن دونون نے عبداللہ بن صفوان جمحی سے روایت کی ہو کہ انھون نے اپنے ایک مامون کو جنکا نام یزید بن شیبان تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے پاس بھیجا ہو الخ اور نیز انھون نے واقدی سے انھون نے عبداللہ بن یزید ہزلی سے انھون نے عبدالرحمن بن محمد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن مربع بن قیظی حارثی سے سنا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ چشمہ زمزم کے پاس تشریف لے گئے اور اُسکا پانی پیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ دونون حدیثین اسی تذکرہ مین لکھی ہین مگر ابو عمر نے پہلی حدیث پہلے تذکرہ مین لکھی ہو انھون نے انکو دو شخص قرار دیا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونون کو ایک کر دیا پہلے عبداللہ کا نسب اگر پورا بیان کیا گیا ہوتا تو ہمکو معلوم ہوتا کہ دونون ایک ہین یا دو واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع اور بعض لوگ انکو عبدالرحمن کہتے ہین - انسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو جب فتح کیا اسوقت آپ کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے پس آپنے مال غنیمت کے ایک ہزار آٹھ سو حصہ کر دیے پس سب لوگون نے میوون کو کھایا تو بخار مین مبتلا ہو گئے لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حکم دیا کہ مغرب اور عشا کے درمیان مین اپنے اوپر پانی ڈالین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

مزنی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکے والد کا نام مغفل تھا - انکی حدیث ابو معمر نے عبد الوارث سے انھون نے حسین معلم سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے عبد اللہ مزنی سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہین ایسا نہو کہ بدوی لوگ تمھاری نماز کے نام غلط کر دین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - یہ عبد اللہ مغفل کے بیٹے ہین اسمین کچھ شبہہ نہین اور یہ حدیث بھی انھین کی ہو واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مزنین - زید بن مزنین کے بھائی ہین - ابن عقبہ نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہی جو خاندان بنی حارث بن خزرج سے بدر مین شریک تھے اور ابن اسحاق نے زید کو اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے عبد اللہ کو انکے بھائی زید کے تذکرہ مین ضمناً بیان کر دیا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبیعہ باہلی - انکی حدیث شمل بن نعیم باہلی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مینے آپ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہین آپ کی پنڈلیان رکاب مین ایسی معلوم ہوتی تھین کہ گویا چھوہارے کے درخت کا گابھا مین آپکے پیرون سے لپٹ گیا (اتفاقاً) آپکے ہاتھ سے میرے کوڑا لگ گیا مینے کہا یا رسول اللہ قصاص ملنا چاہیے پس آپ نے اپنا کوڑا مجھے دیدیا (کہ لو تم بھی مجھے مار لو) پس مینے آپکی پنڈلی اور آپکے پیرون کو چوم لیا بعض لوگ انکو عبد اللہ بن ابی سقیہ کہتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعدہ - بعض لوگ انکو ابن سعود کہتے ہین فزاری ہین - انکا لقب صاحب الجیوش ہی کیونکہ یہ غزوۂ روم مین لشکرون کے سردار تھے - طبرانی نے معجم اوسط مین انکا نام لکھا ہی اور بعض لوگون نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین کیا ہی جنکا نام محقق نہین ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد بن بسہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے

عثمان بن ابی سلیمان سے انھون نے ابن مسعدہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی یا عصر کی دو رکعتین پڑھین اور سلام پھیر دیا تو آپ سے ذوالیدین نے کہا کہ نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ سچ کہتے ہین پس آپنے دو رکعتین اور پڑھ لین بعد اسکے سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے دو سجدہ سہو کئے سلیمان (راوی حدیث) نے بیان کیا ہے کہ ابن مسعدہ کا نام عبداللہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ اس حدیث کو ابن جریج سے سوا عبدالرزاق کے اور کسی نے روایت نہین کیا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا اور حافظ ابوالقاسم ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعدہ جنکو بعض لوگ ابن مسعود بن حکمہ بن مالک بن بدر فزاری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ عبداللہ بنی فزارہ کی قیدیون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ نے انکو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے حوالہ کردیا تھا انھون نے انکو آزاد کردیا تھا اور یہ دمشق مین رہتے تھے صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید بن معاویہ نے واقعہ حرہ مین دمشق کے لشکر کا سردار بنا کے بھیجا تھا۔ یہ مروان کی خلیفہ ہونے تک مقام جابیہ مین رہے یحیی بن عباد بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن مسعدہ نے حضرت ابن زبیر کی لڑائی مین بہت سختی کی تھی مصعب بن عبدالرحمن بن عوف نے انکی ران پر ایک وار کیا اور انکو زخمی کیا اور ابن ابی ذیع نے انکے دوسرے جانب سے انکو زخمی کیا پھر اسکے بعد یہ لڑائی کیلئے نہین نکلے یہانتک جنگ ختم ہوگئی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہے۔ ہذلی ہین۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے انکے والد مسعود نے زمانۂ جاہلیت مین عبد بن حارث بن زہرہ سے حلف کی دوستی کی تھی حضرت ابن مسعود کی والدہ ام عبد تھین بیٹی عبد ود بن سوا کی وہ بھی قبیلۂ ہذیل کی تھین۔

حضرت ابن مسعود بہت قدیم الاسلام تھے جب سعید بن زید اور انکی بی بی فاطمہ بنت خطاب نے اسلام قبول کیا اسیوقت یہ بھی مسلمان ہوئے تھے یعنی حضرت عمر کے اسلام سے بہت پہلے اعمش نے قاسم بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے تھے مین اسلام مین چھٹا شخص تھا اسوقت روی زمین پر ہم چھ آدمیون کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا انکے اسلام کا سبب یہ ہے جو ہم سے فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمی بن لہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے عاصم بن بہدلہ سے انھون نے زر سے انھون نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ مین سن تمیز کو پہونچا گیا تھا عقبہ بن ابی معیط کی بکریان چرا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ابوبکر بھی آپکے ہمراہ تھے حضرت نے مجھسے فرمایا اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے مینے عرض کیا ہان مگر مین امین ہون دے نہین سکتا حضرت نے فرمایا اچھا (دودھ ندد) کوئی بکری لے آ جو گابھن نہو چنانچہ مین ایک جوان بکری آپکے پاس لے گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پیر باندھ دیئے اور اس کے تھن پر ہاتھ

Marfat.com

پھیرنا شروع کیا اور دعا فرمائی یہانتک کہ اسکے دودھ اتر آیا پس ابوبکر ایک برتن لے آئے حضرت نے اس برتن مین اسکا دودھ دوہا اور ابوبکر سے فرمایا کہ پیو چنانچہ ابوبکر نے پیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر آپ نے مجھسے فرمایا کہ اسکے تھن کو چھوڑ دینے چھوڑا تو پھر ویسا ہی ہوگیا پس مینے کہا کہ یا رسول مجھے بھی یہ کلام سکھا دیجئے آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے ہو پس مینے آپ سے بلا واسطہ ستر سورتین قرآن کی یاد کین اس فضیلت مین میرا کوئی شریک نہین یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے مکہ مین علانیہ قرآن پڑھا ہمین علیہ اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے یحیٰی بن عروہ بن زبیر نے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے سب سے پہلے مکہ مین قرآن کو بالا علان پڑھا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود تھے (اسکی کیفیت یون ہی کہ) ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جمع ہوئے اور آپسمین کہا کہ قریش نے قرآن کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہین سنا کیا کوئی شخص انکو سنا سکتا ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا مین سنا سکتا ہون لوگون نے کہا ہمین تمھارے حق مین اندیشہ ہی ہم چاہتے ہین کوئی ایسا شخص ہو جسکا کنبہ قبیلہ ایسا ہو کہ کافر اگر اسکو مارنا چاہین تو قبیلہ کے لوگ اسکو بچالین حضرت ابن مسعود نے کہا اسکی فکر نہ کرو اللہ مجھے بچائے گا چنانچہ دوسرے دن چاشت کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود مقام ابراہیم مین پہونچے قریش اپنی مجلسون مین بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود جاکر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن علم القران اسی طرح برابر پڑھتے چلے گئے کافرون نے جو اسکو سنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ابن ام عبد کیا کہہ رہے ہین پھر بعض لوگون نے کہا یہ انھین جملون کو پڑھ رہے ہین جو محمد بیان کرتے ہین پس یہ سنتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت ابن مسعود کے منہ پر طمانچہ مارنے لگے مگر حضرت ابن مسعود برابر پڑھتے ہی چلے گئے یہانتک کہ جسقدر انھون نے پڑھنے کا ارادہ کیا جب اسقدر پڑھ چکے تو اپنے ساتھیون کے پاس لوٹ کر آئے انکے منہ پر طمانچہ کے نشان بنگئے تھے صحابہ نے کہا دیکھو اسی کا ہمین اندیشہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا خدا کی قسم یہ خدا کے دشمن میری نظر مین ایسے بے حقیقت کبھی نہ تھے جیسے اسوقت تھے اور اگر تم چاہو تو مین پھر کل ایسا ہی کرون صحابہ نے کہا نہین بس اسیقدر کافی ہی تمنے انھین وہ چیز سنا دی جس کا سننا وہ نہ چاہتے تھے۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعود اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے یہان رکھ لیا یہ حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے حضرت نے انسے کہدیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو تمکو اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہین چنانچہ برابر بغیر اجازت اندر جاتے تھے (اور آپکا ہر کام کرتے تھے) آپ کو جوتی پہناتے تھے اور آپکے ساتھ (کہین جانیکی ضرورت ہوتی تو) جاتے تھے کبھی آپ کے آگے آگے بھی چلتے تھے اور جب حضرت غسل کرتے تو یہ پردہ لیکے کھڑے ہوتے تھے اور آپ کو خواب سے بھی بیدار کرتے تھے صحابہ مین یہ صاحب السواد والسواک کے لقب سے مشہور تھے ہمین ابوالفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

سلہ لقب اسواک تھا کہ انکے پاس اس تکیہ گاہ ہر دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مستعمل تکیہ اور ایک مستعمل مسواک تھی ۱۲

Marfat.com

ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ادریس اور حفص نے حسن بن عبیداللہ سے انھون نے ابراہیم بن سوید سے انھون نے عبدالرحمن ابن یزید سے انھون نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب پردہ نہ پڑا ہو اور تم میری آواز سنو تو بس یہی تمھارے لئے اجازت ہے جبتک مین تمکو منع نہ کردون کہ تم برابر بے اجازت آیا جایا کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود نے دونون ہجرتین کی تھین حبش کیطرف بھی اور مدینہ کی طرف بھی اور دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی - بدر اور احد اور خندق اور بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ یرموک مین شریک ہوئے انھین نے ابوجہل پر وار کیا تھا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنت کی بشارت دی تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہین اور انسے مجاہد صحابہ کے حضرت ابن عباس اور ابن عمر اور ابوموسی اور عمران بن حصین اور ابن زبیر اور جابر اور انس اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور ابورافع وغیرہم نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے علقمہ اور ابووائل اور اسود اور مسروق اور عبیدہ اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد موصلی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفرج احمد بن عبدالباقی بن بطون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انھون نے ابورزین سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار مجھسے فرمایا کہ سورۂ نسا مجھے پڑھکر سناؤ مینے عرض کیا کہ مین بھلا کیا آپ کو پڑھکر سناؤن آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا مین اسبات کو دوست رکھتا ہون کہ کوئی دوسرا شخص پڑھے اور مین سنون چنانچہ مینے پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ اس آیت پر پہونچا فکیف[1] اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے ہمین ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان ابن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبید یعنی سری بن یحیی نے کوفہ مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے عبدالملک ابن عمیر سے انھون نے ربعی کے ایک غلام سے انھون نے ربعی سے انھون نے حضرت حذیفہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرو - اس حدیث کو سلمہ بن کہیل نے ابوالزعراء سے انھون نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے ہمین اسمٰعیل ابن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی (یعنی امام ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے بیان کیا

[1] تو تمہارا وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ بلائین گے اور اے محمد تمکو ان لوگون پر گواہ بنائین گے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن یوسف ابن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابوالاسود بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے حضرت ابوموسی سے سنا وہ کہتے تھے ہم اور ہمارے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین ہین کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ انکی اور انکے والدہ کی آمدورفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان بہت ہی نیز اسمٰعیل وغیرہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابواسحاق سے انھون نے عبدالرحمن ابن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حضرت حذیفہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ ہمین ایسے شخص کا پتہ دیجئے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے علم حاصل کرین اور حدیثین سنین انھون نے کہا کہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے قریب ابن مسعود ہین اور ہر آوردہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتے ہین کہ ابن مسعود سب سے زیادہ اللہ کے یہان مقرب ہین نیز اسمٰعیل وغیرہ کہتے تھے کہ ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صاعد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے منصور سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے حارث سے انھون نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اگر مین بغیر مشورہ کے کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا حضرت ابن مسعود کے فضائل مین سے یہ بھی ہے کہ وہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے معرکون مین شریک ہوئے منجملہ انکے ملک شام مین غزوہ یرموک مین شریک ہوئے اور اُسدن مال غنیمت انکے سپرد تھا۔ (یہ بھی ایک بہت بڑی فضیلت ہے کہ) انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ مین عمار بن یاسر کو حاکم بنا کے اور عبداللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کے بھیجتا ہون یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین منتخب ہین اہل بدر سے ہین تم لوگ انکی پیروی کرو اور انکے احکام کی اطاعت کرو انکی باتین سنو تمھارے لئے مینے عبداللہ بن مسعود کو اپنے سے زیادہ بہتر سمجھا ہے۔ ہمین ابن ابی جہنے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مغیرہ نے موسی کی والدہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین مینے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کسی کام کیلئے ابن مسعود کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا آپکے اصحاب نے عبداللہ کی پنڈلیون کو کمزور اور پتلا دیکھکر تبسم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے فرمایا کیون ہنستے ہو عبداللہ کا پیر ترازوی اعمال مین قیامت کے دن کوہ احد سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔ ہمین عمر بن محمد بن بجر دنے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر اور ابوالفضل باقلانی خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اعمش سے انھون نے حبہ بن جوین سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ایک دن حضرت علی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے کہا کہ ہم نے ابن مسعود سے زیادہ کسی کو خلیق اور تعلیم مین نرمی کرنے والا اور علم مجلس کا ماہر اور متقی نہین دیکھا

حضرت علی نے فرمایا کہ مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون بتاؤ کیا تم صدق دل سے ایسا کہہ رہے ہو لوگون نے کہا کہ ہان حضرت علی نے فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہ مین بھی ایسا ہی کہتا ہون بلکہ اس سے زیادہ - ابو وائل کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے (جمع قرآن کے وقت مشتبہ) مصاحف کو چاک کرا دیا اور یہ خبر حضرت عبد اللہ بن مسعود کو پہونچی تو انھون نے کہا کہ تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین کہ مین کتاب اللہ کا سب سے زیادہ عالم ہون حالانکہ مین سب سے بہتر نہین ہون اور باوجود اسکے اگر مجھے معلوم ہو جائی کہ کوئی شخص مجھسے زیادہ کتاب اللہ کا عالم موجود ہے اور وہان تک مین پہونچ سکتا ہون تو بیشک مین اسکے پاس جاؤن ابو وائل کہتے تھے کہ مین کھڑا ہو کر لوگون کو دیکھنے لگا کہ وہ کیا کہتے ہین مگر مینے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین کسی کو اسکا انکار کرتے ہوئے نہین سنا - زید بن وہب کہتے ہین کہ مین ایک دن حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے مین عبد اللہ بن مسعود آئے چونکہ وہ پستہ قامت تھے اس سبب سے اور لوگ جو بیٹھے ہوے تھے انمین چھپنے کے قریب ہو گئے حضرت عمرؓ نے جو انکو دیکھا تو مسکرائے پھر حضرت عمر انسے ہنس ہنسکر باتین کرنے لگے اور وہ کھڑے رہے بعد اسکے جب وہ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ شخص علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے حضرت ابن مسعود کے بیٹے عبید اللہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود کی عادت تھی کہ جب (رات کو) لوگ سو جاتے تو وہ (تہجد کیلئے) اٹھتے (ایک شب مین بھی جاگ پڑا) صبح تک مینے انکو گنگناتے ہوئے سنا جس طرح شہد کی مکھی گنگناتی ہے سلمہ بن تمام کہتے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعود سے ملاقات کی کہ ایک خواب سنئے مینے شب کو آپ کو خواب مین دیکھا اور (یہ دیکھا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچے منبر پر بیٹھے ہین اور آپ اُس منبر کے نیچے ہین حضرت یہ فرما رہے ہین کہ اے ابن مسعود میرے پاس آجاؤ تم نے میرے بعد بڑی بیمروتی اختیار کر لی حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ اے شخص خدا کی قسم کیا تو نے یہ خواب دیکھا ہے اُس شخص نے کہا ہان حضرت ابن مسعود نے فرمایا تو کیا تو مدینہ سے میرے جنازے کی نماز پڑھنے آیا ہے الغرض چند ہی روز کے بعد حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی - ابو طیبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی عیادت کیلئے حضرت عثمان بن عفان تشریف لیگئے حضرت عثمان نے پوچھا کہ تم کو کیا شکایت ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے گناہون کی حضرت عثمان نے پوچھا کہ تمھارا جی کسی چیز کو چاہتا ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت کو چاہتا ہے حضرت عثمان نے کہا کیا مین کوئی طبیب تمھارے لئے تجویز کر دون حضرت ابن مسعود نے کہا طبیب ہی نے تو مجھے بیمار بنایا ہے حضرت عثمان نے کہا مین تمھارا وظیفہ دلا دون حضرت ابن مسعود نے کہا مجھے اسکی کچھ ضرورت نہین ہے حضرت عثمان نے کہا تمھاری لڑکیون کے کام آئے گا حضرت ابن مسعود نے کہا کیا آپ میری لڑکیون کے محتاج ہو جانے کا اندیشہ رکھتے ہین حالانکہ مینے انھین حکم دیدیا ہے کہ وہ ہر شب سورہ واقعہ پڑھ لیا کرین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہر شب کو سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے کبھی اسکو فاقہ کی مصیبت نہو گی حضرت عثمان نے انکو وظیفہ دینے کیلئے اس سبب سے کہا کہ دو برس سے انکا وظیفہ حضرت عثمان نے بند کر دیا تھا جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی تو حضرت عثمان انکا وظیفہ حضرت زبیر کے پاس بھیجدیا انھون نے حضرت ابن مسعود کے وارثون کے حوالہ کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت ابن مسعود نے خود ہی وظیفہ بند چھوڑ دیا تھا بوجہ اسکے کہ انکو ضرورت نہ رہی تھی ایسا اور صحابہ نے بھی کیا تھا - اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے

Marfat.com

کہ جب حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ مین اپنے پاس بلایا وہ کوفہ مین تھے تو لوگ انکے پاس جمع ہوے اور کہا کہ آپ یہین رہیے ہم آپ کی حفاظت کرین گے کوئی شخص آپ کو ایذا نہ پہونچا سکیگا (آپ خلیفہ کا حکم نامنظور کر دیجئے) حضرت ابن مسعود نے کہا نہین انکی اطاعت میرے اوپر ضروری ہے دیکھو عنقریب کچھ فتنے فساد ہونگے مین نہین چاہتا کہ ان فتنون کا پیدا کرنے والا سب سے پہلے مین ہون الغرض انھون نے کسی کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس چلے آئے اور مدینہ ہی مین ۳۲ھ۔ ہجری مین وفات پائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گئے تھے جنت البقیع مین مدفون ہوے حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت زبیر نے پڑھائی تھی اور رات ہی کو دفن کر دیا تھا یہی انکی وصیت تھی یہانتک بیان کیا گیا ہے کہ انھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اسکی اطلاع نہین دی اسپر حضرت عثمان حضرت زبیر پر غصہ بھی ہوے حضرت ابن مسعود کی عمر وقت وفات ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ ۳۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو الدرداء کو انکے وفات کی خبر ملی تو کہنے لگے افسوس انھون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین چھوڑا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری نے ایک طویل حدیث فضائل ماہ رمضان مین مروی ہے بعض لوگون نے روایت مین انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہے مگر اکثر روایتین جو انسے منقول ہین نہین انکا نام نہین ہے (صرف ابن مسعود ہے) انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے کینیت کے باب مین انشاء اللہ تعالے انکا تذکرہ کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم ابو القاسم رفاعی نے عبداللہ والے ناموں مین انکا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی انکی روایت سے لکھی ہے جس کو سعید بن سلیمان نے عباد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن مسلم سے سنا وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو غلام اللہ تعالی کی عبادت بھی کرے اور اپنے مالک کی بھی تابعداری کرے اسکو دوہرا ثواب ملیگا۔ ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیب عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے محمد بن عباد بن جعفر سے انھون نے ابو سلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن مسیب اور عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے یہ لوگ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کہ مین ہمین فجر کی نماز پڑھائی اپنے نماز مین سورہ مومنون پڑھنا شروع کی یہانتک کہ جب حضرت موسی و ہارون و حضرت عیسی علیہم السلام کا ذکر آیا تو یکایک آپکو کھانسی

آنے لگی پس آپنے سجدہ کردیا انھون نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہی یہ سندان تینون سے ثابت ہی اور یہ تینون اس حدیث کو عبداللہ بن سائب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سطر کینیت ابو ریحانہ بعض لوگ انکا نام مسعون بتاتے ہین یہ قبیلۂ ازد کے ایک شخص تھے۔ مقام ایلیا (بیت المقدس) مین وعظ کہا کرتے تھے صاحب کشف وکرامات تھے انسے کریب بن ابرہہ نے اور ثوبان بن شہر نے اور ہیثم بن شفی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہی یہ ابو نعیم کا قول ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ قبیلۂ بنی تیسر سے ہین جو بنی ثعلبہ بن یربوع کی ایک شاخ ہی۔ شہر بن حوشب نے ابو ریحانہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سانس سے پیدا ہوتا ہی مومن کیلئے آتش دوزخ سے صرف آتا ہی حصہ مقرر ہی ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عمیر نے ضمرہ سے انھون نے ابن عطاء سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایکمرتبہ ابو ریحانہ کو دریا کا سفر پیش آیا دریا کی طغیانی سے انھین سخت تکلیف ہوئی تو انھون نے کہا اے دریا ٹھہر جا تو ایک حبشی غلام ہی پس وہ دریا ٹھہر گیا یہانتک کہ مثل روغن زیتون کے ہوگیا۔ ایکمرتبہ انکی سوئی گر پڑی انھون نے کہا اے میرے پروردگار مین تجھسے اصرار کے ساتھ کہتا ہون کہ میری سوئی مجھے واپس کردے پس وہ سوئی نمایان ہوگئی اور انھون نے اسکو اٹھا لیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بعض علما نے کہا ہی کہ عبداللہ بن سطر جنکی کنیت ابو ریحانہ ہی وہی شخص ہین جنکو لوگ مسعون ابو ریحانہ کہتے ہین یہ بیت المقدس مین وعظ کہا کرتے تھے صاحب کرامات تھے اور ایک دوسرے ابو ریحانہ ہین انکا نام بھی عبداللہ بن مشہور تابعی ہین بصرہ کے رہنے والے ہین حضرت ابن عمر اور حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہین ان دونون کا ذکر ائمہ محدثین نے مثل امام مسلم اور ابن ابی حاتم کے کیا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مطرف صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہی قبیلۂ ازد کے رہنے والے ہین انکی حدیث ہشام بن عمار نے رفدہ بن قضاعہ سے انھون نے صالح بن رافد قریشی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو حجاج نے کہا اسے قید کردو اور جو لوگ یہان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہون انسے مسئلہ دریافت کرو چنانچہ لوگون نے عبداللہ بن ابی مطرف سے یہ مسئلہ پوچھا انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دو حرام باتین ایک ساتھ کرے ایک ساتھ کرے اسکو تلوار سے دو ٹکرے کردو پھر لوگون نے حضرت ابن عباس کے پاس یہ مسئلہ لکھکر بھیجا انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ عبداللہ بن ابی مطرف تو کوئی شخص معلوم نہین ہوتے ہان عبداللہ بن مطرف بن عبداللہ بن حصین البتہ ایک شخص ہین اور یہ حدیث مرسل ہی روایت کی گئی ہی کہ حجاج کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو انھون نے

Marfat.com

کہا کہ اسکی گردن تلوار سے کاٹ دیجاے واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبد عوف زہری - سرزمین حبش مین پیدا ہوے اور وہین انکے والد نے وفات پائی اور انکی میراث انھین عبداللہ کو ملی ابن اسحاق نے کہا ہی کہ اسلام مین سب سے پہلے جس نے اپنے باپ کی میراث پائی وہ یہی ہین - ہمین ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے نامون مین بیان کیا ہی کہ خاندان بنی زہرہ سے مطلب بن ازہر بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بھی تھے اونکے ساتھ انکی بی بی رملہ بنت ابی عوف بن ضبیرہ بھی تھین - انسے سرزمین حبش مین یہ عبداللہ بن مطلب پیدا ہوے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ابوموسی نے کہا ہی کہ ہمارے بعض مشائخ نے بیان کیا ہی کہ یہ صحابی ہین انھون نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر (میرے) کان اور آنکھ کے قائم مقام ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی - اور ابن ابی حاتم رازی نے بھی انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین - ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن مطلب بن حنطب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے (ایک دن) ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر و عمر سامنے سے آئے حضرت نے فرمایا یہ دونون (دین کے) کان اور آنکھ ہین - ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی (امام ترمذی) تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکھکر (ایک دن) فرمایا کہ یہ دونون (دین کی) کان اور آنکھ ہین ابوعیسی نے کہا ہی کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا انھون نے انکا نام عبداللہ بن حنطب ہی بیان کیا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوے تھے حضرت نے انکی تحنیک[1] کی تھی جب اہل مدینہ نے زمانہ یزید بن معاویہ مین نبی امیہ کو مدینہ سے نکالدیا اور یزید کی بیعت توڑدی تو یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سردار تھے اور عبداللہ بن حنظلہ انصار کے سردار تھے جب واقعہ حرہ مین اہل شام کو اہل مدینہ پر فتح حاصل ہوئی تو یہ عبداللہ بن مطیع بھاگ کر مکہ مین عبداللہ بن زبیر سے جاملے اور انکے ساتھ پہلے محاصرہ مین شریک تھے جبکہ ان لوگون نے یعنی اہل شام نے واقعہ حرہ مین محاصرہ کرلیا تھا اور

[1] حضرت معلم تزکیہ مین صحابہ کا معمول تھا کہ جب کسی کے یہان بچہ ہوتا تھا تو اسکو حضور نبوی مین لیجاتے آپ اس بچہ کو گود مین لیتے دعا دیتے اور کھجور چباکر اپنے دہن مبارک سے اسکے منہ مین ڈالدیتے اسکو تحنیک کہتے ہین

یہ عبداللہ بن مطیع اُنھین کے پاس رہے یہانتک حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر کا مکہ مین عبدالملک بن مروان کے زمانہ مین محاصرہ کرلیا۔ پس اسوقت بھی عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہوکر مقابلہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎

انا الذی فررت یوم الحرہ ۔۔۔ والحر لایفر الا مرہ ۔۔۔ یاخذ الکرۃ بعد الفرہ ۔۔۔ لاجربن کرۃ بعرہ

اور عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر (رضی) کے ساتھ مقتول ہوے عبداللہ بن مطیع قریش کے بڑے بہادر اور مضبوط لوگون مین تھے۔ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے کون ایسا شخص ہو کہ جسکو بزرگی کا عہدہ چاہیے چھوٹا ہو یا بڑا دیا جاوے پھر اُسکو وہ قبول نکرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ عبداللہ بن مطیع ابن اسود قریشی خاندان عبلات سے ہین جو قبیلۂ بنی عدی کی ایک شاخ ہو۔ اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہو کہ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کرکے یہ بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن مطیع خاندان عبلات سے ہین ابن عمر کے گروہ سے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم کے اس قول کا کہ وہ خاندان عبلات سے ہین (کوئی) مطلب سمجھ مین نہین آتا اس لیے کہ عبلات تو اُمیہ صغری ابن عبد شمس کی اولاد کہلاتے ہین۔ اور وہ لوگ قبیلہ بنی عدی سے نہین ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ انکی کنیت ابو محمد ہو۔ یہ اور انکے بھائی عثمان بن مظعون ملک حبش مین ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور یہ اور انکی بھائی غزوۂ بدر مین شریک تھے واقدی نے لکھا ہو کہ انکی وفات ۳ھ ہجری مین ہوئی اُسوقت انکی عمر ساٹھ سال کی تھی ان سب بھائیون مین سے سوا قدامہ بن مظعون کے اور کسی سے کوئی حدیث مروی نہین ہو مظعون کے لڑکے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظفر۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ مینے ایسا ہی ان (کے نسب) کو ابوالحسن یعنے محمد بن قاسم فارسی کے کتاب موسوم بہ الاسباب الجالبہ للرزق مین پایا۔ اُسی کتاب مین ابوالحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے انھون نے ابوربیع سے انھون نے سلام بن سلیم سے انھون نے معاذ بن قرہ سے انھون نے عبداللہ بن مظفر سے روایت کرکے یہ بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی (اپنے بندون کو مخاطب کرکے) فرماتا ہو کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لیے تم (ہر کام سے) فارغ ہوجاؤ تو ہم تمھارے قلب کو غنا سے اور تمھارے دونوں ہاتھون کو رزق سے

؎ ہم وہی ہین جو کہ واقعہ حرہ کے دن بھاگ گئے تھے ؛ اور (حرہ یعنے) کرمی (سال بھر مین) ایک ہی دفعہ جاتی ہو ؛ لیا اچھی وہ بہادری اور لڑائی ہو جو کہ بعد فرار کے ہو ؛ پس آج ہم اپنی (اس) بہادری کی لڑائی کو اُس فرار کا عوض بنالے ہین ؛

Marfat.com

بھر دینگے۔ اے ابن آدم ہمسے دور نہو ورنہ ہم تمھارے قلب کو فقر سے بھر دینگے اور تمھارے دونون ہاتھون کو کامون مین مشغول کر دینگے ابو الحسن نے لکھا ہو کہ ہمنے اس (حدیث مین عبد اللہ بن مظفر ہی) کو اسی طرح (جسے راوی حدیث) پایا ہو مگر (فی الواقع) بات یہ ہو کہ راوی اس حدیث کے معاویہ بن قرہ ہین اور ابو یعلی یعنے احمد بن علی وغیرہ کو ابو ربیع سے ایسی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ سے اور انکو معقل بن یسار وسے یہ حدیث لی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری۔ انکا شمار اہل شام مین ہو انھون نے حمص مین سکونت اختیار کر لی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اس غاضرہ کے خاندان سے ہین جو قبیلہ قیس کی ایک شاخ ہو انسے جبیر بن نضیر نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین چیزین (ایسی) ہین کہ جس کسی نے اُن تینون کو کیا اُسنے ایمان کا مزا پا لیا (اول یہ کہ) اُسنے فقط اللہ کی عبادت کی اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین اور (دوسری بات) یہ کہ اسنے بطیب خاطر اپنے مال کی زکوۃ کو ادا کیا جو کہ ہر سال اُسپر واجب ہوا کرتی ہو۔ زکوۃ مین نہ اُسنے بوڑھے جانورون کو دیا اور نہ اسکو کہ جسمین کوئی داغ وغیرہ ہو۔ اور نہ موٹے تازے دیے [تملوگ اپنے متوسط اور درمیانی قسم کے مالون سے زکوۃ دیا کرو] اس لیے کہ اللہ عزوجل نے تمسے (زکوۃ مین) سب سے بہتر چیز طلب نہین کی اور نہ تم لوگون کو سب سے بری چیز دینے کا حکم دیا ہو اور (تیسری بات) یہ کہ اُسنے اپنے نفس کی زکوۃ ادا کی پس ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آدمی کے لیے اپنے نفس کی کیا زکوۃ ہو تو آپ نے فرمایا کہ نفس کی زکوۃ یہ ہو کہ آدمی جہان کہین ہو ہر جگہ یہی سمجھتا رہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ معبد بن قیس بن صخر کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے انکے بھائی معبد کے تذکرہ مین ضمناً لکھدیا ہو۔ انکے بھائی معبد غزوہ احد مین شہید ہوے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب اور بعض لوگون نے (انکے والد کا نام) مغیث بیان کیا ہو۔ مغیث کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتمر۔ یہ صحابی ہین انسے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہو۔ چنانچہ سلیمان کہتے تھے کہ عبد اللہ بن معمر میرے گھر پر اترے تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے پس انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے مجھکو یہ حدیث سنائی کہ دجال کے (آنیمین کوئی) شبہ نہین ہو وہ یقینی مشرق کی جانب سے نکلے گا اور لوگون کو اپنی عبادت کیطرف

Marfat.com

ملیگا پس (بعض) لوگ تو اُسکے تبع ہو جائینگے اور (بعض) لوگون سے مقاتلہ کریگا یہانتک کہ اُنپر بھی غالب آجائیگا ہمیشہ انکی یہی حالت رہیگی یہانتک کہ کوفہ مین پہونچ جائیگا اور اُن لوگون پر بھی غالب آجائیگا - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے والد کا نام معتم - تا اور میم مشدد دے کے ساتھ بیان کیا ہو اور ابو عمر نے معتمر - ر کے ساتھ بیان کیا ہو - مگر سمعون نے سلیمان بن شہاب کو انسے حدیث کا روایت کرنیوالا قرار دیا ہو - ابو عمر نے (یہ بھی) کہا ہو کہ مین انسے دجال کے سوا اور کوئی دوسری حدیث مروی نہین سمجھتا اور ابو عمر نے انکو کندی قرار دیا ہو بعض لوگون نے انکے والد کا نام مغنم غین اور نون کے ساتھ بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتم - یہ (جنگ) قادسیہ کے دن لشکر کے ایک جانب کے سردار تھے پھر عراق سے انکو سعد بن وقاص نے بمقام تکریت بھیجا (اُسوقت) انکے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ اور ربعی بن افکل بھی تھے تکریت مین بہت سے لوگ روم و عرب کے تھے پس (اللہ نے) تکریت کو فتح دی اُسکے بعد عبد اللہ بن معتم نے ربعی بن افکل کو نینوی اور موصل کی جانب (فتح کے لیے) بھیجا پس انھون نے ان دونون کو بھی فتح کر لیا تو عبد اللہ بن معتم نے موصل کا حاکم ربعی بن افکل کو بنا دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو خراج وصول کرنے کے لیے مقرر کر دیا - یہ قول ابن اسحاق کا ہو - اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ وہ شخص جنھون نے موصل کو فتح کیا انکو (حضرت) عمر بن خطاب نے موصل سے آگے فتح کے لیے بھیجا تھا انھون نے سنہ ۱۷ ہجری مین اُسکو فتح کیا و نیز اسمین بہت سے اقوال ہین عبد اللہ بن معتم اور زہرۃ بن حویۃ قادسیہ سے لیکر مدائن تک سعد بن وقاص کے آگے تھے ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام معتمر - ر کے ساتھ تھا اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگون نے معتم بغیر ر کے بیان کیا ہو واللہ اعلم - امیر ابو نصر نے بیان کیا ہو کہ جنکے والد کا نام معتم ضمہ میم (اول) اور تا اور میم مشدد دہ (ثانی) کے ساتھ ہو پس وہی عبد اللہ بن معتم ہین اور ابو زکریا یعنے یزید بن ایاس نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن معتم عبسی وہ ہین جنھون نے موصل کو فتح کیا تھا اور یہ سیف بن عمر سے (بھی) مروی ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معرض - باہلی - انھون نے یمامہ کے جانب کسی گاؤن مین سکونت اختیار کر لی تھی یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے مُنیبی اور ابن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو - عبد اللہ بن حمزہ یعنے ابو یمین باہلی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبد اللہ بن معرض باہلی نے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اونٹون مین کچھ حصہ مقرر کر دیا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیل - انصاری - یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھے انشاء اللہ تعالے ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین کرینگے

انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر عیسی۔ صحابی ہین یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے اہل بصرہ کی لڑائی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ):

ابن معیہ۔ سوائی ہین اس لیے کہ سواءۃ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہین۔ انھون نے زمانۂ جاہلیت پایا تھا۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ طائف کے محاصرہ مین شریک تھے۔ سعید بن مسیب طائفی نے ایسے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے طائف مین باب بنی سالم کے پاس آئے پس وہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے تاکہ آپ اُنکو پہچانین الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہی کہ عبد اللہ بن معیہ عامری کے تذکرہ کو بعض مشائخ نے صحابہ مین لکھا ہی۔ معیۃ۔ میم مضمومہ اور یا مشددہ اور ہا کے ساتھ ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغفل بن عبد غنم اور بعض لوگون نے عبد نہم بیان کیا ہی وہ بیٹے ہین عفیف بن اسحم بن ربیعہ بن عداء بن عدی بن ثعلبہ بن فدویب بن کے ذویب کا نام بعض نے دوید بیان کیا ہی۔ ذویب بیٹے ہین سعد بن عباء بن عثمان بن عمرو بن اد بن طانجہ کے معرتی ہین عثمان کی وہ اولاد جو کہ اُنکی بی بی مزینہ (کے بطن) سے ہین سب اپنی مان مزینہ بن کلیب بن وبرہ کی طرف منسوب ہین ہی عمرو بن اد چچا ہین تمیم بن مر بن اد کے۔ حضرت عبد اللہ اصحاب شجرہ سے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید تھی بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو عبد الرحمن تھی اور بعض کا قول ہی کہ انکی کنیت ابو زیاد تھی۔ انھون نے (پہلے) مدینہ مین سکونت اختیار کرلی تھی (بعد مین) پھر وہان سے بصرہ چلے گئے اور وہین جامع مسجد کے قریب ایک مکان بھی بنا لیا۔ عبد اللہ اُن اہل کتاب مین ہین کہ جنکے بارہ مین اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہی۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا وا عینہم تفیض من الدمع الایۃ[1] عبد اللہ بن مغفل اُن دس شخصون مین ہین جنکو حضرت عمر نے بصرہ مین مسائل دین کے تعلیم کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اور یہ عبد اللہ پہلے شخص ہین کہ شہر تستر کے دروازے مین داخل ہوے جسوقت کہ مسلمانون نے تستر کو فتح کرلیا۔ عبد اللہ بن مغفل نے بیان کیا ہی کہ جس درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرائی تھی مین اُس درخت کی شاخون سے بعض شاخ کو پکڑ کر آپ کے اوپر سایہ کیے ہوے تھا پس ہم سب نے آپ سے اسپر بیعت کی کہ (ہرگز لڑائی سے) نہین بھاگینگے۔ انھون نے

[1] ترجمہ۔ ان لوگون پر کچھ گناہ نہین ہی جو ای نبی (سفر جہاد کیلیے آمادہ ہوکر) تمھارے پاس آئین مگر تم اُنسے کہدو کہ میرے پاس کوئی جانور نہین ہی جو تمھین سواری کیلیے دون

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین - اور انسے حسن بصری اور ابو عالیہ نے اور عبید اللہ بن شجرہ کے دونون بیٹے مطرف اور یزید نے اور عقبہ بن صہبان اور ابو وائع اور معاویہ بن قرہ اور حمید بن ہلال وغیرہ سے احادیث روایت کی ہین - ہمین ابو فضل یعنے عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے جعفر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کہس نے ابن یزید سے انھون نے عبد اللہ بن مغفل سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے ایک آدمی کو خذف کرتے ہوے دیکھا تو اُس سے کہا کہ تم خذف نکرو اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہی - یا یون کہا کہ اسنے خذف کو ناپسند کیا ہی (تم چھوڑ دو) ورنہ مین تمسے ہرگز کوئی بات نکرونگا عبد اللہ ابن مغفل کی وفات بمقام بصرہ ۵۹ھ ہجری مین ہوئی اور ابو برزہ اسلمی نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اس لیے کہ انھون نے اسکی وصیت کردی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغنم - امیر ابو نصر نے بیان کیا ہی کہ مغنم جو فتح میم اور سکون غین اور فتح نون کے ساتھ ہی وہ عبد اللہ بن مغنم ہین یہ صحابی ہین اور نیز انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی اور انسے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہی اور انکی حدیث دجال کے بارہ مین مشہور ہی - انکا تذکرہ (امام) بخاری نے اپنی تاریخ مین کیا ہی - بعض لوگون نے انکے والد کا نام معتمر غین اور تا اور زے کے ساتھ بیان کیا ہی ابو عمر کو بھی اسی طرح ملا ہی - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث یا ابن معتب - عسکری نے انکا نسب ایسا ہی شک کے ساتھ بیان کیا ہی یحیی بن ایوب نے ولید بن ابی ولید سے انھون نے عبد اللہ مغیث سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ایک آدمی کے پاس سے گذرے کہ وہ کیھون فروخت کر رہا تھا پس اپنے اپنا دست مبارک اُسکے اندر ڈالکر دیکھا تو اندر سے بھیگا ہوا دیکھا پس آپنے یہ فرمایا کہ جس نے ہمین دھوکھا دیا وہ ہمسے نہین (یعنے اُسکا شمار ہماری امت مین نہین) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معبرہ - مغیرہ کی کنیت ابو سفیان ہی وہ بیٹے ہین حارث بن عبد المطلب کے قریشی ہین ہاشمی ہین - انسے سماک بن حرب سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی امت نہین گذری کہ جسمین ضعیف کا حق قوی سے بدون کسی طرح کی روایت پہونچنے کے نہ لیا ہوگا یہ حدیث عبد اللہ کے واسطے کے ساتھ اُنکے والد سے بھی مروی ہی - الغرض کوئی راوی ہوا تنا

Marfat.com

ضرور ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوکر آپکے ساتھ رہے ہون۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ پھر انکا تذکرہ عبداللہ بن ابی سفیان کے ذکر مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ بن معیقب۔ یہ حبش کے مہاجرون مین ہین۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے مختصراً کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو مغیرہ ہو۔ یشکری ہین۔ ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور ہمسے یحیی بن عیسی نے عمرو ابن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے [یہ شک اعمش کا ہو] روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی ایسا کام بتلا دین کہ جو مجھکو جنت کے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے ایسا ہی لکھا ہو۔ پھر انکا ذکر اس سے واضح طور پر عبداللہ یشکری کے تذکرہ مین کیا جائیگا اور نیز عبداللہ بن متفق کے تذکرہ مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن۔ مزنی۔ انسے ابن سیرین اور عبدالملک بن عمیر نے حدیث روایت کی ہو انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی نعمان وغیرہ کے تذکرہ مین لکھا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو نعیم نے یہ (بھی کہا ہو) کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے کیا ہو۔ مگر انسے کوئی حدیث روایت نہین کی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن متفق۔ انکی کنیت ابو متفق ہو۔ یشکری ہین اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ سلمی ہین کوفی ہین۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انسے انکے لڑکے مغیرہ نے حدیث روایت کی ہو۔ محمد بن حجادہ نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین کوفہ مین گیا۔ پس وہان ایک مسجد مین (نماز کے لیے) گیا اتفاقی اُس مسجد مین ایک شخص تھے جنکو لوگ ابن متفق کہا کرتے تھے تو وہ شخص بیان کر رہے تھے کہ میرے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے گئے تو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا اُسوقت آپ عرفات مین تھے پس مینے آپ کے حضور مین جانیکی بہت کوشش کی یہانتک کہ آپ کے پاس پہونچ گیا اُسوقت لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ تاکہ راستہ کھل جائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ تم (اُس) شخص کو پکارو معلوم اُسکی کیا حاجت ہو چنانچہ (مین) پہونچا اور مینے آپکی اونٹنی کی باگ کو تھام لیا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین وہ چیز آپ سے دریافت کرتا ہون

(اول تو یہ کہ) کون چیز مجھکو جہنم سے بچائیگی اور (دوسری بات یہ کہ) کون چیز مجھکو جنت مین داخل کریگی۔ اُسکے جواب مین آپنے فرمایا کہ اگرچہ تمنے مختصر بات پوچھی مگر درحقیقت بہت بڑی بات پوچھی (اچھا سنو اور) میری بات کو یاد کرلو جب وقت اللہ کی عبادت کرو تو اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور فرض نمازون کو ادا کرو اور زکوۃ واجبہ کو دیا کرو اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور تم اپنے ساتھ لوگون کے جس معاملہ کو اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم بھی لوگون کے ساتھ کیا کرو۔ اور اپنے ساتھ لوگون کے جس معاملہ کو بُرا سمجھتے ہو اُسکو تم بھی لوگون کے ساتھ نبرتو۔ اُسکے بعد انھون نے اونٹنی کی باگ چھوڑ دی اور اس حدیث کو اسحاق اور یونس اور اسرائیل یعنے مغیرہ کے دونون بیٹون نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ پھر عبداللہ اشکری کے تذکرہ مین کیا جائیگا مگر سب ایک ہی ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن منیب۔ ازدی۔ حسین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد بن یوسف قربانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حارث بن عبیدہ بن ریاح غسانی نے اپنے والد عبیدہ سے انھون نے منیب بن عبداللہ ازدی سے انھون نے عبداللہ بن منیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کل یوم ھو فی شان پس ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شان کیا ہے تو آپ نے جواب دیا (وہ یہ ہے کہ) گناہون کو معاف کرتا ہوا اور سختی و تکلیف کو دور کرتا ہوا اور کسی قوم کو عزت دیتا ہوا اور کسی قوم کو پستی مین ڈالتا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی میسرہ اور بعض نے انکو فقط میسرہ بیان کیا ہے یہ بیٹے ہین عوف بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کے ساتھ واقعہ دار کے دن مقتول ہوے۔ انکو عدوی نے ذکر کیا ہے مگر انکے صحابی ہونے مین اور انکی روایت مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنی سباق وہ لوگ ہین جنھون نے پہلے مکہ مین بنا دت کی تھی پس انھون نے قریش کے بہت سے لوگون کو ہلاک کر دیا تھا۔ قبیلہ بنی سباق کے کل آدمی سوا سے ان اہلبیت کے جو ہمین مین تھے مخالفت مین پڑ گئے تھے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشح۔ حصری۔ انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے صحابہ مین کیا ہے۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ حمصی ہین اور انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوحیوہ نے سعید بن سنان سے انھون نے شریح بن کسیب سے انھون نے عبداللہ بن ناشح سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین لوطیہ کی ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک رہیگی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی - ابواحمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ ناشح حا کے ساتھ ہی اور مینے ایسا ہی ان لوگون کے سامنے پڑھکر سنایا ہی کہ جو لوگ اُنکے نام سے زیادہ واقف تھے اور بعض لوگون کا یہ قول ہی کہ ناشیخ خا یا جیم کے ساتھ ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نُحَام - اور بعض لوگ ابن نحمار کہتے ہین - ربیع بن صبیح نے حسن (بصری) سے انھون نے عبداللہ بن نُحَام سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایک دن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور سفید ہوکر گھاس کی طرح (کمزور) ہوگئے تھے حضرت نے فرمایا اے ابن نُحَام کیا مین تمھارے اس بڑھاپے کی فضیلت مین ایک حدیث تمسے بیان کرون مینے عرض کیا کہان یارسول اللہ آپ مجھے فرمایا اے ابن نحام اللہ عزوجل بوڑھے آدمی سے قیامت کے دن آسانی کے ساتھ حساب لیگا بعد اسکے اعمال نامہ اسکا رضوان (داروغۂ جنت) کو دیدیگا اور فرمائیگا کہ میرا بندہ جب جنت مین پہونچ جاے اور ہول قیامت کو بھول جاے تو یہ اعمالنامہ اُسکو دینا جب وہ اسکو پڑھے اور اسکا رنگ متغیر ہونے لگے تو اس سے کہنا کہ رنجیدہ نہو تیرا پروردگار بزرگ برتر فرماتا ہی کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہی کہ اس اعمالنامہ کے ساتھ تجھسے ملاقات کرون چنانچہ مینے یہ سب خطائین تیری معاف کردین - چنانچہ جب کوئی بوڑھا آدمی جنت مین جاتا ہی تو رضوان اعمالنامہ لیکر اسکے پاس جاتا ہی جب وہ بوڑھا اُس اعمالنامہ کو پڑھتا ہی اور اسکا رنگ متغیر اور قلب بے چین ہونے لگتا ہی تو رضوان اس سے کہتا ہی کہ تیرا پروردگار بزرگ تجھسے فرماتا ہی کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہی کہ اس اعمالنامہ کے ساتھ مین تجھے ملون لہذا مینے تیری خطائین معاف کردین - اے ابن نحام اللہ عزوجل مسلمان کے بوڑھاپے سے شرم کرتا ہی اور یہ شرم بہ نسبت اس شرم کے زیادہ ہوتی ہی جو بندہ اللہ عزوجل سے کرتا ہی - اس حدیث مین بجاے نحام کے تمام مقامات مین نحمار بھی روایت کیا گیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف انکا نام ہی ذکر کیا ہی اور حدیث لکھدی ہی (انکے والد کا نام نہین بیان کیا) انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نصر سلمی - انسے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا جس مسلمان کے

Marfat.com

تین لڑکے مرجائین اور وہ ثواب سمجھکر صبر کرے تو وہ لڑکے اُسکے لیے دوزخ سے سپر بن جائینگے ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرے ہون آپ نے فرمایا دو لڑکے (مرے ہون) تب بھی (یہی ثواب ہی)۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ ایک مجہول شخص ہین سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی معلوم نہین ہوتی۔ انکو لوگون نے صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر اس مین کلام ہو بعض لوگ انکو محمد کہتے ہین اور بعض ابو النضر کہتے ہین یہ سب اختلافات امام مالک کے شاگردون نے کیے ہین مگر ابن وہب نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہو اور وہ عبد اللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ۔ کنیت انکی ابو برزہ ہی۔ اسلمی ہین۔ انکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہو۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ عبد اللہ یا مامون مین کیا ہو اور واقدی سے مروی ہو کہ انکے بیٹے کہتے تھے کہ انکا نام عبد اللہ بن نضلہ ہو ابن شاہین نے کہا ہو کہ انکے بیٹے سے زیادہ انکا علم کسے ہو سکتا ہی۔ ہم عنقریب انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کنیت کے باب مین بھی کرینگے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ۔ قبیلۂ بنی عدی بن کعب سے ہین قریشی ہین۔ مہاجرین حبش سے ہین۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جن لوگون نے حبش کی طرف حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کی تھی انمین عبد اللہ بن نضلہ بھی تھے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے تھے قریشی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ غلطی ہو علماے مغازی نے خواہ زہری ہون خواہ ابن اسحاق کسی نے اس بات مین اختلاف نہین کیا کہ انکا نام عمر بن عبد اللہ بن نضلہ ہو۔ انکا تذکرہ عمر کے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ کنانی۔ فریابی نے سفیان ثوری سے انھون نے عمر بن سعید سے انھون نے عثمان بن ابی سلیمان سے انھون نے عبد اللہ ابن نضلہ کنانی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر و عمر کی وفات ہوئی اسوقت تک مکہ کے بازار فروخت نہ کیے جاتے تھے۔ اسکو معاویہ بن ہشام نے عمر سے انھون نے عثمان سے انھون نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انھون نے علقمہ بن نضلہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی۔ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بلدمہ بن فغاس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی - ابن ہشام نے کہا ہو کہ بلدمہ کی ب کے کو ضمہ اور لے کے بعد ذال منقوطہ ہی - یہ عبداللہ ابو قتادہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عبداللہ بدرین اور احد مین شریک تھے یہ ابن اسحاق اور ابوموسیٰ کا قول ہی - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نام نعمی تھا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا - اسکو ابواسحاق نے براء سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم اشجعی - یہ سفر خیبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے - انکا تذکرہ بغوی نے اسی طرح لکھا ہی مگر انکی کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم - انصاری - عاتکہ بنت نعیم کے بھائی ہین صحابی ہین - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن نحام - انسے حضرت ابن عمر کے غلام نافع اور ابوالزبیر نے روایت کی ہی - معلی بن اسد نے حرب بن ابی العالیہ سے انھون نے ابوالزبیر سے انھون نے عبداللہ بن نعیم سے اسی طرح روایت کیا ہی معلی نے کہا ہی کہ حرب کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک ایک عورت کا گذر اس طرف سے ہوا پس آپ ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس گئے اور قضاے حاجت کے بعد اسکے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص تم مین سے کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بی بی کے پاس چلا جاے کیونکہ عورت شیطان کی صورت مین آتی ہی اور شیطان کی صورت مین جاتی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی - اور ابونعیم نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابن ابی الحسین سے انھون نے معلی بن اسد سے انھون نے حرب سے انھون نے ابوالزبیر سے انھون نے عبداللہ بن نعیم سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ معلی نے اسی طرح بیان کیا ہی اور کہا ہی صریح غلط ہی کیونکہ معلی بن اسد اور معلی بن مہدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس حدیث کو ابوالزبیر سے انھون نے جابر سے روایت کیا ہے اور معقل نے بھی ابوالزبیر سے انھون نے جابر سے اسی طرح روایت کیا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل - ابوموسی نے کہا ہو کہ بہت لوگون نے انکے والد کا تذکرہ ردیف نون مین لکھا ہو اور ابو عبداللہ ابن مندہ نے ذیل بامع الغین مین انکے والد کا نام لکھا ہو اور کہا ہو کہ صحابی ہین مگر انکی حدیث روایت نہین کی عبداللہ بن سالم نے سلیمان بن سلیم ابی سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن نفیل کنانی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ جسمین اللہ مبارک و تعالیٰ حکم دیکر فارغ ہو گیا ہو (اول تو) یہ کہ کوئی بغاوت نہین کرتا اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہو کہ اے لوگون خبردار ہو جاؤ کہ تم لوگون کی بغاوت کا ثمرہ تمھین لوگون کے نفس پر عاید ہوتا ہو اور (دوم) یہ کہ کوئی کسی پر مکر و فریب نہین کرتا ہو - (بلکہ اپنے ہی نفس پر کرتا ہو) اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہو کہ بُرا مکر نہین گھیرتا ہو مگر اُسکے اہل و عیال ہی کو اور (سوم) یہ کہ عہد شکنی نہین کرتا ہو اس لیے کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہو کہ جس کسی نے کسی کے ساتھ عہد شکنی کی اُسنے (گویا) اپنے ہی نفس کے ساتھ عہد شکنی کی - ابن ابی عاصم نے کہا ہو کہ یہ حدیث جو سلیمان بن سلیم کی سند سے بیان کی گئی ہو یہ غلط ہو (فی الواقع) وہ سلمہ بن نفیل ہو - غلطی سے سلیمان بن سلیم بیان کیا گیا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی نملہ - انصاری - عقیلی نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو - انکی روایت مشہور ہو - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب - قریشی ہاشمی - انکی کنیت ابومحمد تھی - واقدی نے بیان کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہو مگر انھون نے آپ سے کوئی روایت نہین کی ہو - یہ (حضرت) معاویہ کے زمانہ مین مدینہ منورہ کے قاضی بنائے گئے تھے انکو مروان بن حکم نے قاضی بنایا تھا - ایک قول کے مطابق یہی شخص ہین جو مدینہ مین قاضی بنائے گئے - انکی صورت شباہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھی - انکی وفات ۸۴ھ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ واقعہ حرہ کے دن ۶۳ھ ہجری مین شہید ہوے اور بعض نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی تھی یہ چچا تھے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث کے جو کہ یہ کے لقب سے ملقب تھے - انکا ذکر پہلے گذر چکا ہو - الکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک - یہ مالک بن جسل کی اولاد مین ہین - انکا تذکرہ ابن داب نے صحابہ مین لکھا ہو - اور کہا ہو کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی بیض اور محارب بن فہر کے پاس بھیجا تھا تاکہ اُن لوگون کو دعوت اسلام دین -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاد- انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے (کتاب) وحدان مین لکھا ہی- ابونعیم نے انکے تذکرہ مین لکھا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین شبہہ ہی- عبداللہ بن عمرو محمی نے عبداللہ بن ہاد سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا مین یہ مانگتے تھے کہ اللہ میرے مجھکو ثابت قدم رکھ اس بات سے کہ (حق سے) جاؤن اور میری ہدایت کرتا کہ گمراہ نہونے پاؤن اور اے اللہ میرے جیسا کہ تو میرے اور میرے قلب کے درمیان مین حائل ہو گیا ہی ویسا ہی تو میرے اور شیطان اور شیطانی کامون کے درمیان مین حائل ہو جا- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی - یہ بھائی ہین شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب کے ضباب کا دوسرا نام سلمہ ہی وہ بیٹے ہین ربیعہ بن حارث بن کعب کے حارثی ہین اس لیے کہ یہ قبیلۂ بنی حارث بن کعب بن مذحج کی ایک شاخ سے ہین - یزید بن مقدام بن شریح بن ہانی نے اپنے والد مقدام سے انھون نے اپنے والد شریح سے انھون نے اپنے والد ہانی بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (میرے یہان) تشریف لائے اور یہ پوچھا کہ تمھارے کے لڑکے ہین مینے عرض کیا کہ تین یعنے شریح اور عبداللہ اور مسلم تو آپنے یہ فرمایا کہ ان سب مین بڑا کون ہی تو مینے عرض کیا کہ شریح تو آپنے یہ فرمایا کہ جاؤ تمھاری کینت ابو شریح ہی- امام بخاری نے انکے تذکرہ کو اُن لوگون مین بیان کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیب بن اُہیب بن سحیم بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ- کنانہ لیثی- یہ (قبیلۂ) عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ (قبیلہ) بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے- یہ خیبر کے دن شہید کیے گئے- ہمین عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام مین جو (واقعہ) خیبر کے دن شہید ہوے یہ بیان کیا ہی کہ (قبیلہ) بنی سعد بن لیث سے عبداللہ بن قلان ابن وہیب بن سحیم تھے جو کہ (قبیلہ) بنی اسد کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجہ تھے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کینت ابو ہریرہ تھی - یہ برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رہا کرتے تھے- انکے اور انکے والد کے نام مین بہت سا اختلاف ہی چنانچہ کچھہ اختلاف گذر چکا ہی اور کچھہ آیندہ آویگا انشاء اللہ تعالی ہم کینت کے باب مین اسکا

Marfat.com

تصنیف کرینگے اسلئے کہ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہراج حنفی۔ ابراہیم بن منذر خزامی نے ہاشم بن عطفان سے انھون نے عبداللہ بن ہراج سے روایت کرکے بیان کیا اور عبداللہ بن ہراج نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھکر) یہ فرمایا کہ یہ اسلام کا خضاب ہے اور ایک شخص سرخ رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آنحضرت کی خدمت مین آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ مدنی نے ہاشم سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر انھون نے عبداللہ بن ہراج کے واسطے سے انکے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عثمان بن عمرو۔ قریشی تیمی۔ یہ زہرۃ بن معبد کے دادا تھے۔ اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے یہ کہا ہے کہ عبداللہ بن ہشام بن زہرۃ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی والدہ زینب تھین جو کہ حمید بن زہیر بن حارث اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی لڑکی تھین۔ ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے محمد بن اسمٰعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوعقیل یعنی زہرۃ بن معبد نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کرکے بیان کیا اور عبداللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن ہشام کو اونکے والدہ زینب بنت حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئین اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو بھی بیعت کرلیجئے تو آپنے یہ فرمایا کہ یہ تو (ابھی) بچہ ہے اسکے بعد آپنے اسکے سر پر اپنا دست مبارک پھیر دیا اور اسکے لئے دعا برکت کی اور انکی والدہ سے یہ فرمایا کہ تم اپنے جمیع اہل کیجانب سے ایک قربانی کردو۔ انکی پیدائش ۳۴ھ ہجری مین ہوئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن عبداللہ بن ہمام ثقفی۔ انکا شمار اہل مکہ مین ہے ان سے عثمان بن عبداللہ بن اسود نے یہ روایت کی ہے کہ یہ (ایکدفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قریب تھا کہ مین صدقہ کے ایک اونٹ یا ایک بکری کیوجہ سے قتل کیا جاؤن۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے صدقہ کی جو چیز لی تھی اگر فقرا مہاجرین کو نہ دیتے تو (ضرور) ایسا ہی ہوتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث ان لوگون کے نزدیک مرسل ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال۔ مزنی۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بکر بن عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن ہلال مزنی سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر باش تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (آپ فرماتے تھے) میرے بعد کسی کیلئے یہ جائز نہین کہ حج کیلئے احرام باندھے اور (یوم نح) کو عمرہ کے عوض فسخ کردے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد ہلالی۔ انکو بعض لوگون نے انصاری بیان کیا ہی۔ زید بن حباب نے بشیر بن عمران قبائی سے انھون نے عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھکو میری والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئین اور یہ عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ اس بچہ کیلئے اللہ سے دعا کردین تو آپنے مجھپر اسقدر شفقت کی کہ اپنے دست مبارک کو میرے سر پر رکھا یہانتک کہ مجھکو آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک بھی محسوس ہوئی اسکے بعد آپنے میرے لئے دعا کی اور میری والدہ سے فرمایا کہ تم اس کو لیجاؤ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکو انکے والد آنحضرت کی خدمت مین لے گئے تھے اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند۔ انکی کنیت ابو ہند ہی۔ انصاری ہین بیاضی ہین ان سے جابر نے خمر کے برتنون کے متعلق حدیث روایت کی ہی بغوی نے انکا نام ایسا ہی بیان کیا ہی ان کا ذکر ابن مندہ نے کنیت کے باب مین کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الہشیم بن عبداللہ بن الحارث بن سیبان بن مرۃ بن سفیان بن مجاشع بن دارم۔ تیمی۔ انکا نام پہلے عبداللات تھا تو (بعد اسلام کے) نبی صلی علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انکا تذکرہ ابو قاسم رفاعی نے شاعرین صحابہ مین لکھا ہی۔ عبدالملک بن ساریہ کعبی نے کہا ہی کہ مینے عبداللہ بن واقد سے سنا ہی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خون مین بھی قسم لی جاتی تھی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن بودان۔ یہ صحابی ہین۔ غزوہ احد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکے بعد انکی اولاد باقی تھی انکے بھائی عبدالرحمن بن وائل ہین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعۃ بن حرام - انصاری - یہ صحابی ہین انکو ابوحاتم رازی نے صحابہ مین ذکر کیا ہی - ابومعشر نے سعید مقبری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ودیعہ سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا مثل غسل جنابت کے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابن عجلان نے مقبری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن ودیعہ سے انھون نے ابوذر سے روایت کرکے بیان کیا ہی اور ابن ابی ذہب نے سعید سے انھون نے اپنے والد - ابن ودیعہ سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے اس حدیث کو بیان کیا ہی یہی صحیح ہی - ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وداح - ان کا ذکر طبرانی اور انکے مابعد کے لوگون نے کیا ہی - عبدالرحمن بن جبیر بن نضیر نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن وداح قدیم الاسلام تھے صحابی تھے ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکدفعہ) فرمایا کہ قریب ہی کہ تم لوگون پر کوئی جوان مرد بنایا جاویگا پس اوسکی قوم مطیع ہوجائے گی وہ قوم کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق ہوگا اور اوسکی سواریان سفید ہونگی جب حاکم ان لوگون پر کوئی حکم کریگا تو (فوراً) حاضر ہوجائین گے - پس اسکے بعد ہی عبداللہ بن وداح کسی شہر کے حاکم بنائے گئے تو دہقانی کی قوم جوق جوق اونکے پاس آنے لگی کہ جسکے سر کے موخر جانب تعلق تھا اور اوسکی سواریان سفید تھین پس جب عبداللہ اون پر کوئی حکم نافض کرتے تو فوراً وہ لوگ حاضر ہوجاتے اسوقت عبداللہ (بیساختہ) یہ کہتے کہ سچ کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی - عامری قریشی یہ ابن سعد کے ساتھ مشہور تھے اسلئے کہ انھون نے قبیلہ بنی سعد بن بکر مین دودھ پیا تھا بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہی عبداللہ بن عمرو بن وقدان اور انکا تذکرہ اپنے موقع پر گذر گیا ہی - اہل شام کے بڑے بڑے تابعی ابوادریس اور عبداللہ بن یزید اور مالک بن یخامر نے ان سے حدیث روایت کی ہی - ہمین ابوقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ نے اپنے سند کے ساتھ احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسیٰ بن مسادر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ولید نے عبداللہ، علا ابن زبر سے انھون نے بسر بن عبداللہ سے انھون نے عبداللہ بن وقدان سعدی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سب وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے پس سب اپنی اپنی حاجت درخواست پیش کرنے لگے - مین سب کے اخیر مین

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو مینے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بہت آدمیون کو چھوڑ کر آیا ہون وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ اب ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو آپنے یہ جواب دیا کہ جبتک کفار مقتول نہون گے ہجرت ہرگز منقطع نہو گی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے انکے والدین ولید خالد سے بڑے تھے اور ان سے اسلام لانے مین مقدم تھے۔ اِن عبداللہ کا بھی نام (پہلے) ولید بن ولید تھا پس جب یہ اپنے صغیر سنی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی تو انھون نے عرض کیا ولید بن ولید۔ اسپر آپنے فرمایا کہ قریب ہی کہ بنی مخزوم ولید (نام کو) لازم کرلین پس تم اپنا نام عبداللہ رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اسدی۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے واقعات مین روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ابو ثواب بن زید نے جو قبیلۂ بنی سعد بن بکر کی شاخ بنی ناضرہ کے ایک شخص تھے (حنین کے دن) یہ اشعار کہے تھے۔

الا[1] ہل اتاک ان غلبت قریش ۔۔۔ ہوازن والخطوب لہا شروط ۔۔۔ وکنا یا قریش اذا غضبنا
یجئی من انعضاب دم عبیط ۔۔۔ وکنا یا قریش اذا غضبنا ۔۔۔ کان الوفنا فیہا سعوط ؛
فاصبحنا تسوقنا قریش
سیاق العیر یحدوہا النبیط

اسکے جواب مین عبداللہ وہب نے جو قبیلۂ بنی اسد کی شاخ بنی غنم کے ایک شخص تھے یہ اشعار کہے۔

---

[1] ترجمہ کیا تم نے کبھی سنا ہی کہ قریش قبیلۂ ہوازن پر غالب آگئے (جو آج تم اسکی آرزو رکھتے ہو) ایسے ایسے کامون کے لئے بڑے ہونے چاہئین ؛ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمکو غصہ آتا تھا تو مارے غصہ کے تازہ خون (ہمارے جسم سے) ٹپکنے لگتا تھا ؛ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمکو غصہ آتا تھا تو (بے باکی کی یہ حالت ہوتی تھی کہ) گویا ہماری ناک مین ناس ہے ؛ مگر اب یہ حالت ہے کہ قریش ہم کو اس طرح ہانکتے ہین جیسے قافلہ ہانکا جاتا ہی اور قبیلہ نبیط کا شتربان حدا پڑھتا ہی۔

Marfat.com

بشرط[1] الله نضرب من لقینا — کافضل ما لقیت من الشروط — وکنا یا ہوازن حین نلقے — نبل الہام من علق عبیط
یجمعکم و جمع بنی قسی — نحک البرک کالورق الخبیط — اصبنا من سراتکم وملنا — نقتل فی المبائن والخلیط
فان یک قیس غیلان غضابا — فلا ینفک یرغمہم سعوطی

ایسا ہی اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر انھون نے انکو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم سے گردانا ہے اور اسکو ابن ہشام نے بکائی سے نقل کرکے (بھی) بیان کیا ہے انھون نے یون کہا ہے کہ ان اشعار کا جواب عبداللہ بن وہب نے دیا جو کہ قبیلہ بنی اسید کی شاخ بنی تمیم سے تھے واللہ اعلم۔ اُسید۔ ضمہ ہمزہ اور فتح سین اور تشدید یا کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب۔ دوسی۔ انکی کنیت ابو حارث تھی۔ یہ مدینہ منورہ مین قبیلہ دوس کے اُن ستر سوارون کے ساتھ گئے تھے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور یہ پھر وہان سے لوٹ کر (بمقام) سراۃ چلے آئے۔ انکے بہت سے باغات تھے انکے لڑکے حارث مدینہ ہی مین رہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ یہ عبدالرحمن کے والد مغرا کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ اکبر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن زمعۃ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی۔ انکی والدہ زینب ہین جو کہ شیبہ بن ربیعۃ بن عبد شمس کی لڑکی ہین۔ قریشیہ ہین۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ انکے تذکرہ مین ہمارے بعض اصحاب نے یحیی بن عبداللہ بن حارث سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو سعد بن عبادہ نے یہ عرض کیا کہ ہمنے قریش کی عورتون مین وہ چیز نہ دیکھی جو کہ بھلائی مین شمار کی جائے تو اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کیا تمنے بنی امیہ بن مغیرہ کی لڑکیون کو دیکھا ہے کیا تمنے قریبہ کو دیکھا ہے کیا تمنے ہندہ کو دیکھا ہے ضرور تمنے انھین کو دیکھا ہوگا ان لوگون کو اپنے باپ بیٹون کی مصیبت پہونچی ہے۔ بعض کہنے والون نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے اس لیے کہ انکے والد ابن مسعود سے روایت کرکے حدیث بیان کرتے ہین اور وہ بھتیجے ہین عبداللہ بن رفعہ بن اسود کے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوگی تو یہ واقعہ حجاب ہونیکے قبل کا ہوگا ورنہ یہ حدیث منکر ہے اسکا صحیح ہونا ثابت نہین۔ عبداللہ واقعہ جمیل کے دن شہید ہوے یا واقعہ دار کے دن۔

---

[1] ترجمہ خدا کی مدد سے ہم اپنے حریف کو مارینگے اور ایسا مارینگے کہ بڑا بہادر سے بہادر بھی ویسا ہی ماریگا ؛ اے اہل ہوازن جب ہم کسی سے مقابلہ کرتے ہین تو اُسکے سر کو خون سے تر کر دیتے ہین ؛ ہمنے تمھارے بہت سے سردارون کو قید کیا اور تمھارے دوست احباب کو بھی قتل کیا ؛ پس اب اگر قبیلہ قیس غیلان کے لوگون کو غصہ آیا ہے تو میری ایک چھینک انکو ذلیل کر دیگی ۱۲۔

Marfat.com

اسکو زبیر نے کہا ہو۔ انکی اولاد کا سلسلہ سوائے لڑکیون کے انکے بعد منقطع ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر۔ عبسی۔ یہ عمار بن یاسر کے بھائی ہین انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی عمار کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا۔ یاسر اور یاسر کے لڑکے عبداللہ دونون مکہ ہی مین مسلمان ہو کر مرے۔ یہ سب سابقین اسلام مین تھے اور اُن لوگون مین تھے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ عذاب و مصیبت مین ڈالے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یامیل۔ انکے تذکرہ کو فقط ابن عقدہ نے لکھا ہو۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور ایمن بن نائل سے ان دونون نے عبد اللہ بن یامیل سے روایت کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مینے سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے کہ جسکا مین ولی ہون اُسکے ولی علی (بھی) ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بربوعی۔ انکا نسب معلوم نہین۔ عطوان بن مسکان ضبی نے حجرہ بنت عبد اللہ بربوعیہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد بعد اسکے کہ مینے اپنہ صدقہ کے اونٹ کو واپس کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری اس لڑکی کے لیے آپ دعا کر دین تو آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور میرے لیے دعا کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہوا۔ ابو عمر نے انکے تذکرہ کو انکی لڑکی حجرہ کے تذکرہ مین لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حصن بن عمرو بن الحارث بن خطمۃ بن جشم بن مالک بن الاوس۔ انصاری۔ اوسی خطمی۔ انکی کنیت ابو موسی تھی۔ یہ کوفہ مین رہ گئے تھے اور وہین ایک مکان بنا لیا تھا اور یہ غزوہ حدیبیہ مین شریک تھے اسوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی اور غزوہ حدیبیہ کے مابعد کے غزوون مین بھی شریک تھے انکو عبد اللہ بن زبیر نے کوفہ کا عامل بنا دیا تھا۔ اور یہ (حضرت) علی بن ابی طالب کے ہمراہ واقعہ جمل اور صفین اور نہروان مین شریک تھے انسے انکے لڑکے موسی نے اور عدی بن ثابت انصاری نے جو کہ انکے نواسہ تھے اور ابو بردہ بن ابی موسی نے اور شعبی نے جو کہ انکے کاتب تھے حدیث روایت کی ہو۔ یہ اکابر صحابہ مین تھے۔ انکے والد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوے ہین۔ یہ غزوہ احد اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے۔ انکی وفات فتح مکہ کے پہلے ہو گئی تھی۔ ہمین ابراہیم ابن محمد نے اور اسمٰعیل بن علی خطبی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون کے ساتھ ابو عیسی یعنے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابو جعفر خطمی سے انھون نے

Marfat.com

محمد بن کعب قرظی سے انھون نے عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ اپنی دعا مین یہ کہتے تھے کہ اے اللہ میرے حصہ مین تو اپنی محبت دے اور اُس شخص کی محبت دے جسکی محبت تیرے نزدیک مجھکو نفع دے - اے اللہ اگر میرے حصہ مین تو وہ چیز دے جسکو مین محبوب رکھون پس اُسکو تو اُس چیز کے لیے ذریعہ بنادے جسکو تو محبوب رکھے - اور جس چیز کو تو مجھسے لیلے پس اُسکو اُس چیز کے لیے فراغ بنادے جسکو تو محبوب رکھے (امام ترمذی نے) بیان کیا ہے کہ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن حماشہ ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یزید ہے - مزنی ہین - اور بعض لوگون نے انکا نام (فقط) عبد بیان کیا ہے - انکی حدیث کو عمرو بن حارث نے ایوب بن موسی سے انھون نے یزید بن عبد اللہ مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اونٹون مین فرع[1] ہے اور بکریون مین فرع ہے اور غلام سے معاف کردیا گیا ہے ونیز غلام مین بعوض خون قتل کے قصاص نہین ہے - بعض لوگون نے سند مین (بجاے یزید بن عبد اللہ کے) یزید بن عبد بیان کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - نخعی - یہ موسی کے والد ہین - انکے تذکرہ کو علی عسکری نے افراد مین لکھا ہے - محمد بن فضل سماسی نے ابو نعیم سے انھون نے عمر بن موسی انصاری سے انھون نے موسی بن عبد اللہ بن یزید نخعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا رہے تھے پس لوگ انکے سر اُٹھانے سے قبل سر اُٹھا لیتے تھے اور انکے سر جھکانے سے قبل سر جھکا لیتے تھے تو انھون نے یہ کہا کہ اے لوگون (میری) اقتدا کر رہے ہو اگر مستعد ہو جاؤ تو تم لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی نماز پڑھون کہ جسمین کچھ بھی چیز کم نکرون - اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے (بھی) ابو نعیم سے انھون نے محمد بن موسی انصاری سے انھون نے موسی بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہے مگر انھون نے عبد اللہ کو نخعی بیان کیا ہے ونیز اس حدیث کو طبرانی نے عبد اللہ بن یزید خطمی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے - یہ انصاری ہین نخعی نہین ہی اشبہ بالصواب ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ یہ خطمی ہین ہین اسمین کوئی شبہہ نہین ہے اور انکے لڑکے موسی نے اُنسے حدیث روایت کی ہے - کوئی تعجب نہین ہے کہ راوی نے کہین خطمی کو نخعی بیان کردیا ہو اس لیے یہ دونون کتابین قریب ہی قریب ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - ابن مبارک نے سفیان سے انھون نے عمرو بن دینار سے انھون نے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے انھون نے

[1] فرع اسکو کہتے ہین کہ پہلا بچہ جھدا کے نام چھوڑ دیا جاے - یہ حکم بعد مین منسوخ ہو گیا لہذا یہ حدیث بھی منسوخ ہے ۱۲

عبداللہ بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ (عرفات) مین وقوف کر رہے تھے یعنے ابن مربع کے اس حدیث کو بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے مناسک حج پر قائم رہو۔ یعقوب بن سفیان نے کہا ہے کہ ہمنے اسکو صدقہ بن فضل سے بیان کیا تو انھون نے یہ کہا کہ یہ ابن مبارک کی غلطی ہے یعنے اُنسے (پھر) عرض کیا کہ (نہین بلکہ) علی بن حسن بن شقیق کہتے تھے کہ ہمنے بھی ایسا ہی اسکو سفیان سے سنا ہے انھون نے جواب دیا کہ صدقہ نے دوسرے کے کہنے پر بھروسا کر لیا ہے۔ یہ حدیث عبداللہ بن مربع کے تذکرہ مین گذر چکی ہے اور وہ صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

یشکری۔ ہمین ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے معافی بن عمران تک خبر دی انھون نے یونس بن ابی اسحاق سے انھون نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین کسی ضرورت سے مسجد مین یا بازار مین گیا تو مینے یکایک وہان ایک جماعت کو دیکھا پس اُس جماعت کے قریب گیا تو اُن لوگون نے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے۔ پس اسکے بعد یکایک مجھسے آنحضرت علیہ السلام سے ایک راستہ مین ملاقات ہوئی جو کہ عرفات اور منیٰ کے درمیان مین تھا۔ پس چند سوار میرے سامنے آئے [اُن لوگون کو مینے اُنھین اوصاف کے ساتھ جو کہ مجھسے بیان کیے گئے تھے پہچانا] اور ایک نے مجھسے کہا کہ اے شخص تم گھوڑے کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس سوار کو چھوڑ دو معلوم اسکی کیا حاجت ہے پس مین آگے بڑھا یہانتک کہ مین آپکی اونٹنی کی باگ تھام لی اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو ایسی چیز بتلائیے جو مجھکو جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور رکھے پس آپنے جواب دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو شرک نکرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو اور لوگون کے لیے اُسی کو بہتر سمجھو جسکو اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو (یہی چیزین تمکو جنت سے قریب کر دینگی) اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اونٹنی کی باگ چھوڑ دو (پس مینے چھوڑ دیا) یہ حدیث عبداللہ یعنے ابو مغیرہ اور عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ مین گذر چکی ہے سب حدیث ایک ہی ہے۔

الحمد اُن لوگون کا نام تمام ہو گیا جنکا نام عبداللہ تھا۔ عبدیت کے ساتھ جتنے نام ہین اُن مین سے مینے عبداللہ کے نام کو مقدم کیا اُسکی وجہ یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہین اُنمین سے اللہ زیادہ مشہور ہے۔ پس اسی وجہ سے مینے ترتیب بھی چھوڑ دی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالجبار (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن مالک۔ حدسی۔ ابراہیم بن عطریف بن سالم حدسی نے جو کہ قبیلہ بنی منار کے شخص ہین روایت کی ہے کہ مجھسے میرے والد عطریف بن سالم نے بیان کیا انھون نے اپنے والد سالم کو حدیث بیان کرتے ہوے سنا انھون نے عبداللہ بن کدیر بن ابی الحلاسہ ہمدانی سے عبدالجبار بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابو طلاسہ سے انھون نے عبدالجبار بن حارث

Marfat.com

ابن مالک حدسی سے جوکہ منادی ہین روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہین وفد بنکر ملک سراۃ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا پس مینے آپ کو وہ سلام کیا جوکہ عرب کا دستور تھا یعنے انعم صباحا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل محمد اور اُسکی امت کو دوسرے سلام کا حکم دیا ہو۔ یعنے یہ کہ السلام علیکم وعلیکم السلام کہا کرین پس مینے (اُسی کے مطابق) السلام علیکم عرض کیا تو آپنے جواب دیا وعلیک السلام اُسکے بعد آپنے دریافت فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی تو مینے عرض کیا کہ میرا نام جبار ہو آپنے فرمایا (یہ نہین) بلکہ تمھارا نام عبدالجبار ہو۔ اسکے بعد مینے اسلام قبول کرلیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرلی۔ پس جب بیعت کرچکا تو آنحضرت سے میرے متعلق کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منادی اپنی قوم کے شہ سوارون مین ایک شہ سوار ہی اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سواری کے لیے ایک گھوڑا دیدیا۔ پس مین آپ ہی کے حضور مین رہکر دشمنون سے مقاتلہ کرنے لگا (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھوڑے کی آواز جسکو میری سواری مین دیا تھا نہین سنی تو آپنے فرمایا کیا وجہ ہو کہ مین عبدالجبار حدسی کے گھوڑے کی آواز نہین سنتا ہون۔ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خبر ملی کہ آپ کو اُسکی آواز سے تکلیف پہونچتی ہی پس مینے اسی وجہ سے اُسکو خصی کردیا۔ اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کے خصی کرنے سے ممانعت فرمائی اُسکے بعد لوگون نے مجھسے کہا کہ کاش تم بھی اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک تحریر لکھوالیتے جیسا کہ تمھارے چچازاد بھائی تمیم داری نے لکھوالیا تھا (تو تمھارے لیے بہت ہی اچھا ہوتا) مینے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ اُسنے بالفعل کے لیے تحریر لکھوائی تھی یا آیندہ کے لیے تو انھون نے جواب دیا کہ اُسنے بالفعل ہی کے لیے تحریر لکھوائی تھی پس مینے یہ کہا کہ مجھکو بالفعل کی ضرورت نہین ہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کرونگا کہ اللہ عزوجل کے سامنے میری شفاعت وشفاعت کرین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالجد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حجر بن الحکم حکمی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو۔ خطاب بن نصر حکمی نے عبداللہ بن لہیل سے انھون نے عبدالجد بن ربیعہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ یہ عبدالجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے (نیز آپکے پاس) اہل یمن کے بہت سے لوگ تھے اور عیینہ بن حصن بھی تھے پس اتنے مین آپ نے سبھون کو آواز دی تو سب کے سب کھڑے ہوگئے سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک شخص (یمنی) جوکہ اپنے بدن کو (بوجہ اپنی غربت کے) ایک کپڑے سے ڈھانکے ہوا تھا پس مینے اُسکو مخاطب کرکے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہو تو اُسکے جواب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیا ہے اسکو اہل یمن نے لے لیا ہے اور تمھاری قوم نے چھوڑ دیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ حُلَیل۔ ضمہ حا اور فتح لام کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

(سیدنا) عبد الحارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن الدیان یہ قبیلہ نجران کے اُن لوگون مین ہین کہ جو لوگ (زمانہ) ردت مین اسلام پر قائم رہے۔ اسمین کچھ کلام بھی ہی اِسکو غانی نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبد الحجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المدان بن الدیان۔ کلبی نے بیان کیا ہی کہ یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے۔ انکو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الحجر کا نام عبد اللہ رکھدیا تھا (مگر مشہور اسی نام کے ساتھ رہے) انکا تذکرہ پہلے بھی گذر چکا ہی لفظ محجر کسر حا اور سکون جیم کے ساتھ ہی اور بعض لوگون نے دونون کے فتح کے ساتھ بیان کیا ہی اسکو امیر ابو نصر بن ماکولا نے کہا ہی

(سیدنا) عبد الحمید (رضی اللہ عنہ)

ابن حنتس بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ انکی کنیت ابو عمرو تھی اور انکی والدہ ثقیفہ تھین۔ یہ فاطمہ بنت قیس کے خاوند تھے اور یہ خالد بن الولید کے چچازاد بھائی تھے۔ انھون نے (اپنی بی بی) فاطمہ کو طلاق مغلظہ دیدی تو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر اپنے نفقہ کے لیے درخواست کی تو آپنے جواب دیا کہ تمھارے لیے نفقہ نہین ہی۔ ناشرہ بن سمسی نے روایت کی ہی کہ مینے عمر بن خطاب کو جابیہ کے دن یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مینے خالد بن ولید کو (اپنے عہدے) معزول کردیا اور اُنکی جگہ ابو عبیدہ کو سردار بنادیا تو ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ اُٹھے اور (اپنے چچازاد بھائی کی پاسداری مین) حضرت عمر سے یہ تقریر کی کہ واللہ تمنے ایک ایسے لڑکے کو معزول کردیا ہی کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم بنایا تھا اور (واللہ تمنے) ایسی تلوار کو میان مین ڈالدیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میان سے باہر کیا تھا اور تمنے ایسے جھنڈے کو گرادیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا تھا[1]۔ بعض لوگون نے انکا نام احمد بیان کیا ہی انکا تذکرہ پہلے گذر چکا ہی اور انشاء اللہ تم چمر کنیت کے باب مین اعادہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الحمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمرو بن حرام۔ یہ جابر کے بھائی ہین انکی کنیت ابو عمرو ہی ابو موسی نے کہا ہی کہ مستغفری نے انکے تذکرہ کو یہان بیان کیا ہی۔ انھون نے حسن بن سفیان سے حدیث روایت کی ہی یعنے اُس حدیث کو بیان کیا ہی جو کہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ یعنے فاطمہ بنت قیس کے شوہر سے مروی ہی انکا تذکرہ پھر اعادہ کیا جائیگا۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ مجھے معلوم نہین کہ کہان سے انکو شبہہ پڑگیا یہ جابر کے بھائی تھے۔ ابو عمرو تو ایک مشہور شخص ہین واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب اسمین مذکور نہین وہ جواب یہی تھا کہ تم اپنے چچازاد بھائی کے پاس داری مین گفتگو کر رہے ہو۔

Marfat.com

(سیدنا) عبد خیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید- ہمدانی خیوانی -انکی کنیت ابو عمارہ تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے- ہمین ابو ربیع یعنے سلیمان ابن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو برکات یعنے محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الباقی بن طوق یعنے ابو نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم یعنی نصر بن احمد بن مرجی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی یعنی محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن حماد کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسہر بن عبد الملک بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھکو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مینے عبد خیر سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کیا ہے تو انھون نے جواب دیا کہ ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی عمر ہو چکی ہے مینے (اُسوقت) انسے عرض کیا کہ آپ ایام جاہلیت کی کوئی بات بیان فرما سکتے ہین جواب دیا ہان لو مین بیان کرتا ہون- مین ملک یمن مین تھا پس (وہان) جلوگون کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر آئی کہ جسمین آپ لوگون کو خیر واسع یعنے اسلام کی طرف بلایا ہے تھے میرے والد اسوقت کہین باہر گئے ہوے تھے اور مین صغیر سن تھا جب میرے والد واپس آئے تو میری والدہ سے کہا کہ اس دیگ کو کتون کے سامنے بہا دو اس لیے کہ ہم مسلمان ہو گئے ہین پس اسوقت مین بھی اسلام لے آیا دیگ کے بہا دینے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اسمین مردار پکا ہوا تھا- عبد خیر علی رضی اللہ عنہ کے بڑے شاگردون مین تھے انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی تھی- یہ ایک ثقہ و معتبر شخص تھے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد خیر ا (رضی اللہ عنہ)

انکا نام (پہلے) عبد شمر تھا- تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد خیر رکھدیا اسکو ابن مندہ وغیرہ نے حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ مین بیان کیا ہے اور انکے تذکرہ مین نہیں لکھا ہے- یہ عبد خیر قبیلہ بنی حمیر سے ہین اور جو اسکے پہلے گذرے ہین وہ قبیلہ ہمدان سے ہین — انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبد ربہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج - انصاری خزرجی ساعدی- یہ عقبہ اولی مین شریک تھے- انکو موسی نے اہل بدر کے اُن لوگون مین لکھا ہے جو کہ (قبیلہ) بنی ساعدہ بن کعب خزرج کے لوگون سے تھے پس انھون نے یون بیان کیا ہے عبد رب بن حق بن قوال- ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نام عبد اللہ بن حق تھا اور ابن مندہ کا قول ہے کہ بیٹے ہین عبد رب بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے- انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابزی- خزاعی- یہ نافع بن عبد الحارث کے غلام تھے انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی تھی- انکو (حضرت علی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے خراسان کا حاکم بنا دیا تھا۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہی۔ انکی اکثر روایتین حضرت عمر اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما سے منقول ہین۔ انھین کے بارہ مین (حضرت) عمر بن خطاب کا یہ قول ہی کہ عبدالرحمن بن ابزی اُن لوگون مین ہین کہ جن لوگون کے مرتبہ کو اللہ عزوجل نے قرآن کے حفظ کرنیکے صلہ مین بلند کیا انسے انکے دونون لڑکے سعید اور عبداللہ نے اور عبداللہ بن ابی مجاہد نے حدیث روایت کی ہی۔ ہمین خطیب ابوفضل یعنے عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے محمد بن ابی مجاہد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبردہ اور عبداللہ بن شداد نے بیع سلم کے متعلق جھگڑا کیا تو لوگون نے مجھکو ابی بن ابی اوفی کے پاس بھیجا تاکہ مین اُنسے دریافت کرون چنانچہ مینے انسے دریافت کیا تو انھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین گیھون اور جَو اور چھوہارے اور انگور مین بیع سلم کرتے تھے اور مینے ابن ابزی سے دریافت کیا تو انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ ہمین ابواحمد یعنے عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے حسن بن عمران سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن بشار شامی نے بیان کیا ہی کہ ابوداؤد اور عبداللہ عسقلانی نے ابن عبدالرحمن بن ابزی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہی پس یہ تکبیر کو تمام نہین کرتے تھے ہمین ابوفضل یعنے منصور بن ابی حسن فقیہ طبری نے خبر دی انھون نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے انھون نے حسن بن مسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ (حضرت) عمر بن خطاب نے مکہ پر نافع بن عبدالحارث کو عامل بنا دیا پس جب حضرت عمر مکہ مین تشریف لے گئے تو نافع بن عبدالحارث سے ملکا۔ استقبال کیا اور اسکی درخواست کی کہ اہل مکہ پر عبدالرحمن بن ابزی کو خلیفہ بنا دین (اسکو سنکر) حضرت عمرؓ غصہ مین آگئے یہانتک کہ مارے غضب کے پالان ہی پر کھڑے ہو گئے اور یہ فرمانے لگے کہ تمنے اللہ کے اہل پر یعنے اہل مکہ پر عبدالرحمن بن ابزی کو خلیفہ بنانا چاہا۔ نافع نے اسکے جواب مین یہ کہا کہ (ہان) مینے انکو اہل مکہ مین سب سے اقرء بکتاب اللہ اور افقہ فی الدین پایا۔ حضرت عمرؓ نے اسکو سنکر انکی تواضع کی اور یہ فرمایا کہ بیشک مینے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ چند قومون کو قرآن کے ذریعہ سے بلند رتبہ کریگا اور بہتون کو اسی کے باعث ذلیل وخوار کریگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

ابن اذنیہ۔ عبدی اسحاق بن راہویہ نے اپنی (کتاب) مسند مین انکو صحابہ مین بیان کیا ہی۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے

Marfat.com

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو احوص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق نے عبدالرحمن بن اذینہ سے روایت کر کے بیان کیا۔ مین گمان کرتا ہون کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کر کے یہ کہا کہ اپنے فرمایا تھا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی (کہ واللہ مین فلان کام کرونگا) اور پھر اس نے اس کام کا جانب مخالف اچھا سمجھا تو چاہیے کہ اسکو کرلے اور اپنے قسم کا کفارہ دے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم انکا تذکرہ علی عسکری وغیرہ نے بیان کیا ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن ارقم کے بھائی ہین۔ یزید بن عبداللہ تستری نے عبداللہ ابن ابی سعید ابن ابی ہند سے انھون نے ایک انصاری سے انھون نے عبدالرحمن بن ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (ماہ رمضان مین) سحری کھایا کرو مسلمان کے واسطے سحری کھانا بہت اچھا ہے اور سحری کھانے والون پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو عبدالرحمن بن قیس نے عبداللہ بن سعید سے انھون نے محمد بن قیس بن حارث سے انھون نے شماس سے جو انصار مین سے ایک شخص تھے انھون نے عبدالرحمن بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ازہر بن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ بن کلاب قریشی زہری ہین اونکی والدہ عبد یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھین۔ یہ عبدالرحمن ابن عوف کے بھتیجے ہین اسکو ابو عمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ جس نے انکو عبدالرحمن ابن عوف کا چچازاد بھائی کہا ہے اسنے غلطی کی ہے۔ اور ابن مندہ نے (انکا نسب اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمن ابن عوف کے چچازاد بھائی ہین اور ابو نعیم نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے (عبدالرحمن) بن ازہر عبد عوف بن عبد بن حارث اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہین۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین مین موجود تھے۔ اور انکی کنیت ابو جبیر تھی انسے ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور محمد بن ابراہیم بن حارث اور انکی بیٹے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن ازہر نے روایت کی ہے ہم کو زین الامنا ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن ابی العلا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن داؤد قنطری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے نافع بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن سائب سے انھون نے عبدالحمید بن عبدالرحمن

Marfat.com

بن ازہر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مومن سخت بخار مین مبتلا ہو جائے تو اسکی مثال لوہے کی طرح ہی کہ تم اسکو آگ مین ڈالدو اسکا میل جلجائے اور صاف لوہا نکل آئے۔ نیز مجھکو ابو احمد بن علی بن مکیلہ مصوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے حسین الوغالب یعنی محمد بن حسن ماوری نے اپنی سند کو ابو داؤد سجستانی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی برج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے اپنے ماموں عبدالرحمن کی کتاب مین عقیل سے روایت منقول دیکھی اونکو ابن شہاب نے عبدالرحمن بن ازہر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ مقام حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نصرانی کی طرف سے گذر ہوا تو حضرت نے اسکے چہرہ پر خاک ڈالدی اور صحابہ کو حکم دیا کہ اسکو (مارو) چنانچہ صحابہ نے اسکو اپنی جوتیون سے اور ان چیزون سے جو انکے ہاتھ مین تھین (یعنی لاٹھی وغیرہ سے) اس کو مارنا شروع کیا۔ یہانتک کہ آنحضرت نے فرمایا موقوف کرو اسوقت صحابہ نے مارنا موقوف کیا یہ عبدالرحمن حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑون کے محافظ تھے۔ عبدالرحمن کہتے ہین کہ جب بنی سلیم نے کافرون کو شکست دی اور مسلمان اپنی اپنی فرودگاہ مین واپس آکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا کہ مسلمانون کے پاس جاکر فرما رہے ہین کہ خالد بن ولید کی فرودگاہ مجھے کون بتا سکتا ہی پس ہم لوگون نے آپ کو خالد بن ولید کی فرودگاہ بتادی آپنے جاکر اپنے زخم کو ملاحظہ فرمایا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

مین کہتا ہون کہ جس طرح ہم اوپر انکا نسب بیان کرچکے ہین اسی طرح ابو عمر نے بھی انکا نسب بیان کرکے کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہین اور ابن مندہ نے جس طرح انکا نسب بیان کیا ہی وہ بھی ہم ذکر کرچکے اور وہ انکو عبدالرحمن بن عوف کا چچا زاد بھائی لکھتے ہین اور ابو نعیم نے ابن مندہ ہی کی طرح انکے نسب کو بیان کرکے عبدالرحمن بن عوف کا انکو بھتیجا کہا ہی یہ انکی صریح غلطی ہی کیونکہ عبدالرحمن بن عوف اور عبدالرحمن بن ازہر اپنے نسب مین سوائے عبد عوف کے کہین نہین ملتے ہین اور عبد عوف عبدالرحمن بن عوف کے دادا ہین تو عبدالرحمن بن ازہر اونکے بھتیجے کیونکر ہون گے۔ لیکن ابن مندہ نے جو انکے نسب کو بیان کرکے عبدالرحمن بن عوف کا بھتیجا کہا ہی تو انکے بیان کئے ہوئے نسب کے موافق درست ہی اور بخاری و مسلم نے بھی انکے نسب کو ابن مندہ ہی کی طرح بیان کیا ہی اور زبیر بن بکار نے بھی ابو عمر کی طرح (انکو) ازہر بن عوف کا بیٹا بیان کیا ہی اور ابن طبی موافق ابن مندہ اور ابو نعیم کے بیان کرتے ہین کہ ازہر بن عبد عوف کے بیٹے ہین ابو عمر نے جس طرح ان کے نسب کو بیان کیا ہی اسکے موافق عبدالرحمن بن عوف کا بھتیجا ہونا انکا صحیح ہی اور باب الہمزہ مین ازہر کے نسب کو بیان کرکے کہا ہی کہ ازہر بن عبد عوف عبدالرحمن بن عوف کے چچا ہین اور کہا ہی کہ طلیب و مطلب ازہر کے بیٹے ہین اور ازہر عبد عوف کے بیٹے ہین اور یہ دونون عبدالرحمن بن ازہر کے بھائی ہین الحاصل ابو عمر نے نسب کے بیان کرنے مین ابن مندہ اور ابو نعیم کی موافقت کی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ یہ تمام اختلافات علمائے نسب نے بیان کئے ہین لیکن جسنے ازہر کو عبد عوف کا بیٹا کہا ہی اسکو مناسب تھا کہ عبدالرحمن و طلیب و مطلب کو جو ازہر کے بیٹے بن عبدالرحمن بن عوف کے بیٹون مین سے کہتا اور ابن ابی خیثمہ نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہی۔

واللہ اعلم

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن اسد اور بعض نے انکو عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف اسد بن زرارہ کے نسب میں پہلے بیان ہو چکا ہے یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے اپنے والد سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انھوں نے یحیٰی بن عباد سے انھوں نے عبدالرحمن بن اسد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو لیکر آل عفرا کی تعزیت میں شریک ہونے کیواسطے تشریف لائے اسکے بعد پوری حدیث اس روایت میں بیان کی ہے۔ نیز ہمکو ابوجعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن بکر سے یحیٰی بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن اسد بن زرارہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو ساتھ لیے ہوئے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عوف ومعوذ فرزندانِ عفرا کی تعزیت میں شریک ہوئے یہ واقعہ ازواج نبی پر حجاب فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس روایت میں بدر کے قیدیوں کی بابت پوری حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابن ہشام نے بھی اسحاق سے روایت کیا ہے مگر بجائے اسد کے سعد کہا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قریشی زہری۔ انکی والدہ آمنہ بنت نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں مسلمانوں میں انکی قدر ومنزلت بہت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر ملاقات نہیں ہوئی لہذا انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں زاد بھائی اور عبداللہ بن ارقم کے چچا زاد بھائی تھے جنگ صفین کے واقعہ تحکیم میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص نے (واقعہ حکمین میں خلافت کیلئے) ذکر کیا تھا مگر اور لوگوں نے کہا کہ نہ یہ خود مہاجر ہیں نہ ان کے باپ مہاجرین سے تھے (لہذا خلافت راشدہ کیلئے انکا انتخاب مناسب نہیں) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے یہاں انکی قدر ومنزلت زیادہ تھی اُسے مروان بن حکم اور سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے معمر نے زہری سے انھوں نے عوف بن حارث سے انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ہشیم انماری ہیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انصاری ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں انکو انصار کا حلیف سمجھتا ہوں۔ سلمہ بن مروان نے

Marfat.com

کہا ہی کہ پہنے انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمن بن اشیلم کو جو بنی انمار سے تھے دیکھا ہی یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اپنے سیدنا ابو یمین خضاب نہ لگاتے تھے۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین الکی کنیت ابو محمد تھی یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہی مگر صحابہ مین انکا تذکرہ کیا گیا ہی۔ یحیی بن محمد بن عبدالرحمن انصاری نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھ سے میری دادا نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی تو حضرت اور بشر بن براء بن معرور نے اس کو کھایا۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن بجید بن وہب بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعۃ الضباری یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ ابن ابی داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہی مگر اور لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہین ہین۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی ہی کہ عبدالرحمن بن بجید انصاری نے جو بنی حارثہ کے بھائی تھے انسے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سہل کو خیبر مین (کسی نامعلوم شخص نے) قتل کر ڈالا تو انکے بھائی عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ بن مسعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استغاثہ کرنے کیواسطے حاضر ہوے۔ عبدالرحمن بن سہل نے جو کہ صغیر سن تھے گفتگو شروع کی آنحضرت نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے تب حویصہ نے گفتگو شروع کی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے) یہودیون کو بلوا بھیجا۔ جب یہودی حاضر ہوئے تو انھون نے اس بات پر اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہین کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے فرمایا کہ انکی دیت[1] دو کیونکہ یہ انھین لوگون مین قتل ہوئے تھے الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے بھی روایت کیا ہی لیکن تذکرہ نسب مین تو عبدالرحمن بن بجید لکھا ہی اور سند حدیث مین عبدالرحمن بن محمد کہا ہی یہ انکی خطا اور غلطی اور غفلت ہی کہ سند مین بجائے بجید کے محمد بیان کر دیا۔ اور ابو نعیم نے بہت صحیح لکھا ہی۔ ابن مندہ کی کتاب مین ایسا ہی لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ہدیل بن ورقا خزاعی ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہی۔ ابن کلبی نے کہا ہی کہ یہ اور انکے بھائی عبداللہ اہل یمن کیطرف

[1] یہ مسئلہ ہی کہ جب کوئی شخص کسی مقام پر مقتول ہو جاوے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اہل محلہ سے قسم لی جاوے اگر وہ قسم کھالین کہ ہم نے نہین قتل کیا نہ ہم قاتل کو جانتے ہین تو پھر انسے خونبہا مقتول کا دلوایا جاوے ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تھے جنگ صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کیساتھ دونون موجود تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بعض نے ابن بشر بیان کیا ہی انھون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت مین ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ اور شعبی وابن سیرین وعبدالملک بن عمیر نے اونسے روایت کی ہی سری بن اسمٰعیل نے عامر شعبی سے انھون نے عبدالرحمن ابن بشیر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تم سے حکم قرآنی کے روسے لڑیگا جس طرح مینے تم سے تنزیل قرآن کے موافق جہاد کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا نہین۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص مین ہون فرمایا نہین بلکہ یہ جوتا سینے والا اسوقت حضرت علی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا سی رہے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابونعیم نے بیان کیا ہی کہ مین انکو ابن ابی سبرہ سمجھتا ہون بعض کا بیان ہی کہ یہ انصاری ہین مگر ابو عمر نے انکو ابن بشیر لکھا ہی اور اپنا کوئی شک اسمین نہین ظاہر کیا ہی۔ اور ابن مندہ نے ابن ابی سبرہ کہا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری ہین ان کو بخاری نے صحابہ مین اور مسلم نے تابعین مین لکھا ہی اور انکے والد نے ایام جاہلیت مین وفات پائی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہی یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماموون سے ملاقات کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ لوگ مشرک تھے۔ تو آپنے اجازت دی مگر جب مین ملاقات کرکے لوٹا تو آپنے یہ آیت پڑھی[1] لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الآیہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوبان انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی اور انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انسے طبرانی نے ایک حدیث اپنے معجم مین روایت کی ہے۔

---

[1] ترجمہ: نبی تم انلوگونکو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہین (کبھی ایسا) نہ پاؤگے کہ وہ ان لوگون سے محبت کرین جنھون نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی مطلب حضرت کا اس آیت کی تلاوت سے انکا متنبہ کرنا تھا کہ یہ اپنے مشرک ماموون سے قطع تعلق کردین ۱۲

(طبرانی نے اپنی سند سے) یحییٰ ابن کثیر سے انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا یہ شہر مدینہ دو قبلوں کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس جو نصرانی مسلمان ہو کر پھر نصرانی ہو جاوے اسکی گردن مارو اور عباد بن کثیر نے یزید بن حفیفہ سے انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے اندر جس شخص کو تم شعر پڑھتے سنو یا اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تحقیقات کرتے یا خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے کہدو کہ اللہ تیرے منہ کو شکستہ کرے اس حدیث کو دراوردی نے یزید ابن حفیفہ سے انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث مذکور کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

اور بعض نے ان کا نام عبداللہ بن جابر عبدی بیان کیا ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے یعیش عبدی نے انسے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جو قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انمیں میں بھی تھا مگر قاصد نہ تھا بلکہ اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو چند (خاص قسم کے) ظروف میں (جن میں شراب کا استعمال ہوتا تھا) پانی پینے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اور انکے نسب میں اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ کنیت انکی ابوعیلسی تھی اور ان کے نام سے زیادہ مشہور تھی۔ انکا اصل نام عبدالعزیٰ تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔ غزوہ بدر میں شریک تھے اور اس وقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ کعب بن اشرف یہودی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا اس کے قاتلوں میں سے یہ بھی تھا۔ اُن سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اسلام سے پہلے یہ عربی میں خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ہمکو مسمار بن عمر بن عولیس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی الواسطی اور بہت سے آدمیوں نے خبر دی اور اپنے سندوں کو ابی عبداللہ محمد بن اسمٰعیل تک پہنچا دیا اور وہ کہتے تھے۔ ہم سے محمد بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے ابوعیس بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوئے ہیں۔ ان کو آتش دوزخ مس کرے انھوں نے

Marfat.com

سنہ چونتیس مین وفات پائی اور انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھی ابو بردہ بن نیار و محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش نے انکو قبر مین اتارا اور جنت البقیع مین دفن ہوئے انکی عمر ستر سال کی تھی اور منہدی کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ہین انکی کنیت ابو محمد تھی اور انکی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھین مصعب زبیری اور واقدی نے بیان کیا ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت یہ دس برس کے تھے علم اور دینداری اور بلند رتبگی کے لحاظ سے بزرگان اسلام مین انکا شمار تھا انھون نے حضرت عمر و عثمان و علی و عایشہ صدیقہ وغیرہم سے (رضی اللہ عنہم) روایت کی ہی اور ان سے انکے بیٹے ابو بکر اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہی۔ ابو معشر نے محمد بن قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ حضرت عایشہ صدیقہ سے واقعہ جمل کا ذکر کیا گیا تو حضرت عایشہ صدیقہ نے پوچھا کہ کیا لوگ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہین لوگون نے کہا ہان حضرت عایشہ نے فرمایا (لوگ شاید اسمین کوئی فخر کی بات سمجھتے ہین مگر میری حالت تو یہ ہی کہ) مجھے (رہ رہ کے) آرزو آتی ہی کہ کاش مین بھی اسی طرح گھر مین بیٹھی رہتی جس طرح اور ازواج نبی بیٹھی رہین یہ بیٹھ رہنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہی کہ میرے شکم سے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے ایسے دس سے زائد لڑکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوتے ان عبد الرحمن کے والد حارث بن ہشام نے طاعون عمواس مین وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کرلیا عبد الرحمن نے حضرت عمر ہی کے یہان پرورش پائی۔ اور انھین عبد الرحمن کا نام ابراہیم تھا حضرت عمر نے انکا نام اسوقت بدل کر عبد الرحمن رکھا جسوقت تمام ان لوگون کے نام بدلے گئے جنکا نام انبیا کے نام پر تھا یہ غزوہ جمل مین حضرت عایشہ صدیقہ کے ساتھ موجود تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی مریم کا انکے ساتھ نکاح کردیا تھا یہ ان لوگون مین سے ہین جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ ملکر مصحف قرآنی کی کتابت کا کام انجام دین (ایام بغاوت مین) حضرت عثمان کے ساتھ یہ بھی باغیون کے حصار مین تھے اور یہین

---

[1] ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ کو اس بات کا سخت ملال تھا کہ مین مفسدون کے بھکانے مین آکر حضرت علی مرتضی سے واقعہ جمل مین کیون بڑی سی اپنے ملال کو وہان الفاظ مین ظاہر کر رہی ہین کہ باوجودیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا اسکے لئے نہایت فضیلت کی بات ہی مگر میرے نزدیک حضرت مرتضی سے جنگ کرنا اس سے بھی افضل ہی یہ تھا ام المومنین کا زہد و ورع اور خوف خدا کہ باوجودیکہ اس لڑائی مین انکا قصور نہ تھا پھر بھی وہ اپنے کو قصوروار سمجھتی تھین خاصان خدا کی یہی حالت ہوتی ہی یہ کیفیت برکت صحبت سید الانبیا اس زمانے کے تمام لوگون مین تھی دیکھئے اس واقعہ جمل مین طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کی شہید ہو جانے پر حضرت علی مرتضی کو کسقدر ملال و رنج تھا اور نیسی ندامت تھی حالانکہ اسمین انکا کچھ قصور نہ تھا۔

Marfat.com

زخمی ہوئے لوگ انکو اٹھاکر انکے گھر لے گئے انکی حالت دیکھکر انکی عورتین آہ وزاری کرنے لگین - عمار بن یاسر نے ان عورتوں کی آواز سنکر یہ شعر پڑہا ؎ ذوقوا کما ذقنا عذاۃ ۔ مجمد ۔ من الحرق اکیادا وا التحوب ۔

اس شعر مین اس (واقعہ کی) طرف اشارہ ہو کہ ابو جہل نے جو ان عبدالرحمن کا چچا تھا عمار کی والدہ سمیہ کو (نہایت شرمناک اور وحشیانہ طریقہ سے محض مسلمان ہو جانے کے جرم مین) قتل کیا تھا حارث بن ہشام کی نسل سوا عبدالرحمن کے اور سب سے منقطع ہو گئی تھی ان عبدالرحمن کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت مین ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - اور بعض لوگون نے ابن جاریہ بیان کیا ہو ابو مسعود نے اسکو ذکر کیا ہو انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہو محمد ابن کعب قرظی نے ابن ابی سلیط سے انھون نے عبدالرحمن ابن حارثہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایام گرما مین) جب ذرا ٹھنڈک ہو جاے تو نماز ظہر ادا کیا کرو - (انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حاطب بن ابی بلتعہ لخمی ہین - انکے نسب کا ذکر انکے والد کے نسب مین ہو چکا ہو - انکی کنیت ابو یحیی تھی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہوے تھے انسے انکے بیٹے یحیی نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو کہ آپ عید کی نماز ادا کرنے کے واسطے ایک راہ سے جاتے اور دوسری راہ سے واپس آتے تھے - جعفر ابن سلیمان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھون نے محمد بن عبدالرحمن بن حاطب سے انھون نے اپنے والد یعنی عبدالرحمن ابن حاطب سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عشا کی نماز کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ عشا کی نماز کا وقت اسوقت آتا ہو جب ہر طرف شب کی تاریکی پھیل جاوے - قطن بن نسیر نے جعفر سے انھون نے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور انھون نے یعنی (عبدالرحمن نے) ۶۸ھ مین وفات پائی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حبیب خطمی ہین حافظ ابو بکر خطیب نے (انکا تذکرہ اس طرح) بیان کیا ہو کہ عبدالرحمن بن حبیب انصاری ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہو اور بعض لوگ (انکا نسب اس طرح) بیان کرتے ہین عبدالرحمن بن حبیب بن جابر بن جریر بن عابد بن

ف۱ اب تم بھی تکلیف کا مزہ چکھو جس طرح ہم دلغ ملے دن اپنے درد جگر اور تکلیف کا مزہ چکھ چکے ہین -

عبد بن غیان بن عامر بن خطمہ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو موسلی نے مختصر لکھا ہی۔ غیان کو بعض لوگ غنان بکسر تین اور بعضے بفتح تین بیان کرتے ہین۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا ہین غزوہ یمامہ مین شہید ہوے۔ مسیب بن حزن کے کئی بھائی تھے جنمین سے یہ عبدالرحمن اور سائب اور ابو سعید ہین سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر سوائے مسیب کے (انمین سے) کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہین کی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان بن ثابت انکا نسب انکے والد کے ذکر مین بیان ہوچکا ہی اور یہ انصاری خزرجی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انکی کنیت ابو محمد تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ ابو سعید تھی یہ عبدالرحمن شاعر تھے۔ انکی والدہ سیرین قبطیہ ماریہ قبطیہ کی بہن تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو انھین ہبہ کردیا تھا وانھین سے عبدالرحمن پیدا ہوے اسی وجہ سے کہا گیا ہی کہ یہ عبدالرحمن حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خالہ زاد بھائی ہین اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ (صحابی نہین ہین بلکہ) تابعی ہین۔ محمد بن سعد نے بیان کیا ہی کہ یہ اہل مدینہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین سے ہین۔ محمد بن اسحاق نے سعید بن عبدالرحمن بن حسان سے انھون نے اپنے والد حسان سے روایت کی ہی کہ حسان (ایک دن) کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے (اسوقت) آپ کیساتھ حارث مزنی تھے جب حسان نے حارث مزنی کو پہچانا تو یہ شعر کہے۔ ؎ یا حار من یغدر بذمة جاره ✣ منکم فان محمد لا یغدر ✣ وامانة المزنی لیست لقیتة ✣ مثل الزجاجة صدعها لا یجبر ✣ ان تغدروا فالغدر من عاداتکم ✣ والغدر خبت فی اصول الشجر

ہم کو ابو محمد بن حافظ ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن بکر نے بیان کیا انھون نے احمد بن خلیل سے انھون نے عمر بن عبیدہ سے نقل کیا ہی وہ کہتے تھے مجھسے ہارون بن عبدالعزیز زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی زیتی نے

؎ ترجمہ اے حارث تمھارے قبیلہ کے لوگون مین سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہی (اس سے کہدو کہ) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بدعہدی نہین کرتے ✣ اس مزنی شخص کی امانت (دیہن پہونچادو) جہان تم اس سے ملے تھے ✣ وہ امانت مثل شیشہ کے ہی کہ اسکی شکستگی کی اصلاح نہو سکیگی ✣ تم لوگ اگر بدعہدی کرتے ہو تو کچھ (عجب) نہین بدعہدی تو تمھاری عادت ہی ✣ بدعہدی تو تمھارے حصہ مین ہی۔

Marfat.com

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن حسان نے رملہ بنت معاویہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے تھے وہ اشعار یہ ہین ؎

رمل[1] ہل تذکرین یوم عراک ؛ اذ قطعنا سمیرنا بالتمنی ؛ اذ تقولین عمرک اللہ ہل شئی ؛ وان جل سوف یسلیک عنی ؛ ام ہل اطمعت منکم یا ابن حسان کما قد اراک اطمعت منی ؛ یزید کو جب ان اشعار کی خبر پہونچی تو اسے غصہ آگیا اور حضرت معاویہ کے پاس جا کر کہنے لگا ای امیر المومنین اس بیدین بچہ کو جو اہل یثرب سے ہی آپنے دیکھا کہ ہماری آبروریزی کس طرح کر رہا ہی اور ہمارے گھر کی عورتون سے اظہار عشق کرتا ہی حضرت معاویہ نے کہا وہ کون ہی یزید نے کہا عبدالرحمن ابن حسان . اور جو کچھ شعر عبدالرحمن بن حسان نے کہے تھے وہ پڑھکر سنائے . حضرت معاویہ نے کہا ای یزید (فضل خدا سے اس وقت ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے صاحب قدرت سے زیادہ (اپنے دشمن کو) کوئی سزا نہین دیسکتا (پس تو اسقدر کیون پریشان ہوتا ہی) ذرا توقف کر اسکو چھوڑ دے جب انصار کا وفد آوے تو مجھکو یاد دلانا چنانچہ جب انصار کا وفد آیا تو یزید نے حضرت معاویہ کو یاد دہانی کی حضرت معاویہ نے عبدالرحمن سے کہا کہ ای عبدالرحمن کیا مجھکو یہ خبر نہین پہونچی کہ تم نے رملہ کو مخاطب بنا کر کچھ عاشقانہ اشعار کہے ہین انھون نے کہا اے امیر المومنین ہان (مینے کہے ہین) (لیکن یہ صرف شاعرانہ مضمون ہی اور شاعر اپنا معشوق اسی کو فرض کرتا ہی جو اسکے نزدیک حسن وجمال مین سب سے فائق ہوتا ہی) پس اگر مین رملہ سے زیادہ کسی اور کو اپنے شعر (مین مخاطب بنانے) کیلئے مناسب جانتا تو اُسی کو بناتا حضرت معاویہ نے کہا کہ (اگر ایسا ہی) تو تم نے رملہ کی بہن ہند کو کیون مخاطب نہ بنایا اسکی ایک بہن ہند بھی ہی عبدالرحمن نے کہا اب اسکو بھی مخاطب بناؤنگا حضرت معاویہ کا مقصود یہ تھا کہ اگر دونون کو مخاطب بنالین تو ایک شاعرانہ مضمون ہونا ثابت ہو جائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) مگر یزید اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور اسنے کعب بن جعیل (شاعر) کو بلوا بھیجا اور اس سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر کعب نے کہا مین امیر المومنین سے ڈرتا ہون (اسلیئے خود تو نہین کہہ سکتا) مگر ایک کافر شاعر کا آپ کو پتہ دیتا ہون وہ بڑا استاد ہی یزید نے کہا وہ کون کعب نے کہا اسکا نام اخطل ہی چنانچہ یزید نے اخطل سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر اخطل نے بھی کہا کہ مین امیر المومنین سے ڈرتا ہون یزید نے کہا کچھ خوف نکرو مین اس کا ذمہ دار ہون پس اخطل نے یہ ہجویہ اشعار کہے ؎ واذا[2] نسبت ابن الفریعۃ خلتہ ؛ کالجحش بین حمارۃ وحمار ؛ لعن الالہ من الیہود عصابۃ بالجزع بین صلیبل وصرار ؛ خلوا المکارم لستم من اہلہا ؛ وخذوا مساحیکم بنی نجار ؛ ذہبت قریش بالمکارم والعلی ؛ واللوم تحت عمائم الانصار ؛ ان اشعار کی خبر

---

[1] ای رملہ تمھین چشمہ والا دن یاد ہی ؛ جب ہمنے اور تمنے بڑے شوق مین قطع مسافت کی تھی ؛ جب تم (مجھسے) یہ کہہ رہی تھین کہ اللہ تمھین زندہ رکھے کیا کوئی ایسی تدبیر ہی جو تم کو مجھسے خوش کردے گو وہ تدبیر دشوار ہو (تو بھی تم مجھے بتادو اچھا یہ تو بتاؤ) ای ابن حسان کبھی مینے بھی تمسے کسی بات کی خواہش کی ہی ؛ جسطرح مین تمہین اپنے سے خواہش کرتا ہوا) دیکھ رہی ہون ۱۲

[2] ترجمہ جب فریعہ (قبیلہ انصار کی مان کا نام ہی) کا بیٹا اپنا نسب بیان کرتا ہی ؛ جس طرح گدھے کا بچہ گدھے اور گدھی سے پیدا ہوتا ہی ؛ اللہ یہودیون کے گروہ کو لعنت کرے ؛ جو اونٹ اور گھوڑون کے درمیان مین شور مچایا کرتے ہین ؛ اے یہودیو بزرگیون کو تم چھوڑ دو تم اسکے لائق نہین ہو ؛ اور اے بنی نجار تم اپنے پھاوڑے لیکر کام کرو ؛ سب بزرگیان اور بلندیان قریش لے گئے ؛ اور انصار کے عمامون کے نیچے ملامت ہی ؛ ۱۲

Marfat.com

جب نعمان بن بشیر کو سنی تو وہ حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ اے امیر المومنین دیکھو کیا تمھین ملامت دکھائی دیتی ہی حضرت معاویہ نے کہا نہین بلکہ بزرگی اور خیریت دکھائی دیتی ہی نعمان بن بشیر نے کہا اخطل یہ کہتا ہی کہ ہمارے عمامون کے نیچے ملامت ہی حضرت معاویہ نے (بہت تعجب کے ساتھ) پوچھا کیا اس نے ایسا کہا ہی نعمان بن بشیر نے کہا ہان کہا ہی حضرت معاویہ نے فرمایا تو تم کو اسکی زبان (کاٹ لینے) کا اختیار ہی اور (یہ کہکر) اخطل (نا ہنجار) کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا تو اُسنے قاصد سے کہا مجھے یزید کے پاس لے چلو چنانچہ وہ اسکو یزید کے پاس لے گیا اخطل نے (یزید سے) کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یزید نے کہا تم کچھ خوف نہ کرو اور یزید حضرت معاویہ کے پاس گیا اور کہا آپنے اس شخص کو کیون بلایا ہی یہ تو ہماری تعریف کرتا ہی اور ہمارے دشمنون کی مذمت کرتا ہی حضرت معاویہ نے کہا اسنے انصار کی ہجو کی ہی یزید نے پوچھا کون کہتا ہی حضرت معاویہ نے کہا نعمان بن بشیر یزید نے کہا انکا قول مقبول نہین ہو سکتا کیونکہ وہ خود مدعی ہی ہان انسے آپ گواہ مانگئے اگر وہ گواہ پیش کردین تو آپ انکے موافق فیصلہ کر دیجئے چنانچہ حضرت معاویہ نے انکو بلوایا مگر وہ کوئی گواہ پیش نہ کر سکے (مجبور ہوکر) حضرت معاویہ نے اخطل کو چھوڑ دیا ان عبدالرحمن کی وفات ۱۴ھ مین ہوئی یہ خلیفہ کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسنہ ۔ سر جبیل بن حسنہ کے بھائی ہین حسنہ انکی والدہ کا نام وہ عمر بن جلیب بن حنافہ بن جمح کی لونڈی تھین انکے والد کے نام مین اور نسب مین اختلاف ہی اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ وہ کسکے غلام تھے ہم یہ سب باتین سرجبیل کے نام مین بیان کر چکے ہین۔ انسے زید بن وہب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفضل منصور بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے (جو) احمد بن علی بن مثنی تک (پہونچتی ہی) خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے زید بن وہب سے انھون نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد مین تھے اتفاقاً ہمارا گذر ایک ایسی سرزمین پر ہوا جہان کفتار بہت تھے چنانچہ ہم نے چند کفتار شکار کئے انکا گوشت دیگون مین پک رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز (پک رہی) ہی ہمنے کہا کچھ کفتار رہمنے پائی تھین (انکا گوشت ہی) حضرت نے فرمایا ایک گروہ بنی اسرائیل کا مسخ ہوگیا تھا (خدا نے اُسے کفتار کی شکل مین کر دیا تھا) مین خیال کرتا ہون کہ شاید یہ کفتارین وہی ہون چنانچہ آپنے ہمین حکم دیا تو ہم نے دیگون کو الٹ دیا باوجودیکہ ہم (اسوقت بہت) بھوکے تھے انسے زید نے بھی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ایک عصا تھی آپ نے اسکو رکھدیا اور پیشاب کرنے لگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ عبدالرحمن بن مطاع کے نام مین لکھا ہے یہ دونون ایک ہین ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

Marfat.com

عبدالرحمن[۵۱]

ابن ام الحکم۔ انکا ذکر حضرت معاویہ اور وائل بن حجر کے قصہ مین آتا ہو انکی والدہ ام الحکم ابوسفیان بن حرب (والدہ حضرت معاویہ) کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن ہین ان عبدالرحمن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی ہی ثقفی ہین۔ اور بعض لوگ انکا نسب اس طرح بیان کرتے ہین عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عقیل کنیت انکی ابوسلیمان اور بعض لوگ ابومطرف کہتے ہین یہ اپنی والدہ ام الحکم ہی کی طرف زیادہ منسوب کئے جاتے ہین اسی وجہ سے ہم نے انکا ذکر یہان کیا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سے مرسل روایت کی (یعنی انکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مین کوئی دوسرا صحابی راوی ہوتا ہی جسکو یہ ذکر نہین کرتے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خود صحابی ہین۔ انھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہی انسے اسماعیل بن عبیداللہ اور عزار بن حریث اور یعقوب بن عثمان نے روایت کی ہی انکے مامون حضرت معاویہ نے انھین ۵۰ھ مین کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر انکو معزول کرکے نعمان بن بشیر کو انکی جگہ پر مقرر کیا یہ اپنے زمانہ حکومت مین بہت بدسیرت رہے ہمین حافظ قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے ابوالوفا سے پڑھا وہ عبدالعزیز بن احمد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے ہمین عبدالوہاب میدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسلیمان بن زبر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہشام بن محمد سے روایت کرکے خبر دیگئی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے عبدالرحمن بن ام الحکم کو کوفہ پر عامل مقرر کیا انکا طریق حکومت وہان بہت برا رہا وہان کے لوگون نے انکو نکال دیا تو یہ اپنے مامون معاویہ کے پاس چلے گئے حضرت معاویہ نے کہا مین تم کو کوفہ سے بہتر مقام دیتا ہون یعنی مصر اور انکو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ یہ مصر کی طرف روانہ ہوگئے جب یہ خبر معاویہ بن خدیج سکونی کو پہونچی تو وہ مصر سے دو منزل انکے استقبال کیلئے آئے اور کہا آپ اپنے مامون کے پاس لوٹ جائیے کیونکہ آپ ہم لوگون کے یہان ویسی حکومت نہین کرسکتے جیسی ہمارے بھائیون یعنی اہل کوفہ کے یہان کرچکے ہین پس یہ اپنے مامون کے پاس لوٹ گئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ کوفہ سے انکے معزول ہونے کا سبب علاوہ ان کے بدسیرت ہونے کے یہ بھی تھا کہ عبداللہ بن ہمام سلولی نے چند اشعار نظم کئے اور ایک پرچہ مین لکھکر جامع مسجد مین ڈالدیئے وہ اشعار یہ ہین ؎

الا ابلغ معاویۃ بن صخر ٭ فقد خرب السواد فلا سوادا ٭ اری العمال اقساء علینا ٭ بعاجل نفعہم ظلموا العبادا

---

[۵۱] جسنے انکے نام کیساتھ سیدنا اور رضی اللہ عنہ کی لفظ نہین لکھی بدو وجہ اول یہ کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین صرف ایک ضعیف قول ہی دوسرے یہ کہ مصنف انکو بدسیرت بتاتے ہین گو میرا ناقص خیال یہ ہی کہ اگر یہ اجل ہوتے تو یقیناً کاملین اولیاء اللہ مین انکا شمار ہوتا اس زمانے کے اعتبار سے البتہ بدسیرت رہے ہون گے۔ ۱۲

[۵۲] ترجمہ آگاہ رہو معاویہ بن صخر کو (یہ پیغام) پہونچا دو ٭ کہ سواد (کوفہ) ویران ہوگیا اور اب آباد نہوگا ٭ ہم تمہارے عاملون کو دیکھتے ہین کہ ہمارے لئے قسائی بنے ہوئے ہین ٭ اپنے دنیاوی نفع کے لئے بندگان (خدا) پر ظلم کرتے ہین ٭

Marfat.com

فھل لک ان تدارک مالدینا ٭ وتدفع عن رعیتک الفسادا ٭ وتعزل تابعا ابدا ھواہ ٭ یغرب من بلادتہ ابلدا ٭
اذا ما قلت اقصر عن ھواہ ٭ تمادی فی ضلالتہ وزادا ٭

یہ اشعار جب حضرت معاویہ کو پہونچے تو انھون نے عبدالرحمن کو معزول کردیا۔ انکو حضرت معاویہ نے مقام جزیرہ کا حاکم بھی بنایا تھا۔ ان عبدالرحمن نے ۵۳ھ مین روم مین جہاد کیا اور وہین عمر بسر کی اور جب دمشق سے ضحاک قیس مرج راہط کیطرف گیا تو انھون نے دمشق پر بھی قبضہ کرلیا اور لوگون کو مروان بن حکم سے بیعت کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ مین انکی وفات ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی مگر ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن ابی عقیل ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد ثقیف لیکر آئے تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ انکی حدیث عبدالرحمن بن علقمہ سے مروی ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ عبدالرحمن ام حکم بنت ابی سفیان کے بیٹے ہین ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے انھون نے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی سے انھون نے عبدالرحمن بن عقیل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مین ایک دفعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا جسوقت ہم لوگون نے دروازہ پر پہونچکر اونٹکو بٹھلایا اسوقت تک پہلی یہ حالت تھی کہ روے زمین پر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہمین ناپسندیدہ نہ تھا مگر جسوقت ہم آپ کے پاس اٹھکر چلے اسوقت یہ حالت تھی کہ دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ ہمین محبوب نہ تھا مین کہتا ہون یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا کلام تھا مگر صحیح یہ ہی کہ یہ عبدالرحمن بن ام حکم صحابی نہین ہین اور ابوعقیل کے بیٹے نہین ہین تابعی ہین محمد بن سعد نے کہا ہی کہ اہل طائف کے پہلے طبقہ سے ہین اور ابوزرعہ نے کہا ہی کہ یہ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے نہین ہین ہان وہان حاکم تھے اور بہت دنون حاکم بھی نہین رہے کہ انکو کوفہ کا رہنے والا کہدیا جائے پس شاید یہ کوئی اور شخص ہون واللہ اعلم یا وہی شخص ہین جنھون نے جمعہ کے دن بیٹھکر خطبہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ اس خبیث کو دیکھو بیٹھکر خطبہ پڑھتا ہی حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

مصری ہین۔ حمید کے والد ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا ہے انسے انکے بیٹے حمید نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو دو شخص پکارین تو اسکے پاس جاؤ جو

۵۱ پس کیا تم ہماری حالت کا ادراک کرسکتے ہو ٭ اور اپنی رعیت سے اس فساد کو دور کرسکتے ہو ٭ اور ایسے شخص کو معزول کرسکتے ہو جو ہمیشہ اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہی ٭ اور اپنی کج فہمی سے شہر دن کو ویران کئے ڈالتا ہی ٭ جسپاس سے کہو کہ اپنی خواہش نفسانی کو ترک کرے ٭ تو اسکی گمراہی اور بڑھجاتی ہی ٭ ۱۲

۵۲ ترجمہ اے نبی جب یہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہین تو تم کو (خطبہ پڑھتے ہوئے) کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہین۔

Marfat.com

بہ نسبت دوسرے کے تم کیسے قریب ہوا سو جہسے کہ جس کا دروازہ قریب ہو وہی پڑوس کا زیادہ حق دار ہی انکا تذکرہ ابن سندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ کلدہ بن حنبل کے بھائی ہین یہ اور انکے بھائی کلدہ اور یہ دونون صفوان بن امیہ کے اخیافی بھائی ہین انکی والدہ صفیہ بنت معمر ابن حبیب بن وہب بین قبیلۂ جمح کے تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ دونون صفوان کے بھانجے تھے ان دونون کی والدہ صفیہ بنت امیہ بن خلف تھین اسی وجہ سے کلدہ صفوان کے پاس رہتے تھے انکی خدمت کیا کرتے تھے کبھی انسے جدا نہوتے تھے ان دونون کے والدین سے مکہ مین آکے رہے تھے انشاء اللہ تعالیٰ انکے بھائی کلدہ کے تذکرہ مین یہ سب حال بیان کیا جائیگا عبدالرحمن کی کوئی روایت معلوم نہین انھین نے حضرت عثمان کی شان مین یہ اشعار کہے تھے یہ حضرت عثمان سے کچھ منحرف تھے اگرچہ اس انحراف پر یہ قائم نہین رہے (وہ اشعار یہ ہین) ؎

اقسم باللہ رب العباد ۔ ما خلق اللہ شیئا سدی ولکن خلقت لنا فتنہ لکی نبتلی بک او تبتلی

یہ اشعار اور بھی ہین۔ یہ عبدالرحمن واقعہ اجنادین مین ملک شام مین شریک ہوے تھے انکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس فتح دمشق کی بشارت دینے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ جنگ صفین مین علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ولید بن مغیرہ قریشی مخزومی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا بھی تھا انکے والد بھی صحابی تھے۔ انکی والدہ اسماء بنت اسد بن مدرک خثعمی تھین۔ انکی کنیت ابو محمد تھی قریش کے شہسوار اور بہادرون مین سے تھے اور صاحب فضل وکرم ونیک سیرت تھے۔ لیکن حضرت علی مرتضی اور بنو ہاشم سے منحرف تھے بوجہ اسکے کہ یہ اپنے بھائی مہاجر بن خالد کے مخالف تھے اور مہاجر حضرت علی کے محب تھے۔ انکے ساتھ واقعہ جمل وصفین مین شریک تھے (پس ضرور ہوا کہ یہ حضرت علی مرتضی سے احتراز کرین) یہ عبدالرحمن واقعہ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور حمص مین سکونت اختیار کی تھی واقعہ یرموک مین اپنے والد کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ نے انکو غزوۂ روم مین عامل بنایا تھا اہل روم کے ساتھ انھون نے خوب جنگ کی۔ جب عباس ابن ولید حمص مین حاکم ہوے تو انھون نے اہل حمص کے سردارون سے کہا کہ جسقدر تم عبدالرحمن کو یاد کرتے ہو۔ کیا وجہ ہی کہ اپنے حاکمون مین سے کسی حاکم کو نہین یاد کرتے ہو۔ بعض لوگون نے جواب دیا عبدالرحمن کو (زیادہ ہم اسوجہ سے یاد کرتے ہین) کہ وہ ہمارے سردارون کو اپنے قریب جگہ دیتے تھے اور ہم لوگون کی خطائین معاف کرتے تھے (ایسے منکسر مزاج تھے کہ) ہمارے مکانون مین

؎ ترجمہ۔ اللہ کی قسم کھاتا ہون جو تمام بندون کا پروردگار ہے کہ کوئی چیز اللہ نے بیکار نہین پیدا کی بلکہ سب چیزین ہماری آزمایش کے لیے پیدا کی گئی ہین اے عثمان ہم تم بھی اسی لیے پیدا ہوے ہین) کہ یا ہماری آزمایش تمسے کی جاے یا تمھاری آزمایش (ہمسے) کی جاے ۱۲

آکر بیٹھا کرتے تھے - ہماری بازارون مین جاتے تھے - اور مظلومون کا انصاف کرتے تھے مریضون کی عیادت کرتے تھے - جنازون مین شریک ہوتے تھے - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ جب حضرت معاویہ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے یزید کے لیے لوگون سے بیعت لین تو اہل شام کو بلا کر انکے سامنے خطبہ پڑھا اسمین بیان کیا اے لوگون مین اب بوڑھا ہو گیا اور میری موت کا زمانہ قریب آگیا ہو تو یہ ارادہ ہو کہ ایک ایسے شخص کی تم لوگون سے بیعت لون جو تمھارا انتظام درست رکھے - اور مین تو تمھین مین کا ایک شخص ہون (پس بغیر خوف وخطر کے اپنا راز دلی مجھے بتادو کسے خلیفہ بنانا چاہتے ہو) تو لوگون نے ایک زبان ہو کر عبدالرحمن بن خالد کے واسطے اپنی خوشنودی ظاہر کی - حضرت معاویہ کو یہ بات ناگوار گذری مگر اپنے دل ہی مین اسکو رکھا - اسکے بعد عبدالرحمن بیمار ہو گئے اور ابن اثال نصرانی (طبیب) نے (انکو دوا کے دھوکے) جاکر زہر دیدیا - جس سے ۴۶ھ مین انتقال ہو گیا - بعض کا بیان ہو کہ عبدالرحمن کو ابن اثال نے حضرت معاویہ کے حکم سے زہر دیدیا - محمد بن سعد نے لکھا ہو کہ انکی کوئی اولاد نہ تھی پھر مہاجر بن خالد نے (جو عبدالرحمن کے بھائی تھے اور باوجودیکہ دونون مین نفاق تھا مگر خون کے جوش نے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے انتقام کے لیے) پوشیدہ طور پر اپنے ایک غلام کے ساتھ دمشق جاکر (ابن اثال) کی گھات مین رہے ایک دن (ابن اثال) رات کو حضرت معاویہ کے پاس سے آرہا تھا مہاجر نے (موقع پاک اسپر حملہ کیا - وقصہ اہل سیر مین مشہور ہو - اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو زبیر بن بکار کہتے ہین کہ (مہاجر نہین بلکہ) خالد بن مہاجر ابن خالد نے حضرت معاویہ کو یہ تہمت لگائی کہ انھون نے ابن اثال کو بھیجکر میرے چچا کو زہر دلوا دیا - اور اسی صدمہ سے انکا انتقال ہو گیا - اسی بنا پر اثال کو اثناے راہ مین مار ڈالا واللہ اعلم - عبدالرحمن نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو وہ مرسل[1] ہو اور انسے خالد بن سلمہ وزہری اور عمرو بن قیس شامی و یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی و ابو ہزان نے روایت کی ہو - ابو ہزان نے عبدالرحمن ابن خالد سے روایت کی ہو کہ ایک مرتبہ انھون نے اپنے سر اور شانون مین پچھنے لگوائے لوگون نے دریافت کیا کہ آپنے پچھنے کیون لگوائے تو جواب دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پچھنے لگوا کر اپنا خون نکلوا ڈالے تو وہ شخص اگر دوا نکریگا تو اسکو کچھ ضرر نہوگا - جب انکی وفات ہوئی تو کعب بن جعیل نے یہ مرثیہ کہا ؎

الا تبکی وما ظلمت قریش[2] باعوال البکاء علی فتاہا ولو سئلت دمشق لاخبرتکم وبصری من اباح لکم حماہا

وسیف اللہ اوردہا المنایا ودمدم حصنہا وحمی حماہا

---

[1] مرسل وہ حدیث ہو کہ جسکی سند مین صحابی کو نہ بیان کرے ۱۲ [2] ترجمہ (اے مخاطب) تو نہین روتا قریش تو اپنی نوجوان کی موت پر بلند آواز سے رونے مین کوتاہی نہین کرتے ؛ اگر شہر دمشق سے پوچھا جائے تو وہ تمسے بیان کریگا ؛ اور شہر بصری بھی کہ کس نے وہان کی چراگاہ تمھارے واسطے عام کردی اور کس نے خدا کی تلوار کو موت (کے گھاٹ) اُتارا ؛ اور کس نے دمشق و بصری کے قلعے (جو کافرون نے بنائے تھے) منہدم کیے اور وہان کی چراگاہین محفوظ رکھین ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب سلمی اور بعض نے ابن خباب بن ارت بیان کیا ہی یہ اہل بصرہ مین شمار کیے گئے ہین اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہکو اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد نے اپنی سند سے جو ابوعیسی ترمذی تک پہونچتی ہی خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا اُنھون نے سکن بن مغیرہ سے جو آل عثمان کے غلام تھے انھون نے ولید ابن ہشام سے انھون نے فرقد ابی طلحہ سے انھون نے عبدالرحمن بن خباب سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اُسوقت آپ غزوہ جیش العسرت (یعنے غزوہ تبوک یہ جیش العسرت کے نام سے اسوجہ سے مسمی ہوا کہ نہایت قحط سالی اور بے سروسامانی مین ہوا تھا) کا سامان مہیا فرما رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ اسکی حمد کے واسطے) سو اونٹ مع نمدہ و کاٹھی کے اللہ کی راہ مین مینے دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے دو سو اونٹ مع کاٹھی وغیرہ کے اللہ کی راہ مین (اس لشکر کو) دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے اللہ کی راہ مین تین سو اونٹ مع اسباب دیے پھر مینے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی کرگزرین اُنکے لیے (آخرت مین) مضر[1] نہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جُہنی ہین انکی حدیث عبداللہ بن نافع فندگر کے واسطہ سے مروی ہی عبداللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے انھون نے معاذ بن عبدالرحمن جہنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا اپنا داہنا بایان ہاتھ پہچاننے لگے تو اُسکو نماز کا حکم کرو۔ یہ حدیث کسی دوسری سند سے معلوم نہین ہوتی اسکو ابوعمر نے بیان کرکے کہا ہی کہ اگر یہ حدیث صحیح ہی تو مین ان عبدالرحمن کو عبداللہ بن حبیب کا بھائی سمجھتا ہون۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش انصاری ہین انکی کنیت ابولیلی ہی۔ علی مرتضی کے ساتھ واقعہ صفین مین موجود تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر بیان کیا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

خطمی۔ موسی کے والدین۔ سعید بن عبدالرحمن نے موسی بن عبدالرحمن خطمی سے روایت کی ہی کہ انھون نے محمد بن کعب قرظی کو اپنے والد سے پوچھتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے قمار بازی کے بابت کیا سنا ہی اُنکے

[1] یہ ایک نہایت لطف وکرم کا خطاب ہی تمام گناہون کی بخشش کا پروانہ ہی ایسا لطف وکرم کا خطاب صرف اُسی شخص کے ساتھ ہوتا تھا جسکی آیندہ زندگی کی حالت اللہ و رسول نے جانچ لی ہوتی تھی اہل بدر کے لیے بھی اس قسم کا جملہ ارشاد ہوا ہی کہ اب جو چاہے کرو مین تمھین بخش چکا ۱۲

Marfat.com

والد نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے جوا کھیلا پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اسکی حالت مثل اُس شخص کے ہے جو پیپ سے وضو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز اسکی مقبول نہوگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے عبدالرحمن بن حبیب خطمی کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر انکے تذکرہ مین کوئی بات ایسی نہین بیان ہوئی جس سے معلوم ہوتا کہ یہ عبدالرحمن حبیب کے بیٹے ہین یا اور کوئی ہین لیکن غالب گمان یہ ہے کہ ابو موسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے تو یہی سمجھکر کہ یہ عبدالرحمن (حبیب کے بیٹے نہین بلکہ) کوئی اور ہین واللہ اعلم۔ وہ حال انکا بیان کیا جس سے ظاہر ہوتا کہ یہ عبدالرحمن خطمی ہین یا دوسرے۔ غالب گمان یہ ہے کہ اس خدشہ کا انکو استدراک نہین ہوا۔ اور سمجھ لیا کہ یہ عبدالرحمن دوسرے ہین اور وہ عبدالرحمن خطمی دوسرے ہین۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

خلاد کے والد تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ مین اور دوسرے لوگون نے تابعین مین ذکر کیا ہے۔ عبدالرزاق سے معمر نے انھون نے خلاد سے انھون نے اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا تم لوگون کو اس آدمی کی خبر دون جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم لوگون نے یہ سنا کیا کہ اب کسی شخص کا نام بتائینگے اور کہا ہان فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگون مین زیادہ محبوب ہے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیش تیمی اور بعض نے انکو عبداللہ بیان کیا ہے مگر عبدالرحمن صحیح ہے۔ ہمکو ابن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن حاتم یعنی ابو سلمہ غنوی نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے انھون نے ابو نباح سے نقل کرکے بیان کیا کہ مین نے عبدالرحمن بن خنیش سے پوچھا وہ اس وقت بہت بوڑھے تھے کہ کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انھون نے کہا کہ ہان دیکھا تھا پھر مین نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات کو جسمین شیاطین انکے ساتھ فریب کرنا چاہتے تھے کیا کیا تو عبدالرحمن بن خنیش نے کہا کہ شیاطین پہاڑون کے درون اور نالون سے (نکل نکل کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انمین ایک شیطان تھا جسکے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ (نصیب دشمنان) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کو جلانا چاہتا تھا۔ اسی اثناء مین جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہیے حضرت نے فرمایا کیا کہون جبریل نے کہا کہیے (یعنے یہ دعا پڑھیے)

اعوذ[ملہ] بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق و برأ و ذرأ و من شر ما ینزل من السماء و من شر ما یعرج فیھا و من شر ما یخرج من الارض و من شر ما ینزل فیھا و من شر فتن اللیل و النھار و من شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمان

(چنانچہ حضرت نے یہ دعا پڑھی پڑھتے ہی) اس شیطان کی آگ گل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو ہزیمت دی۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

خیثمہ بن عبد الرحمن کے والد ہین اور ابن ابی سبرہ کے بیٹے ہین۔ انکا تذکرہ لوگون نے لکھا ہی۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابن مندہ نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے نام مین لکھا ہی اور یہ اپنی کنیت سے مشہور بھی نہین ہین کہ کنیت کے ترک ہو جانے سے ابن مندہ پر استدراک کیا جاے۔ علاوہ اڑین ابن مندہ وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھکر یہ بھی کہا ہی کہ یہ خیثمہ کے والد ہین انکی کنیت ابو خیثمہ نہین لکھی۔ پس ابن مندہ پر استدراک نہین ہو سکتا انشاء اللہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے تذکرہ مین وہ باتین آجینگی جنسے معلوم ہو جائیگا کہ خیثمہ کے والد یہی عبد الرحمن ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن درہم کندی ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی انھون نے استغفار کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک حدیث) روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن دلہم۔ یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا معروف نہین ہی۔ اور سند حدیث انکی مجروح ہی حمید بن ابی حمید نے عبد الرحمن بن دلہم سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کدو کا استعمال کیا کرو کیونکہ کدو دل و دماغ کی قوت زیادہ کرتا ہی اور اسی طرح ایک حدیث مور کی فضیلت مین انسے مروی ہی کہ مور کی فضیلت سترؐ انبیا نے بیان فرمائی ہی سوا ے ان حدیثون کے اور بھی حدیثین انسے مروی ہین مگر سب ضعیف اور احادیث صحیحہ کی معارض ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابو رشد۔ ابو موسیٰ نے کہا ہی کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور احتمال کیا ہی کہ یہ عبد الرحمن ابن عبد یا ابن عبید ہین۔ سوا ے اسکے کہ

ملہ ترجمہ مین اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہون اُن چیزون کے شر سے جو اُسنے پیدا کی ہین اور اُن چیزون کے شر سے جو آسمان سے اُترتی ہین اور اُن چیزون کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہین اور اُن چیزون کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہین اور ان چیزون کے شر سے جو زمین پر اُترتی ہین اور رات اور دن کے فتنون سے اور آنیوالون کے شر سوا اس آنے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آئے ۱۲

ابونعیم نے ان دونون کے درمیان فرق بیان کیا ہی۔ اور عبدالرحمن بن عبد کا انشاء اللہ ہم ذکر کرینگے اور ابوعمر و ابونعیم نے کہا ہی کہ عبدالرحمن ابوراشد ذی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر گئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا عبدالعزی فرمایا کہ تمھارے والد کا کیا نام ہی کہا ابومغویہ۔ فرمایا نہین۔ بلکہ عبدالرحمن ابوراشد تمھارا نام ہی پھر فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھ کون شخص ہی انھون نے کہا میرا غلام ہی آنحضرت نے فرمایا اسکا کیا نام ہی کہا قیوم فرمایا نہین بلکہ عبدالقیوم۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع انصاری ظفری ہین۔ عبدالرحمن بن عبدالعزیز نے حکیم بن حکیم سے انھون نے فاطمہ بنت خشاف سے انھون نے عبدالرحمن ابن ربیع ظفری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلۂ اشجع کے ایک شخص کے پاس زکوۃ وصول کرنے کے لیے کسیکو بھیجا مگر دینے سے انکار کیا پھر دوبارہ آنحضرت نے زکوۃ لینے کے واسطے اُسکے پاس بھیجا اُسنے پھر انکار کیا تیسری بار پھر آنحضرت نے زکوۃ لینے کے واسطے اُسکے پاس بھیجا اور فرمادیا کہ اگر ابکی مرتبہ وہ زکوۃ نہ دے تو اسکی گردن مار دینا۔ عبدالرحمن بن عبدالعزیز کہتے ہین کہ میرے حکیم بن حکیم سے کہا میرا خیال یہ ہی کہ حضرت ابوبکر نے منکرین[1] زکوۃ سے شاید اسی حدیث کی بنا پر جہاد کیا تھا حکیم نے کہا ہان۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب اسلمی مدنی ہین انسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی ہین یہ سلمان بن ربیعہ بن یزید بن سہم بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن باہلی کے بھائی ہین۔ باہلی باہلہ بنت صعب ابن سعد بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیے گئے ہین۔ اور معن کی اولاد سب باہلہ کی طرف منسوب ہوئی ہی۔ یہ عبدالرحمن ذی النور کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے مگر کوئی حدیث آپسے نہین سنی یہ اپنے بھائی سلمان سے بڑے تھے۔ جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو شہر قادسیہ کی طرف (عامل بناکر) بھیجا تو عبدالرحمن بن ربیعہ کو وہان کا قاضی بنایا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم اور وصول انکے سپرد کی تھی پھر انکو حضرت عمر نے شہر باب اور ابواب اور ترکستان کے معرکہ جنگ پر حاکم بنادیا تھا یہ عبدالرحمن شہر بلنجر مین جو ملک باب کا آخری شہر ہی حضرت عثمان کی خلافت کے آٹھ برس گذرنے کے بعد شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

[1] سرور عالم صلعم کی وفات کے بعد کچھ لوگ فرضیت زکوۃ کے منکر ہوگئے تھے اُنسے حضرت ابوبکر نے جہاد کیا تھا اسی جہاد کو قتال مرتدین اور واقعہ ردت سے تعبیر کرتے ہین ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن رشید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہو کہ بعض لوگ بحوالہ امام بخاری انکو صحابی کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیش بن رباب بن یمر اسدی ذین عزوۂ احد مین شریک تھے یزید بن رقیش کے بھائی تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن بن زبیر بن باطیا قرظی ہین امیر ابونصر نے دونون طرح سے انکا نسب بیان کیا ہو۔ اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہو انھین عبدالرحمن نے رفاعہ قرظی کی مطلقہ عورت سے نکاح کیا تھا (ایک دن) وہ عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے (عبدالرحمن کی شکایت کی اور) کہا کہ عبدالرحمن کے پاس جو چیز[1] ہو وہ میرے کپڑے کے کنارہ کے مثل ہو۔ ہمکو ابوالفرج یحیی بن محمود اور ابویاسر بن ابی جہ نے اپنی سندون سے (جو) مسلم بن حجاج تک (پہونچتی) ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان نے بیان کیا اور انھون نے زہری سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہو کہ وہ قرظی تھین رفاعہ قرظی کی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ مین رفاعہ قرظی کے نکاح مین تھی اونھون نے مجکو مغلظہ طلاق دیدی مینے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر اُنکے پاس جو چیز ہو وہ میرے کپڑے کے مانند ہو آنحضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کیا اب تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو یہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ تم عبدالرحمن کی چاشنی نہ چکھ لو اور وہ تمھاری چاشنی نہ چکھ لین۔ اس حدیث کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہو۔ اور رسوہ بن رفاعہ نے زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو۔ محمد بن اسحاق نے اس عورت کا نام تمیمہ اور بعض نے سہیمہ بیان کیا ہو اور بعض سوائے ان دونون ناموں کے اور نام بیان کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ زبیر بفتح زا و سجمہ عبدالرحمن کے والد اور زبیر بضم زا و سجمہ فتح با تحتانی عروہ کے والد ہین۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

زجاج۔ حضرت ام المومنین ام حبیبہ کے غلام تھے۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ عمر بن عثمان بن ولید بن عبدالرحمن نے روایت کی ہو کہ مجھکو میرے والد نے اور نیز میرے دوسرے عزیزون نے عبدالرحمن زجاج سے انھون نے ام المومنین ام حبیبہ سے

[1] مطلب یہ ہو کہ وہ نامرد ہین انکا عضو مخصوص بیکار ہو اسی مضمون کو کنایہ مین ادا کر رہی ہین ۱۲

نقل کرکے خبر دی کہ وہ فرماتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور عبدالرحمن میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام حبیبہ یہ کون ہے مینے کہا میرا غلام ہے اسکے آزاد کرنیکی مجھے اجازت دیجیے تو آپنے آزاد کرنیکی اجازت دی ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے کیا ہے اور یہ گمان کیا ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے مگر انکا شمار تابعین مین ہے اور انھون نے اپنی سند سے (جو) عبداللہ بن مسلم بن ہرمز تک (پہونچتی ہے) انھون نے عبدالرحمن زجاج سے روایت کی ہے کہ مینے شیبہ بن عثمان سے کہا لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوے مگر کعبہ کے اندر آپنے[1] نماز نہین پڑھی تو شیبہ نے کہا وہ لوگ جھوٹے ہین۔ میرے والد حضرت پر فدا ہو جائین جب آپ کعبہ مین تشریف لے گئے تو عمودین کے درمیان آپنے نماز ادا کی۔ پھر اپنی پشت دشکم سے اُسکو مس فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عدوی ہین ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عمہ کی اس کنیزک کے بطن سے متولد ہوے تھے جسکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ لڑکا عورت کے واسطے اور زانی کے لیے پتھر ہین اور یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ جب ان عبدالرحمن کے بھائی عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے (انکے متعلق) باہم جھگڑا کیا تھا۔ (ہر شخص کہتا تھا کہ یہ لڑکا ہمین ملنا چاہیے) جو نسب انکا ہمنے بیان کیا اسمین قریش کے نسب بیان کرنے والون یعنے مصعب اور زبیر اور عدوی نے اختلاف نہین کیا اور علما نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ انکے والد زمعہ کی کنیزک تھین یمن کی رہنے والی تھین ام المومنین سودہ زوجۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدالرحمن کی بہن تھین یہ عبدالرحمن صاحب اولاد تھے انکی اولاد مدینہ مین رہتی تھی۔ یہانتک ابو عمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن زمعہ بن مطلب عبداللہ اور عبد فرزندان زمعہ کے بھائی ہین۔ انکی حدیث ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرحمن بن زمعہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن ابن زمعہ نے ایک لڑکے کی نسبت رسول اللہ کے پاس جھگڑا کیا اور کہا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد کا بیٹا ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ کے سوا دوسرون نے مسند حدیث مین عبد بن زمعہ بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے عبدالرحمن (کا نسب) اس طرح بیان کیا ہے ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی اور کہا ہے کہ انکی والدہ قریبہ ابو امیہ بن مغیرہ ابن عمر بن مخزوم کی بیٹی تھین۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کی طرح ہشام سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر نسب مین اسود کو بڑھا دیا ہے۔ ہمین فتیان بن احمد بن محمد جوہری نے جو ابن سمینہ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی سند کو قعنبی تک پہونچا کر خبر دی انھون نے (امام) مالک سے

[1] اسمین اختلاف ہے کہ کعبہ کے اندر نماز جائز ہے یا نہین حنفیہ جواز کے قائل ہین خواہ فرض نماز ہو یا نفل انکا استدلال اسی حدیث سے ہے۔

انھون نے ابن شہاب سے انھون نے عروہ سے انھون نے عائشہ زوجۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ وہ فرماتی تھین عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرے نطفہ سے ہو لہذا تم اسکو لے لینا چنانچہ فتح مکہ کے سال مین اس لڑکے کو سعد نے لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہو اسکی نسبت میرے بھائی مجھے وصیت کر گئے تھے پس عبد بن زمعہ کھڑے ہوے انھون نے کہا یہ میرا بھائی ہو کیونکہ میرے والد کی کنیزک کا بیٹا ہو میرے والد ہی کے یہان پیدا ہوا ہو (جب جھگڑا زیادہ بڑھا) تو دونون آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی مجھے اس لڑکے کی بابت وصیت کر گئے تھے (لہذا یہ لڑکا مجھے ملنا چاہیے) عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہو میرے والد کی کنیزک کا لڑکا ہو میرے والد ہی کے یہان پیدا ہوا ہو (لہذا مین ہی اسکا مستحق ہون) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد ابن زمعہ اس لڑکے کو تم لیلو کیونکہ لڑکا عورت کے واسطے ہو اور زانی کے واسطے پتھر ہین پھر ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو (یہ حکم) اس سبب سے (دیا) کہ حضرت نے عبد الرحمن کو عتبہ بن ابی وقاص کا مشابہ دیکھا حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ سودہ نے عبد الرحمن کو نہین دیکھا یہانتک کہ وفات ہو گئی۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو انکے نسب مین علما نے اسقدر سخت اختلاف کیا ہو کہ اُنکے اقوال مین تطبیق دینا ممکن تین صحیح وہی ہو جو ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ اسکی دلیل یہ ہو کہ ابو نعیم نے عبد بن زمعہ بن اسود کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی کہا ہو اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح عبد بن زمعہ کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی بیان کیا ہو اور ان دونون نے نسب کے ذکر مین ام المومنین سودہ کو بنت زمعہ بن قیس بیان کیا ہو۔ جس طرح کہ ہمنے پہلے بیان کیا بس اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جن عبد الرحمن کو ان دونون (یعنے ابن مندہ و ابو نعیم نے) عبد اللہ بن زمعہ کا بھائی کہا ہو یہ وہی عبد الرحمن ہین جو زمعہ بن قیس عامری کے بیٹے ہین نہ وہ عبد الرحمن جو زمعہ بن اسود اسدی کے بیٹے تھے۔ ابو عمر کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ جب سعد اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے (یعنے انھین عبد الرحمن کی بابت جھگڑا کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کو عتبہ بن ابی وقاص سے صریح مشابہ دیکھکر اپنی زوجہ حضرت سودہ کو حکم دیا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو گو یہ لڑکا بوجہ صاحب فراش ہونے کے زمعہ کو دلایا گیا ہو (مگر در اصل یہ عتبہ ہی کا بیٹا ہو) پس اگر عبد الرحمن حضرت سودہ کے بھائی نہ سمجھے جاتے بوجہ اسکے کہ انکے والد کے یہان پیدا ہوے تھے تو آپ حضرت سودہ کو پردہ کا حکم کیون دیتے واللہ اعلم۔ (اس مقام پر) سب سے پہلے ابن مندہ سے غلطی ہوئی انھون نے زمعہ کو قریشی لکھا دیکھا اس وجہ سے انکے خیال مین یہ بات آگئی کہ یہ زمعہ اسود اسدی کے بیٹے ہین کیونکہ اسود اسدی قریشی ہین) زیادہ مشہور تھے ابو نعیم نے بھی ابن مندہ ہی کی پیروی کی ہو لیکن ان دونون کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ بنی عامر بن لوی سب قریشی ہین تو ہرگز ایسا نہ کہتے حالانکہ یہ لوگ قریش ظواہر سے ہین اور کعب بن لوی کا خاندان قریش بطاح سے ہو۔ زبیر بن بکار نے بھی انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ قیس بن عبد شمس عامری نے زمعہ

Marfat.com

پیدا ہوئے اور زمعہ سے عبد بن زمعہ اور عبد الرحمن بن زمعہ پیدا ہوئے یہ وہی عبد الرحمن ہین کہ انکی بابت عبد بن زمعہ نے فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص سے جھگڑا کیا تھا۔ پھر بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سکران بن عمر کی زوجہ تھین جب سکران نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ نکاح کر لیا۔ یہ قول بھی ہمارے بیان کی تائید کرتا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر انصاری ہین۔ انکی کنیت ابو خلاد تھی اور صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو۔ یحیی بن سعید بن ابان قریشی نے ابو فروہ سے انھون نے ابو خلاد سے روایت کی ہو اور بیان کیا جاتا ہو کہ انکا نام عبد الرحمن بن زبیر ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی انکو حاصل ہوئی ہو یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت تم کسی کو دیکھو کہ دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم سخنی اسکو عنایت کی گئی تو اس سے نزدیکی حاصل کرو کیونکہ اسکو حکمت عنایت ہوئی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن ابو خلاد کو دوسرے عنوان سے بیان کیا ہو جو پہلے گذر چکا۔ اور غالب ظن میرا یہ ہو کہ یہ دونون ایک ہی ہین اس بیان مین انکے والد کا نام بھی ذکر کیا گیا ہو اور گذشتہ تذکرہ مین نہین ذکر کیا گیا اسی وجہ سے ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہو اور انکا ذکر نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن خطاب قریشی عدوی ہین یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا انکی والدہ لبابہ بنت ابی لبابہ بن عبد المنذر ہین۔ عبد الرحمن کو ابو لبابہ ساتھ لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے آنحضرت نے فرمایا اے ابو لبابہ یہ تمھارا کون ہو ابو لبابہ نے کہا میرا نواسہ ہو آنحضرت نے فرمایا اس سے چھوٹا بچہ ہمنے نہین دیکھا۔ آپ نے چھوہارا چبا کر انکے منھ مین ڈالا اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا دی پس عبد الرحمن ہر مجمع مین بلند قامت معلوم ہوتے تھے پورے قد کے آدمی تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو چھ برس کے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے انکے عبد الحمید کو کوفہ کا حاکم کر دیا تھا۔ عبد الرحمن اپنے والد زید سے بہت مشابہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جسوقت انکو دیکھتے تھے تو یہ شعر پڑھتے تھے

اخوکم غیر اشیب قد اناکم[1] بحمد اللہ عادلہ الشباب

اور حضرت عمر نے اپنی بیٹی فاطمہ کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تھا۔ انسے ایک بیٹے عبد اللہ پیدا ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط۔ ابو عیسی ترمذی نے اپنے جامع مین انکو بیان کیا ہو۔ اور ترمذی نے سعید بن نصر سے انھون نے ابن مبارک سے

[1] ترجمہ۔ خدا کا شکر ہو کہ تمھارے بھائی آتے ہین جو ابھی بوڑھے نہین ہوئے۔ شباب انکا ابھی کامل و مکمل ہو۔ ۱۲

Marfat.com

انھون نے سفیان سے انھون نے علقمہ بن مرثد سے انھون نے عبدالرحمن بن سابط سے جنت کے گھوڑون کی صفت مین روایت کی ہو اور ابو عبداللہ بن مندہ نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن سابط نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اور اس سند مین علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہو بعض نے کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے اُنھون نے عبدالرحمن بن ساعدہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے عمیر بن ساعدہ سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے سلیمان بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے اور اسکے سوا اور بھی اختلاف ہو۔ جسکو ابو احمد یعنے عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو خالد احمر نے بیان کیا انھون نے ابن جریج سے انھون نے ابی زبیر سے اُنھون نے جابر سے روایت کرکے کہا کہ مجھکو عبدالرحمن ابن سابط نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کی قربانی اس طرح کرتے تھے کہ اُسکے بائین پیر کو باندھ دیتے تھے اور وہ باقی پیرون سے کھڑا رہتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سارہ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو۔ عبید بن عبیداللہ نے سری بن اسمعیل سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبدالرحمن ابن ابی سارہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کی تعداد پوچھی تو آنحضرت نے فرمایا کہ تیرہ رکعت آٹھ رکعت تہجد اور (تین رکعت) وتر اور دو رکعت (نفل) فجر کے قریب پھر مینے پوچھا کہ وتر مین کون کون سورتین پڑھون تو فرمایا سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا یہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔ انکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہو مگر ابو نعیم کہتے ہین کہ اِسکے والد کا نام ابی سارہ ذکر کرنے مین غلطی سمجھتا ہون بلکہ یہ عبدالرحمن بن ابی سبرہ ہین۔ اور حدیث اسی نام سے یعنے عبدالرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہو۔ ابو نعیم نے اسمعیل بن زرہی سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہو کہ عبدالرحمن نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وتر مین کیا پڑھا جاوے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ انصاری ساعدی ہین۔ حنش بن حارث نے علقمہ بن مرثد سے انھون نے عبدالرحمن بن ساعدہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین گھوڑے کو بہت دوست رکھتا تھا (اسی بناپر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا یا رسول اللہ مجھکو جنت مین بھی گھوڑا ملیگا آنحضرت نے فرمایا اگر اللہ عزوجل تجھکو جنت دیگا تو ایک گھوڑا یاقوت کا ایسا عنایت کریگا کہ اُسکے دو شہپر ہونگے جسطرف تم چاہوگے وہ اپنے پرون سے اڑیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور اس حدیث مین علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہو اور یہ اختلاف عبدالرحمن بن سابط کے ذکر مین بیان ہو چکا ہو۔

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب عبداللہ بن سائب کے بھائی ہین واقعہ جمل[1] مین شہید ہوے انکے والد کے سلمان ہونے مین اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ ہمنے (اس اختلاف کو) انکے نام سائب مین بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ اسدی ہین۔ کوفیون مین انکا شمار کیا گیا ہو۔ متقین نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہو۔ انسے شعبی نے روایت کی ہو اور انکے والد صحابی تھے۔ اسمعیل بن ذریبی نے عامر شعبی سے انھون نے عبدالرحمن بن سبرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ وتر مین کیا پڑھا جاوے تو آپنے فرمایا کہ سبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابونعیم نے کہا ہی بعض متاخرین نے انکو عبدالرحمن بن ابی سبرہ سے علیحدہ کرکے بیان کیا ہو اور یہ عبدالرحمن میرے خیال مین وہی پہلے شخص ہین یعنے عبدالرحمن بن ابی سبرہ ہین جنکا ذکر ہم اب کرینگے۔

مین کہتا ہون یہ قول میرے نزدیک مجروح ہی کیونکہ یہ عبدالرحمن بن سبرہ اسدی ہین اور وہ عبدالرحمن بن ابی سبرہ کہ جنکا ذکر ہوگا جعفی ہین تو دونون ایک کیونکر ہوسکتے ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ۔ اور ابوسبرہ کا نام یزید ہی وہ ابن مالک بن عبداللہ بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مرداس بن جعفی ہین۔ ان عبدالرحمن کا شمار اہل کوفہ مین ہو انکا نام عزیر تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن رکھا اور فرمایا جو نام اللہ کو بہت پسند ہین وہ عبداللہ وعبدالرحمن ہین یہ عبدالرحمن خیثمہ کے والد تھے۔ ہم انکے والد ابوسبرہ کا ذکر باب الکنیت مین انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اور انکے بھائی سبرہ بن ابی سبرہ کا ذکر ہم پہلے بیان کرچکے ہین۔ یہ قول ابوعمر کا تھا۔ ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا انھون نے ابواسحاق سے انھون نے خیثمہ بن عبدالرحمن بن ابی سبرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد عبدالرحمن اپنے دادا کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارے بیٹے کا کیا نام ہے انھون نے کہا عزیر آنحضرت نے فرمایا انکا نام عزیر نہین بلکہ عبدالرحمن رکھو اور فرمایا عبدالرحمن وعبداللہ وحارث بہت اچھے نام ہین۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکا نام جبار تھا آنحضرت نے عبدالرحمن رکھا اور بعض انکا نام عبدالعزی بیان کرتے ہین لیکن ابونعیم نے انکو اور جبن عبدالرحمن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے انکو ایک ہی بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

---

[1] واقعہ جمل۔ جنگ جمل سے مراد ہے یہ لڑائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے درمیان ۱۰ جمادی الاخری ۳۶ھ ہجری مین ہوئی تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن زرارہ - انکا نسب انکے والد کے ذکر مین ہم بیان کر چکے ہین اور بعض لوگ انکو ابن سعد بن زرارہ بیان کرتے ہین اور انکا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہی - اس مقام پر انکا ذکر صرف ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن منذر اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ انصاری ساعدی ہین - انکی کنیت ابو حمید تھی یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے - انکے نام مین اختلاف ہے امام احمد بن حنبل نے تو جیسا اپنے بیان کیا ہی ویسا ہی کہا ہی مگر بخاری نے انکا نام منذر کہا ہی - انسے جابر بن عبد اللہ اور عباس ابن سہل اور عروہ بن زبیر وغیرہم نے روایت کی ہی ابو زبیر نے جابر سے انھون نے حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن ایک برتن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام نقیع[1] سے دودھ لائے مگر برتن کھلا ہوا تھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ تم نے اسکو بند کیون نہ کر لیا اگر کوئی چیز نہ تھی تو لکڑی ہی اسکے عرض پر رکھ لیتے - انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کیا جاویگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہین - انکا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا - بعض کہتے ہین کہ انکے والد کا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سعید رکھا - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی - ابن کلبی اور ابو عبید اور یحیی بن معین اور بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی زبیر بن بکار اور مصعب زبیری نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عبد الرحمن) بن عمرو بن حبیب ابن ربیعہ بن عبد شمس - انھون نے نسب بیان کرتے وقت ربیعہ کو زیادہ کر دیا ہی - مگر جو نسب پہلے بیان ہوا وہی صحیح ہی حافظ ابو القاسم نے اسکو ذکر کیا ہی - اور ابو احمد عسکری نے ابن کلبی اور اُنکے ساتھ والون کے مانند انکا نسب لکھا ہی - عبد الرحمن کی والدہ ابو فرعہ کی بیٹی تھین ابو فرعہ کا نام حارثہ تھا - (نسب انکا اس طرح ہی حارثہ) بن قیس بن اعیاض بن مالک بن علقمہ جندل طعان کنانی ہین - انکی کنیت ابو سعید تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے - اور رسول خدا کے صحابی تھے انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا - انھون نے بصرہ مین سکونت اختیار کی تھی عبد اللہ بن عامر نے جبکہ وہ بصرہ کے حاکم تھے

[1] نقیع مدینہ سے تھوڑی دور ہے ایک مقام کا نام ہے

Marfat.com

انکو ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا جس سے انھون نے ۳۳ھ مین سجستان فتح کیا اور شہر رخج کے حاکم سے صلح کرکے وہین مقیم رہے یہانتک کہ جب حضرت عثمان کی خلافت مین خلل پڑگیا تو یہ وہان سے چلے آئے اور بنی لیثکر کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو اپنا جانشین کردیا۔ اور اس شخص کو اہل سجستان نے نکالدیا جسوقت حضرت معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو بصرہ مین حاکم بنایا عبدالرحمن بن سمرہ کو بھی ۴۴ھ مین پھر سجستان بھیجا اس جہاد مین حسن بصری اور مہلب بن ابی صفرہ اور قطری بن فجاۃ انکے ہمراہ تھے پس انھون نے رخج کو فتح کیا اور ۴۵ھ ہجری مین رخج اور زابلستان کو فتح کیا۔ پھر انکو حضرت معاویہ نے ۴۶ھ مین سجستان سے معزول کردیا اور انکے بعد ربیع بن زیاد کو عامل بنایا جسوقت یہ (عبدالرحمن) معزول ہوگئے بصرہ مین لوٹ آئے اور ۵۰ھ مین وہین وفات پائی اور بعض کہتے ہین ۵۱ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین انھون نے شہر مرو مین وفات پائی۔ مگر قول اول صحیح واکثر ہی۔ بصرہ مین محلہ سمرہ انھین کی طرف منسوب ہی۔ یہ عبدالرحمن بڑے منکسر مزاج تھے جس روز پانی برستا تھا اوس دن یہ بارانی پہن لیتے تھے اور پھاڑ دہانہ مین ایکدراستہ کو صاف کیا کرتے تھے انسے حسن اور ابن سیرین اور عمار بن ابی عمار نے جو ہاشم کے غلام تھے اور سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہی۔ ہمکو ابوالمنصور یعنے مسلم بن علی بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنے احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن احمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ ایلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حسن نے عبدالرحمن بن سمرہ سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ حکومت کو طلب نکرو کیونکہ اگر (طلب کرنے پر) حکومت تمکو ملیگی تو (خدا کی طرف سے) تم اُسی حکومت کے قبضہ مین دیدیے جاؤگے اور بغیر طلب اگر تمکو حکومت ملجائیگی تو (خدا کی طرف سے) اُسپر تمھاری مدد کی جائیگی اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور اُسکے خلاف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور جس کام کو بہتر سمجھو وہی کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیرہ بعض نے سمیر بیان کیا ہی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ سری بن یحیی نے قبیصہ سے انھون نے سفیان سے انھون نے عون بن ابی جحیفہ سے انھون نے عبدالرحمن بن سمیرہ یا سمیر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص ایسا نہین کرسکتا کہ جب کوئی شخص (ناحق) اسکے قتل کے ارادہ سے آئے تو (اُسکے سامنے) اپنی گردن بڑھادے (کہ لے کاٹ لے) اگر ایسا کرو تو بہت مناسب ہی کیونکہ) قاتل دوزخی ہو اور مقتول جنتی ہی حفص بن عمر نے قبیصہ سے انھون نے اپنی سندون سے عبدالرحمن بن سمیرہ سے انھون نے ابن عمر سے اسکو روایت کیا ہی

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر سا سود کے والد تھے۔ سندر رومی تھے اور زنباع جذامی کے غلام تھے اور زنباع جذامی روح کے والد تھے طبرانی نے انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہی اور دوسرون نے عبداللہ کہا ہی انسے یہ حدیث اوپر نقل ہو چکی ہی کہ (آنحضرت نے بطور دعا کے فرمایا) قبیلۂ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ مین کیا ہی کہ جنکا نام معلوم نہین انکی حدیث اسلم غفار کے ذکر مین مروی ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سنۃ اسلمی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ مجکو ابو باسر نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے احمد ابن ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے بیان کیا انھون نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انھون نے یوسف بن سلیمان سے انھون نے اپنی دادی میمونہ سے انھون نے عبدالرحمن بن سنۃ سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ شروع ہوا اسلام غربت کی حالت مین اور عنقریب پھر پلٹے گا اور غربت کی حالت مین آجائیگا جیساکہ شروع ہوا تھا پس مژدہ ہو غریبون کے واسطے۔ لوگون نے عرض کیا کہ غربا کون لوگ ہین فرمایا کہ غربا وہ لوگ ہین جسوقت آدمیون مین بدکاری پھیلے وہ لوگ نیکوکاری کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف انصاری ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا ہی۔ ابن ابو داؤد نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر صحیح نہین ہی۔ انکے والد اور انکے بھائی ابی امامہ صحابی تھے۔ ہان انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو حازم نے عبدالرحمن بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی نازل ہوئی اسوقت آپ اپنے کسی مکان مین تشریف رکھتے تھے (بعد نزول اس آیت کے) پس آپ مکان سے تشریف لائے اور ان لوگون کی جستجو کی (جنکا ذکر اس آیت مین ہی) تو آپنے کچھ لوگون کو دیکھا کہ وہ اللہ کو یاد کرتے ہین بعض انمین سے ایسے لوگ تھے جنکے سر کے بال پریشان اور موٹے کپڑے پہنے ہوے تھے اور بعض ایک ہی کپڑے مین بسر کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان لوگون کو دیکھا فرمایا اللہ کا شکر ہی جس نے ایسے لوگون کو میری امت مین پیدا کیا ہی کہ انکے ساتھ رہنے کا مجھے حکم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

ل ترجمہ (اے نبی) تم اپنے کو اُن لوگون کی صحبت مین رکھو جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام (غرض ہر وقت) یاد کیا کرتے ہین ۱۲

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہین اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہی انکی والدہ لیلیٰ بنت نافع بن عامر تھین ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن غزوۂ بدر مین شریک تھے ابو نعیم کہتے ہین کہ غزوۂ احد اور خندق اور انکے علاوہ سب غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی عبدالرحمن ہین جنکو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کرو وقبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبدالرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ مین حاکم بنا دیا تھا - ابن عیینہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہی کہ حضرت ابوبکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئی حضرت ابو بکر نے میت کی نانی کو اُسکے مال مین سے چھٹا حصہ دلا دیا اور دادی کو کچھ بھی نہ دلایا عبدالرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ مین سے تھے اور غزوۂ بدر مین شریک ہو چکے تھے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ آپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت مرجاتی تو اُسکے مال مین سے میت کو کچھ بھی نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کر دیا کہ اگر وہ (دادی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی پس حضرت ابوبکر نے اُس چھٹے حصہ مین دونون کو شریک کر دیا - یہ وہی عبدالرحمن ہین جنکی نسبت محمد بن کعب قُرظی نے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان کے زمانے مین عبدالرحمن بن سہل انصاری جہاد کے واسطے گئے اُسوقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا مین عبدالرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوے نکلے عبدالرحمن (انکو دیکھکر) کھڑے ہو گئے اور اُن مشکون کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلامون نے عبدالرحمن سے مزاحمت کی (اسی اثنا مین) حضرت معاویہ کو یہ خبر پہونچی تو انھون نے (تاجر کے غلامون سے) کہا کہ انسے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث سے انکی عقل جاتی رہی ہی عبدالرحمن نے (یہ سنکر) کہا اللہ کی قسم میری عقل نہین گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین منع کیا ہی کہ شراب کو ہم اپنے شکم مین یا پانی کے ظروف مین داخل کرین - اُنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - ابو عمر نے کہا ہی یہ وہی عبدالرحمن ہین جنکے بھائی خیبر مین مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے اپنے بھائی کے مقدمہ قتل مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے مین اپنے چچا حویصہ و محیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سیحان بعض لوگون نے انکو ابن سحان کہا ہی یہ بنی انیف کے بھائی تھے یہ (بنی انیف) قبیلہ ہلی کی شاخ ہی یہ وہی شخص ہین جنھون نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی - انکی کنیت ابو عقیل تھی محمد بن سائب نے ابو صالح سے انھون نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات کی تفسیر مین

روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی اور انکو مستعد کیا۔ چنانچہ ابو عقیل جنکا نام عبد الرحمن تھا اور بنی انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوہارے لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنی تمام رات پانی بھرنے مین ختم کردی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوہارے لے تھے اُنمین سے ایک صاع چھوہارے تو اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور ایک صاع چھوہارے اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوہارے صدقے کے چھوہارون مین ڈالدو پھر منافقون نے عبد الرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوہارے لانیکی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی بشر بن عبد اللہ بن مکنف بن محیصہ نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) مکان سے باہر تشریف لائے اور آپکے ساتھ عبد الرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ اُنپر پڑھ کے دم کردیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو ابو نعیم نے ان عبد الرحمن کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انھین سانپ نے کاٹا تھا اور عبد الرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انھین عبد الرحمن بن سیحان کی نسبت سانپ کا کاٹنا ذکر کیا ہو

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبلی بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنو مالک بن لوذان کو بنو سمیعہ بھی کہتے ہین اور ایام جاہلیت مین یہ لوگ بنو الصماء کہے جاتے تھے صماء قبیلہ مزینہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبد اللہ بن شبل صحابی تھے یہ (عبد الرحمن) شام مین فروکش ہوے تھے اُنسے تمیم بن محمود نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندون کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لینے جیسے اونٹ اپنی قیام گاہ کو مخصوص کر لیا کرتا ہے (کہ سواے اس مقام کے پھر کہین بیٹھتا) منع کیا ہو ہمکو ابو الفضل یعنے منصور بن ابو الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابو کثیر نے ابو راشد حبرانی سے اُنھون نے عبد الرحمن بن شبل سے نقل کرکے بیان کیا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (پڑھتے وقت اُسکے الفاظ کو) نہ لپیٹو اور اُسکے پڑھانے مین بخیلی نکرو اور اُسکو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اُسکے ذریعہ سے مال نہ جمع کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ انکو ربیع بن سلیمان بیری نے ان صحابہ مین ذکر کیا ہو جو شہر مصر مین داخل ہوے تھے۔ یہ غسانی کا بیان تھا ابن یونس نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن شرحبیل بن عبد اللہ بن مطاع ہین انکی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے اور انکے بھائی

لہ صاع ایک پیمانہ ہے جو انگریزی ارزان کے مطابق اسپر ڈیڑھ پاؤ ہوتا ہے

Marfat.com

ربیعہ بن شرحبیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور یہ دونون فتح مصر مین شریک تھے انکے بیٹے عمران نے انسے روایت کی ہے عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبدالرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عبدالرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی حجبی عبدری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تھا مگر آپ سے حدیث نہین سنی انکے والد اور چچا اور دادا سب صحابی تھے عبدالملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے انکو عبدالرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بیچین تھے اور بستر پر کروٹین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا (یا رسول اللہ) اگر یہ بیماری ہم مین سے کسی نے دی ہوتی تو بیشک اُسپر ہمین سخت غصہ آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہان یہ تو خدا کی طرف سے ہے دنیا مین) مومن پر سختی ہی کی جاتی ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمن تابعی تھے۔ اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے انسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہے بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو موسی سے انھون نے ابو عامر سے انھون نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیحہ تمیمی ہین واقدی نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے اور حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تھا انھون نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے مدینہ مین چھلنی بنانے والون اور تر و فروشون[1] کے پاس انکا مکان تھا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر انکی کنیت ابو ہریرہ تھی عبداللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔ ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن بن صخر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] تر و فروش یعنی ترکاری فروش

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ ابو صعصعہ کا نام عمرو ہی وہ زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے بیٹے انصاری خزرجی ہین قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو اہل بدر مین سے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو انصار کے بیٹون کو انصار کے پوتون کو بخشدے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ اور جس طرح ہمنے عبدالرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہو اسی طرح انھون نے بھی بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو پھر اُنکے بھائی کا اس طرح بیان کیا ہو قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم۔ عمرو یعنے ابو صعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کر دیا اور مبذول کے عوض مبذول کہا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمحی قریشی ہین انکا شمار اہل مکہ مین ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے انکے والد صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار عاریتاً لیے تھے انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو ابو حاتم رازی نے کہا ہو کہ عبدالرحمن ابن صفوان جمحی وہی شخص ہین جنھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے ہتھیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو اور جن عبدالرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہو وہ دوسرے ہین اور اُنکو لوگ عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمن کہتے ہین اور قریش کی طرف منسوب نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ یہ اور انکے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ مُرائی نے اپنے والد میمون سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر گئے اُسوقت آپ مدینہ مین تھے اور انھون نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ مین آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہین اور انھون نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھون نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب ہم دونون آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوے) میرے والد نے کہا یہ عبدالرحمن آپکے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کیواسطے ہجرت کر کے

Marfat.com

آیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھے گا اُسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علار سے انھون نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی ہو مگر انھوان نے اسمین غلطی کی ہو کیونکہ ابو علقمہ جنسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہو انکا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہو اور انھون نے اپنے والد سے مقام سنخہ مین روایت کی ہو یہ ابو علقمہ موسیٰ مرائی کے علاوہ ایک اور شخص ہین کیونکہ ابو علقمہ مرائی بصری ہین اور انکا نام یمین بن موسی ہو اور یہ ابو علقمہ حمصی ہین انکا نام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کی کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہو یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ اور انکے والد دونون صحابی تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ۔ انصاری ہین۔ اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہو انکی والدہ سہلی بنت نافع بن عامر تھین ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ (عبد الرحمن) غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کرو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبد الرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ ابن عیینہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہو کہ حضرت ابو بکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئی۔ حضرت ابو بکر نے میت کی نانی کو اسکے مال مین سے چھٹا حصہ دلایا اور دادی کو محجوب کر دیا۔ عبد الرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ مین سے تھے اور غزوۂ بدر مین شریک ہو چکے تھے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ آپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت (یعنے نانی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو کچھ نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کر دیا کہ اگر وہ (یعنے دادی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی پس حضرت ابو بکر نے اُس چھٹے حصہ مین دونون کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہو کہ حضرت عثمان کے زمانے مین عبد الرحمن بن سہل انصاری جہاد کے لیے گئے اُسوقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا مین عبد الرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوے نکلے تو یہ کھڑے ہوگئے اور اُن مشکون کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلامون نے عبد الرحمن سے مزاحمت کی یہ خبر حضرت معاویہ کو پہونچی تو انھون نے (تاجر کے غلامون سے) کہا کہ انسے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث انکی عقل جاتی رہی ہو عبد الرحمن نے کہا اللہ کی قسم میری عقل نہین گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین اس امر سے منع کیا ہو کہ اس شراب کو ہم اپنے شکم مین یا پانی کے ظروف مین داخل کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ وہی عبد الرحمن ہین جنکے بھائی خیبر مین مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے اپنے بھائی کے مقدمۂ قتل مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے مین اپنے چچا حویصہ و محیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سیحان بعض لوگون نے انکو ابن سحان کہا ہی - یہ بنی انیف کے بھائی تھے - (بنی انیف) قبیلہ ہلی کی ایک شاخ ہی یہ وہی شخص ہین جنھون نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے - اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی انکی کنیت ابو عقیل تھی - محمد بن عمار نے ابو صالح سے انھون نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالی کے اس قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات[1] کی تفسیر مین روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی اور انکو مستعد کیا چنانچہ ابو عقیل جنکا نام عبدالرحمن تھا اور بنو انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوارے لائے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے اپنی تمام رات پانی بھرنے مین ختم کردی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوارے ملے انمین سے ایک صاع چھوارے اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور یہ ایک صاع چھوارے اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوارے صدقہ کے چھوارون مین ڈالدو - پھر منافقون نے عبدالرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوارے لانے کی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی - بشر بن عبداللہ بن یکنف بن محیصہ نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور آپکے ساتھ عبدالرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ پڑھ کے انپر دم کردیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابن عبدالرحمن کی نسبت بھی لکھا ہی کہ انکو عبدالرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہی کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انمین عبدالرحمن بن سیحان کی نسبت ذکر کیا ہی کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا واللہ اعلم -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنو مالک بن لوذان کو بنو السمیعہ بھی کہتے ہین اور ایام جاہلیت مین یہ لوگ بنو الصماء کہے جاتے تھے - صماء قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبداللہ بن شبل صحابی تھے - عبدالرحمن نے شام مین فروکش ہوے تھے سلمی تمیم بن محمود نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے سے اور درندون کی طرح کہنی بچھادینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کرلینے سے جیسے اونٹ اپنی قیامگاہ کو مخصوص کرلیا کرتا ہی (کہ سوا اُس مقام کے پھر کہین نہین بیٹھتا) منع کیا ہی - ہمکو ابو الفضل یعنے منصور بن ابی الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابی کثیر نے ابو راشد حبرانی سے انھون نے عبدالرحمن بن شبل سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا

[1] ترجمہ جو لوگ طعنہ زنی کرتے ہین خیرات کرنے والے مسلمانون پر ۱۲ -

Marfat.com

کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (اسکے الفاظ کو پڑھتے وقت) نہ لپیٹو اور اسکے پڑھانے مین بخیلی نکرو اور اسکو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اسکے ذریعہ سے مال جمع نکرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شہر حبیل بن حسنہ۔ ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ مین انکا ذکر کیا ہی جو شہر مصر مین داخل ہوے تھے۔ اسکو غسانی نے بیان کیا ہی اور ابن یونس نے کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع کے بیٹے ہین اور بیان کیا جاتا ہی کہ انھون نے اور انکے بھائی ربیعہ بن شرحبیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور یہ دونون فتح مصر مین شریک تھے انکے بیٹے عمران نے اُنسے روایت کی ہی اور عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبدالرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی عبدالرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہی یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی حجبی عبدری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر آپسے حدیث نہین سنی انکے والد اور چچا اور دادا صحابی تھے عبدالملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو قلابہ سے روایت کی ہی کہ انکو عبدالرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بیچین تھے اور بستر پر کروٹین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا (یا رسول اللہ) اگر یہ بیماری ہم مین سے کسی نے بھی ہوتی تو بیشک اُسپر ہمین سخت غصہ آتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہان بیشک یہ تو خدا کی طرف سے ہی (دنیا مین) مومن کو سختی بھی کی جاتی ہی۔ یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن تابعی ہین (صحابی نہین ہین) اسمین کسی کا اختلاف نہین ہی انسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہی۔ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو موسی سے انھون نے ابو عامر سے انھون نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہی اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سبیحہ تمیمی ہین۔ واقدی نے کہا ہی کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے اور حضرت ابوبکر کے ساتھ حج کیا تھا انھون نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی مدینہ مین چھلنی بنانے والون اور سبزی فروشون کے پاس انکا مکان تھا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر کنیت انکی ابوہریرہ تھی۔ عبداللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہو ابوہریرہ کا نام عبدالرحمن بن صخر تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ کا نام عمرو ہو وہ بیٹے ہین زید بن عوف بن منذر بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری خزرجی مازنی ہین قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو اہل بدر مین سے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور انصار کے بیٹون کے بیٹون کو بخش دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور جس طرح ہمنے عبدالرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہو اسی طرح انھون نے بھی بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو پھر انکے بھائی کا یون نسب بیان کیا ہو قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم عمرو یعنے ابوصعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کر دیا اور منذر کے عوض مبذول کہا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمحی قریشی انکا شمار اہل مکہ مین ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے انکے والد صفوان ابن امیہ سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو ابوحاتم رازی نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن صفوان جمحی وہ شخص ہین جنھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو اور جن عبدالرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہو وہ دو شخص (یعنی وہ عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمن کہے جاتے ہین اور قریش کی طرف منسوب نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ ہے اور انکے والد صحابی تھے۔ موسیٰ بن میمون بن موسیٰ المرائی نے اپنے والد میمون سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر کے گئے اُس وقت آپ مدینہ مین تھے اور انھون نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ مین آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہین اور انھون نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھون نے

Marfat.com

ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب آنحضرت کی خدمت مین ہم دونون پہونچے) تو میرے والد نے کہا کہ یہ عبد الرحمن آپکے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کیواسطے ہجرت کرکے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علار سے انھون نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی ہو مگر انھون نے اسمین غلطی کی ہو کیونکہ ابو علقمہ جنسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہو انکا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن حفوظ بن علقمہ ہو اور انھون نے اپنے والد سے مقام ذی طوی مین روایت کی ہو یہ ابو علقمہ مرائی کے علاوہ ایک اور شخص ہین۔ کیونکہ ابو علقمہ مرائی بصری ہین اور انکا نام میمون بن موسی ہو اور یہ ابو علقمہ حمصی ہین انکا نام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کی کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ اور انکے والد دونون صحابی تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ جمحی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قریشی ہین۔ اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ ابن خلف ہو انکی حدیث مجاہد سے روایت کی گئی ہو۔ ابو بکر بن عیاش نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے مجاہد سے انھون نے عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کی نسبت دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اب ہجرت نہین ہو۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی جبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن صفوان نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ کو فتح کیا مینے (اپنے دل مین) کہا کہ کپڑے اپنے پہن لون اور دیکھون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہین پھر مین (دیکھنے کیواسطے) چلا تو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ سے باہر تشریف لاتے ہوئے پایا اور آپکے ساتھ آپکے اصحاب بھی تھے۔ سبھون نے کعبہ کو دروازہ سے عطیم تک (یعنے اسکے پاردن کے کنارون کو) بوسہ دیا اور اپنے رخسارے کعبہ پر رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے درمیان مین تھے۔ مینے حضرت عمر سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ مین داخل ہوئے تو آپنے کیا کیا حضرت عمر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نام اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہو۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن صفوان ابن قدامہ تمیمی ہین انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو بدلکر عبد الرحمن رکھا۔ یہ اپنے والد صفوان اور

Marfat.com

بھائی عبد اللہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکے والد صحابی تھے اہل مدینہ مین انکا شمار ہو لیکن فتح مکہ کے بعد ہجرت کے باقی نہ رہنے کی حدیث ابو عمر نے ایک دوسرے شخص کے بیان مین لکھی ہو ان عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے بیان مین اس حدیث کو نہین لکھا اور (انکے نام مین اپنا شک بھی ظاہر کیا ہو) کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن ہین اور اسی شک کے ساتھ حدیث بھی روایت کی ہو کہ مجاہد نے عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو اور اکثر راوی کہتے ہین کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان ہین ابو عمر کہتے ہین کہ مین بھی یہی سمجھتا ہون کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ ہین واللہ اعلم۔ جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے مجاہد سے حدیث روایت کی ہو وہ کہتے تھے ایک شخص مہاجرین مین سے تھے لوگ انکو عبد الرحمن بن صفوان کہتے تھے انھون نے اسلام مین بڑے بڑے کام نمایان کیے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے دوست تھے جب مکہ فتح ہوا تو وہ اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے عرض کیا کہ مین ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہین رہی یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ وہ ان عبد الرحمن کو صفوان بن امیہ بن خلف سے علیحدہ سمجھتے ہین چنانچہ انھون نے دونون کو علیحدہ علیحدہ بیان مین لکھا ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون کو ایک ہی سمجھا ہو چنانچہ انھین عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے نسب تحریر کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ بن خلف بھی کہے جاتے تھے واللہ اعلم۔ دیکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو اور عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو ایک کر دیا اور کہا کہ انھین کو بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین بعض یہ بھی کہتے ہین اور عبد الرحمن ابن صفوان بن قتادہ کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہو لیکن ابو عمر نے عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو علیحدہ بیان کیا ہو اور عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو علیحدہ اور عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کو علیحدہ بیان کیا ہو اور انکا نسب (جسقدر یہان پر ہمنے لکھا ہو اُس سے) زیادہ نہین بیان کیا اور کہا ہو کہ مین انھین عبد الرحمن کو ابن قدامہ خیال کرتا ہون واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حائد بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو اسلیے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کسی طرف) لشکر بھیجتے تھے تو لشکر والون سے فرماتے تھے کہ لوگون کے ساتھ نرمی اور صلاحیت کرنا دعوت اسلام دیے بغیر[1] انمین لوٹ مار نکرنا مجھکو بہ نسبت اسکے کہ تم کافرون کی عورتون اور بچون کو (قید کرکے) لے آؤ اور اُنکے مردون کو مار ڈالو یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ انکو مسلمان کرکے میرے پاس لے آؤ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہون یا گاؤن کے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] دعوت بمعنی بلانا یعنی جب تک ان لوگون کو اسلام کیطرف نہ بلاؤ اسوقت تک انکے مالونمین لوٹ مار نکرنا ۱۲۔

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن معاذ بن انس - عدوی نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن غزوۂ احد اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور جنگ قادسیہ مین شہید ہوے انکے والد عائذ بھی صحابی تھے - جن عبدالرحمن بن عائذ کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین یہ عبدالرحمن انسے علاوہ ہین کیونکہ ان عبدالرحمن بن عائذ نے فقط عبدالرحمن کو دیکھا ہی تھا (اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ) اُسوقت بچے تھے اور یہ عبدالرحمن جنگ احد مین شریک تھے (اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین) زیادہ عمر کے تھے کیونکہ جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بچپن مین دیکھا ہو وہ جنگ قادسیہ مین اتنی عمر کا نہین ہوسکتا کہ لڑے اور مارا جاے - کیونکہ جنگ قادسیہ ۱۵ھ مین ہوئی تھی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش حضرمی ہین - انکا شمار اہل شام مین ہو انکی صحابیت اور اسناد حدیث مین اختلاف ہو انسے خالد بن یحلاج اور ابوسلام حبشی نے روایت کی ہو - انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو کیونکہ انکی حدیث مضطرب ہو - ہمکو ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مسعود نے اپنی سند سے خبر دی انھون نے معافی بن عمران سے انھون نے اوزاعی سے انھون نے عبدالرحمن بن زید سے انھون نے خالد بن یحلاج سے سنا کہ وہ کہتے تھے مکحول نے عبدالرحمن بن عائش حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے پروردگار کو ایک بہت اچھی صورت مین دیکھا اور آپ نے بہت سی باتین کین اور یہ بھی بیان کیا (کہ مینے پروردگار عالم سے یہ دعا کی) کہ اے اللہ نیک چیزون کی مین تجھسے طلب کرتا ہون اور بُری چیزون کو تجھسے چھوڑا دے اور مسکینون کی محبت مجھکو عنایت فرما - میری توبہ کو قبول فرما جب تو میری قوم مین کسی فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھکو ظہور فتنہ کے قبل اُٹھا لے - اس حدیث کو ولید بن مسلم نے ابن جابر سے انھون نے خالد سے انھون نے عبدالرحمن بن عائش سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا - اس حدیث مین سواے ولید کے کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عائش نے یہ کہا ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا - اور صدقہ بن خالد نے بھی ابن جابر سے انھون نے خالد سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر اس روایت کی سند پیش کرتے وقت یہ نہین کہا کہ عبدالرحمن نے کہا ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا - اور اسی طرح ابن جابر نے ابوسلام سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور یحیی بن ابی کثیر نے ابوسلام سے انھون نے عبدالرحمن ابن عائش سے انھون نے مالک بن یخامر سے انھون نے معاذ بن جبل سے اس طرح روایت کی ہو - اور یہی (مسند) محدثین کے نزدیک صحیح ہو اسکا ذکر بخاری وغیرہ نے کیا ہو - اور کہا ہو کہ ابو قلابہ نے جو خالد بن یحلاج سے انھون نے ابن عباس سے

Marfat.com

روایت کی ہی غلط ہی - یہ کلام ابو عمر کا تھا - اور انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے اور عبد اللہ بن عباس کے بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے شہرا فریقہ مین یہ اور انکے بھائی معبد بن عباس عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے ساتھ شہید ہوے اسکو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہی - ابن کلبی نے کہا ہی کہ عبد الرحمن بن عباس شہر شام مین شہید ہوے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثعلبہ بن سحان بن عامر بن مالک بن عامر بن جشم بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تمیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن نسیل بن فزار بن بلی - عتیل کے والد اور بنو جحجبا بن کلفہ بن عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا یہ غزوۂ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے - اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے اسکو واقدی نے بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان - یہ عبد الرحمن امیر المومنین ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ کے بیٹے ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ انکی کنیت ابو محمد تھی واسوجہ سے کہ انکے بیٹے کا نام محمد تھا جنکو لوگ ابو عتیق کہتے ہین اور بعض ابو عثمان بیان کرتے ہین انکی والدہ ام رومان تھی یہ مدینہ مین رہتے تھے اور مکہ مین وفات ہوئی - صحابہ مین کوئی چار شخص ایسے نہین ہین جنکی چار پشت کے لوگ اسلام لائے ہون اور صحابی ہون سوا ابو قحافہ اور انکے بیٹے حضرت ابو بکر صدیق اور انکے بیٹے عبد الرحمن اور انکے بیٹے محمد ابو عتیق کے یہ عبد الرحمن حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی تھے غزوۂ بدر اور احد مین کافرون کی طرف سے شریک تھے (جب میدان جنگ مین) انھون نے اپنے لڑنے کے واسطے مقابل طلب کیا تو حضرت ابو بکر انکے مقابلہ پر جانے کو تیار ہوے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم میرے ہی خدمت مین رہو یہ عبد الرحمن بہادر اور بہت اچھے تیر انداز تھے حدیبیہ مین اسلام لائے تھے اور انکا اسلام بہت اچھا تھا (یعنے نفاق کی آمیزش نہ تھی) انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عبد العزی تھا خالد بن ولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک تھے اور اُس دن اہل یمامہ کے سات سو بڑے آدمیون کو قتل کیا تھا - یہ وہی عبد الرحمن ہین جنھون نے محکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا اُسکے سینہ مین انھون نے تیر مارا تھا محکم یمامہ قلعہ کے ٹوٹے ہوے جانب مین بیٹھا ہوا تھا - جب انھون نے محکم کو قتل کر ڈالا تو اسی شکستہ جانب سے مسلمان

Marfat.com

قلعہ کے اندر داخل ہو گئے زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ عبد الرحمن حضرت ابو بکر کے بیٹون مین سب سے بڑے تھے اور انمین مزاح کرنیکی عادت تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی تھین اور انسے ابو عثمان نہدی اور عمرو بن اوس اور قاسم بن محمد اور موسی بن وردان اور میمون بن مہران اور عبد الرحمن بن ابی لیلی وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمکو ابو العباس یعنے احمد بن ابی منصور یعنے احمد بن محمد بن نبال صوفی نے جو ترک کنانہ کے نام سے مشہور تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مطیع یعنے محمد بن عبد الواحد ابن عبد العزیز مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید محمد بن علی نقاش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن زیاد بن مہران عدل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو شہاب نے عمرو بن قیس سے انھون نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا ہو کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسوقت آپ مرض وفات مین علیل ہوے) فرمایا کہ شانہ کی ہڈی اور دوات میرے پاس لاؤ کہ مین تمکو ایک تحریر ابھی لکھدون جسکی وجہ سے تم لوگ میرے بعد گمراہی مین نہ پڑو (اتنا فرما کر آپنے ہماری طرف) پیٹھ کر لی پھر (تھوڑے عرصہ کے بعد) ہماری طرف منھ کیا اور فرمایا کہ اللہ عز وجل اور تمام ایمان والے سوا ابو بکر کے اور کسی (کی خلافت) کو منظور نکرینگے یہ عبد الرحمن شام مین تجارت کے واسطے آئے تو انھون نے وہان ایک عورت کو جسکو لوگ ابنۃ الجودی کہتے تھے دیکھا اسکے گرد گرد بہت سے لڑکیان تھین انکو وہ عورت بہت اچھی معلوم ہوئی اور انھون نے اسکے متعلق یہ اشعار نظم کیے ؎

تذکرت لیلی والسماوۃ دونہا ۔ فما لابنۃ الجودی لیلی ومالیا
وانی تعاطی قلبہ حارثیۃ ۔ تدمن بصری او تحل الجوابیا
وانی تلاقیہا بلی ولعلہا ۔ ان الناس حجوا قابلا ان توافیا

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر ملک شام کی جانب روانہ کیا تو سپہ سالار کو حکم دیا کہ اگر لڑنے کے بعد تمھین فتح ہو (اور) لیلے بنت جودی (تمھین ملجاے) تو اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے حوالہ کر دینا چنانچہ (جسوقت) سپہ سالار نے لیلی بنت جودی کو پایا تو عبد الرحمن کے حوالہ کر دیا عبد الرحمن اسکو پاکر بہت خوش ہوے اور اپنی تمام بی بیون سے اسکو زیادہ چاہنے لگے یہانتک کہ انکی اور بی بیون نے حضرت عائشہ سے شکایت کی حضرت عائشہ عبد الرحمن پر بہت غصہ ہوئین عبد الرحمن نے کہا (مین اسمین معذور ہون) خدا کی قسم (لیلی کا حسن وجمال ایسا ہو کہ) گویا مین اسکے دانتون سے انار کے دانے چوستا ہون پھر (تھوڑے زمانے کے بعد) لیلی سے عبد الرحمن نے سختی و بدخوئی شروع کر دی جسکی وجہ سے لیلی نے حضرت عائشہ سے انکی شکایت کی حضرت عائشہ نے عبد الرحمن سے کہا کہ (تمھاری عجیب حالت ہی) لیلی کو دوست رکھا تو اسقدر کہ حد سے بڑھا دیا اور اب اسکے ساتھ دشمنی کی تو اسقدر کہ وہ بھی حد سے تجاوز کر گئی

لہ ترجمہ مین لیلی کو یاد کیا کرتا ہون مگر (افسوس) میرے اور اسکے درمیان مین حجاب ہو ؛ لیلی یعنی ابنۃ الجودی سے مجھے کیا نسبت ؛ میرے دل کو قبیلہ حارث کی وہ عورت کیون لیے لیتی ہو ؛ جو مقام بصری اور جواب مین رہتی ہو ؛ اے دل تو اس سے کیونکر ملیگا ہان شاید ؛ جب لوگ آیندہ سال حج کے لیے جائین بشرطیکہ تو اسے پا جاے

بس یا تو اُسکے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو یا اُسکو سامان کے ساتھ اُسکے عزیزون مین بھیجدو چنانچہ عبد الرحمن نے لیلی کو سامان دیکر اُسکے عزیزون کے پاس بھیجدیا۔ لیلی قبیلہ غسان کی تھین عبد الرحمن اپنی بہن حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین شریک تھے ہمکو ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم بن سمرقندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھ بھیجا کہ میرے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی جاے عبد الرحمن (کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انھون) نے کہا تم لوگون نے رسم ہرقل[1] (شاہ روم) کی سنت اختیار کی کہ اپنے بیٹون کے لیے بیعت لیتے ہو مروان نے کہا اے لوگون یہ (عبد الرحمن) وہی شخص ہین جنکے واسطے اللہ تعالی فرماتا ہو والذی قال لوالدیہ اف لکما[2] اور آخر تک پوری آیت پڑھی اسکے سننے سے حضرت عائشہ کو غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قسم عبد الرحمن وہ شخص نہین ہین کہ اس آیت مین مراد نہین ہین بلکہ جو شخص اس آیت مین مراد ہو اگر مین اسکا نام بتانا چاہون تو بتا سکتی ہون۔ زبیر بن بکار نے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ مجھسے ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت معاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بعد اُسکے کہ عبد الرحمن یزید کی بیعت سے انکار کر چکے تھے انھون نے وہ درہم واپس کر دیے اور اُنکے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ مین اپنے دین کو دنیا کے عوض مین نہین بیچتا اور (مدینہ سے) مکہ چلے گئے اور وہین وفات پائی قبل اسکے کہ یزید کی بیعت کا بل ہو۔ انکی موت ناگہانی تھی (اور اسکا واقع اس طرح ہو) کہ یہ عبد الرحمن ایک مکان مین جسکا نام حبشی تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہو سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہان سے انکی نعش مکہ لائی گئی اور وہین دفن ہوے جب حضرت عائشہ کو انکی وفات کی خبر پہونچی تو بارادہ حج تشریف لے گئین اور عبد الرحمن کی قبر پر کھڑے ہوکر روئین اور یہ شعر پڑھے[3]

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ۔۔۔ من الدہر حتی قیل لن یتصدعا ۔۔۔ فلما تفرقنا کانی و مالکا ۔۔۔ لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

(اے عبد الرحمن) آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر مین تمھارے پاس ہوتی تو جہان تم مرے تھے (وہین) تمکو دفن کرتی اور اگر مین تمھارے

[1] یعنے جس طرح قیصر و کسرے کا دستور ہو کہ جب کوئی بادشاہ مرجاتا ہو تو اسکا بیٹا اسکا جانشین ہوتا ہو اب تم بھی کرنے لگے حضرت ابن عمر نے بھی یزید کی بیعت کا حکم سنا تو فرمایا کہ یہ تو کسریٰ و قیصر کی سنت ہو ابو بکر و عمر کی سنت نہین ہو ۱۲

[2] اس آیت مین اُس شخص کی مذمت کی گئی ہو جس نے اپنے والدین سے سخت کلامی کی تھی ۱۲

[3] ترجمہ (ایک زمانہ وہ تھا جب) ہم دونون مثل جذیمہ (بادشاہ عراق) کے دل و ہمنشینون کے (ایک ساتھ رہتے تھے بہت دنون تک ایسی کیفیت رہی) یہانتک کہ کہا گیا اب ہم دونون جدا نہونگے۔ مگر جب ہم اور مالک بعد اسقدر طویل یکجائی کے جدا ہوے تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا ہم دونون ایک شب بھی ساتھ نہین رہے

Marfat.com

اسوقت ہوتی تو تمھارے لیے نہ روتی عبدالرحمن کی وفات ۵۳ھ مین ہوئی اور بعض لوگ ۵۵ھ اور بعض لوگ ۵۶ھ مین بیان کرتے ہین مگر ۵۴ھ مین انکی وفات ہونیکو بہت لوگ بیان کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عثمان ثقفی ہین اور یہ ام حکم کے بیٹے ہین عبدالرحمن بن ام حکم کے بیان مین پہلے یہ ذکر ہو چکا ہی-

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد ہین انکا نسب کسی نے نہین بیان کیا ہی - ابوعمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو صحابی تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین لوگون نے عرض کیا کہ قبیلہ ازد کے لوگ ہین فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ تمھارے پاس آئے ہین وہ بہت اچھی صورت والے ہین اور شیرین کلام اور خندہ پیشانی ہین پھر دوسرے گروہ کی طرف دیکھکر پوچھا یہ کون ہین لوگون نے عرض کیا قبیلہ بکر بن وائل کے لوگ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ یا اللہ انکی شکستگی کو دور کر دے انکے ٹوٹے ہوے کو جوڑ دے (یعنے انکی مصیبت دور کر اور فلاح عنایت کر) اور انکے بے ٹھکانے والون کو جگہ دے اور انکے کسی سائل کو رد نہ کر - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدرب انصاری ہین انکو صرف ابن عقدہ نے بیان کیا ہی انکو ابوموسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سید ابو محمد یعنے حمزہ بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن فضل مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن اسحاق راشدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن خلف نمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حسن عبدی نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کوفہ کے ایک میدان مین حضرت علی نے لوگون سے کہا خم غدیر کے دن جس کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوے سنا ہو تو کھڑے ہوکر بیان کرے اور وہ شخص نہ کھڑا ہو جس نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہ سنا ہو حضرت علی کے اس قول سے دس سے زیادہ آدمی کھڑے ہو گئے اُن لوگون مین ابوایوب انصاری اور ابوعمرہ بن عمرو بن محصن اور ابوزینب اور سہل بن حنیف اور خزیمہ بن ثابت اور عبداللہ بن ثابت انصاری اور حبشی بن جنادہ سلولی اور عبیدہ بن عازب انصاری اور نعمان بن عجلان انصاری اور ثابت بن ودیعہ انصاری اور ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمن بن عبدرب انصاری بھی تھے ان لوگون نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہی کہ الا[1] ان اللہ عزوجل ولی وانا ولی المؤمنین الا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔

[1] ترجمہ آگاہ ہو بیشک اللہ عزوجل میرا ولی ہے یعنی میرے تمام اشیاء متصرفہ کا مالک

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبدالرحمن عمرو مزنی کے والدہین ہمکو ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن تقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن علی بن ہماج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے دادا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومعشر نے یحیی بن شبل سے انھون نے عمرو بن عبدالرحمن مزنی سے انھون نے اپنے والد عبدالرحمن مزنی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی حالت دریافت کی گئی۔ آپنے فرمایا کہ مقام اعراف مین وہ لوگ ہونگے جو اللہ کی راہ مین قتل ہوے مگر اپنے والدین کے نافرمان تھے ان لوگون کو والدین کی نافرمانی نے جنت سے باز رکھا اور قتل فی سبیل اللہ نے انکو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ لیکن ابونعیم اور ابوعمر نے کہا ہی کہ عبدالرحمن مزنی (یعنے انکے والد کا نام نہین لکھا) اور انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر کیا جاویگا اور ابوعمر نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکے والد کا نام محمد بیان کرتے ہین اور یہی درست ہی اور انکا ایک بھتیجا تھا جنکا نام عبدالرحمن تھا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری ہین قارہ ہون بن خزیمہ برادر اسد بن خزیمہ کے اولاد کو کہتے ہین یہ عبدالرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے مگر انھون نے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اور نہ آپ سے کوئی روایت کی ولیکن نے انکو صحابی کہا ہی۔ اور اپنی کتاب طبقات مین ان لوگون مین انکا ذکر کیا ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زمانہ خلافت مین عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بعض لوگ ابن عبید بیان کرتے ہین یہ راشد کے والد تھے اور انکی کنیت ابومعاویہ تھی انسے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہی انکی حدیث اہل شام سے مروی ہی عثمان بن محمد نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انھون نے اپنے والد عثمان بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد عبدالرحمن بن ابی راشد بن عبید سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین اپنی قوم کے سوسوارون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا جسوقت ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچے تو ٹھہر گئے آنحضرت نے مجھسے فرمایا اے ابومعاویہ تم آگے آؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی مگر ابونعیم اور ابوعمر نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہی اسمین عبدالرحمن نام ابوراشد انکی کنیت بیان کی ہی ابونعیم نے یہ دونون تذکرہ لکھے ہین لیکن ابوعمر نے صرف

Marfat.com

ایک تذکرہ عبد الرحمن ابو راشد کا لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبید اللہ کے بھائی تھے اور صحابی تھے جنگ جمل مین ماہ جمادی الاخری ۳۶ھ مین شہید ہوے اور اسی واقعہ جمل مین انکے بھائی طلحہ بھی شہید ہوے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید نمیری ہین انکا شمار اہل شام مین ہی ابن ابی عاصم نے انکو احاد مین ذکر کیا ہی ابو نعیم نے انکو علیحدہ بیان مین لکھا ہی انکو ابو موسی نے اجازتاً خبر دی ہی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی بکر اور احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن محمد نے بیان کیا ہی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی عمرو شیبانی نے عبد اللہ بن دیلمی سے انھون نے عبد الرحمن بن عبید نمیری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسلام مین تین سو پندرہ اخلاق ہین جو شخص انمین سے ایک خصلت پر بھی بغرض تحصیل ثواب عمل کرے اسکو اللہ جنت مین داخل کریگا ابن ابی عاصم نے کہا ہی کہ یہ حدیث میری کتاب مین مرفوعاً نہین مروی ہی۔ اور حماد بن سلمہ نے بوسنان سے انھون نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبید سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی ہین انکی والدہ جویریہ بنت ابی جہل تھین جنسے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نکاح کرنا چاہا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح کرنے سے) منع فرمایا اُسکے بعد عتاب نے انکے ساتھ نکاح کر لیا اور انسے یہ عبد الرحمن پیدا ہوے یہ حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین شریک تھے اور نماز مین اُن لوگون کے امام تھے جنگ جمل مین بمقام بصرہ شہید ہوے جب حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو کہا یہ قوم کے بہترین سردار تھے جب یہ قتل ہوگئے تو ایک پرند انکے ہاتھ کو اُٹھا لے گیا اور مدینہ مین جا کے ڈال دیا وہان کے لوگون نے انکی انگوٹھی سے جو انکے کٹے ہوے ہاتھ مین تھی انکو پہچانا چنانچہ انھون نے اُس ہاتھ پر نماز جنازہ پڑھکر اسکو دفن کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن عویم بن ساعدہ۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔ انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت سے

Marfat.com

شرف یاب ہونا ثابت نہین ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عبید اللہ قریشی تیمی ہین طلحہ بن عبید اللہ کے بھتیجے تھے انکی والدہ عمیرہ بنت جدعان عبد اللہ بن جدعان کی بہن تھین واقعہ حدیبیہ مین اسلام لائے تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ واقعہ یرموک مین شریک تھے معاذ اور عثمان انکے بیٹے تھے ان دونون نے انسے روایت کی ہی اور انسے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب نے روایت کی ہی یہ عبد اللہ بن زبیر کے ساتھیون مین سے تھے اور انھین کے ساتھ شہید ہوے عبد اللہ ابن زبیر کے حکم سے یہ مسجد مین دفن کیے گئے اور انکی قبر پوشیدہ کردی گئی پھر قبر پر گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اہل شام اُس قبر کو نہ دیکھین ہمکو منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد اللہ ابن دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طالقانی یعنے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے عید کے دن دیکھا کہ آپ بازار مین کھڑے ہوے تھے اور جو لوگ اس طرف سے گذر رہے تھے انکو دیکھ رہے تھے نیز ہمکو یحیی بن محمود اور عبد الوہاب بن عبد اللہ نے اپنی سندون کو مسلم بن حجاج تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطاہر اور یونس بن عبد العلی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انھون نے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھون نے عبد الرحمن بن عثمان سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیون کی پڑی ہوئی چیز اُٹھانے کو منع فرمایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے بھی لکھکر بیان کیا ہی کہ انھین عبد الرحمن کے بارے مین ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہی باوجودیکہ انکے دادا نے عبد الرحمن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون[1] جمحی ہین انکا نسب انشاء اللہ تعالیٰ انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا جاویگا۔ انکی اور انکے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ تھین ان عبد الرحمن کا کسی نے ذکر نہین کیا ہی اور مینے انکو ذکر کیا ہی کیونکہ انکے والد نے مدینہ مین سنہ ہجری مین وفات پائی تھی اور انکی والدہ مدینہ مین موجود تھین پس بلاشک یہ عبد الرحمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین موجود تھے اور کئی برس کا سن تھا واللہ اعلم۔

[1] مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمحی تھے انکی کنیت ابو سائب تھی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی یہ غزوۂ احد مین شریک تھے ہمنے انکا نسب (انکے بھائی ثابت بن عدی کے بیان مین ذکر کیا ہی جسمین ابی عبید کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدلیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ہبم بن ذبل بن ہنی بن بلی۔ اسی طرح ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب بیان کیا ہی۔ یہ بلوی (یعنے خاندان بلی سے) ہین اور صحابی تھے بیعت رضوان مین شریک تھے انھون نے بھی اُس دن بیعت کی تھی جو لشکر مصر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جسنے انکو شہید کیا تھا یہ اُسکے سردار تھے انسے حصہ کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہی منجملہ انکے ابوالحصین ہثیم بن سفیان اور عبدالرحمن بن شماسہ وابوتور فہمی ہین ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابن عیاش بن عباس سے انھون نے ابوالحصین حجری سے اُنھون نے عبدالرحمن بن عدلیس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لیے) نکلین گے اور وہ کوہ خلیل مین قتل کیے جائینگے چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدلیس بھی اُن لوگون مین تھے جنکو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین مین قید کر دیا تھا۔ مگر یہ سب لوگ قیدخانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگون کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انھین مین سے ایک سوار نے ابن عدلیس کو گرفتار کر لیا ابن عدلیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرتے ہین اللہ سے ڈر مین اصحاب شجرہ مین سے ہون اُس سوار نے جواب دیا کہ کوہ خلیل مین بہت سے شجر ہین (اصحاب شجرہ سے ہونا یہان کوئی فضیلت نہین ہی) اور انکو وہین ۳۳۶ھ مین قتل کر ڈالا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی ہین۔ بعض لوگ انکا نام عبداللہ کہتے ہین اگر صحیح رفاعہ بن عرابہ ہی اسکو ابونعیم نے بیان کیا ہی اور یہ حال رفاعہ اور عبداللہ کے نام مین پہلے بیان ہو چکا ہی معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے عبدالرحمن بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہی اور (کہا ہی کہ) یہ صحابی تھے کہتے تھے کہ جنت والون مین (جو اعلیٰ درجہ کے ہونگے انکا تو حال ہی نہ پوچھو انمین) ادنی درجہ کے وہ لوگ ہونگے جو خدا کی رحمت سے دوزخ سے نکالے جائینگے اور جنت مین داخل کیے جائینگے اور انسے کہا جاویگا کہ انگو (جو مانگنا ہو) پس وہ لوگ کہینگے اے پروردگار (فلان چیز) دے (فلان چیز) دے (غرض وہ مانگتے جائینگے اور انکو ملتا جاویگا) یہانتک کہ وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار بس اسی قدر ہمکو کافی ہی اسوقت فرما دیگا یہ (اجسہ) تمھارے واسطے ہی اور اس سے دس گنا (اور بھی زیادہ دیا جاویگا)۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عسیلہ انکی کنیت ابو عبداللہ تھی صنابحی ہین صنابح یمن مین ایک قبیلہ ہی - ابو عبداللہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکے واسطے انھون نے ہجرت کی تھی جب (مقام) جحفہ مین پہونچے تو انکو خبر ملی کہ پانچ دن ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ مین شمار کیے گئے ہین - شہر کوفہ مین فروکش تھے - انھون نے حضرت ابوبکر اور عمر اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت کی ہی یہ عبدالرحمن بڑے بزرگ تھے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے صنابحی سے کہا کہ تمنے ہجرت کی ہی - انھون نے جواب دیا کہ مین یمن سے نکلکر جحفہ تک پہونچا تھا کہ ہمارے پاس ایک سوار کا گذر ہوا مینے اس سے کہا تیرے پیچھے والون کا کیا حال ہی اُسنے جواب دیا کہ آج پانچ دن ہوے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عبدالرحمن کے پہونچنے کے دو روز قبل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی - ہمین ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبدالرحمن یعنے محمد ابن عبدالرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور اُنکے بیٹے محمود بن محمد اور قاضی ابوسلیمان یعنے محمد بن علی بن خالد موصلی اربلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا ابوغانم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس یعنے عبداللہ بن حسین بن حسن بن احمد ابن قاضی نصر نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے حارث بن اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے (امام) مالک اور زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ابوعبداللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائے ہوے سنا کہ آفتاب شیطان کے سر کے دونون کنارون کے درمیان سے طلوع ہوتا ہی جسوقت آفتاب طلوع ہوتا ہی تو شیطان اس سے قریب ہوتا ہی اور جسوقت آفتاب بلند ہوتا ہے شیطان اُس سے دور ہوجاتا ہی پھر جسوقت آفتاب غروب کے قریب ہوتا ہی تو شیطان اُسکے قریب آجاتا ہی اور جسوقت غروب ہوجاتا ہے شیطان اُس سے دور ہوجاتا ہی تم لوگ ان تین وقتون مین نماز نہ پڑھو (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت) - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعقبہ فارسی تھی - انصار کے غلام تھے یحیی بن علاء نے داؤد بن حصین سے انھون نے عقبہ بن حصین سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھا ایک کافر پر مینے وار کیا اور کہا اس (حملے) کو لے مین فارسی غلام ہون اس قول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا تمنے کیون نہ کہا.

Marfat.com

کہ اس (حملے) کو سے مین انصاری غلام ہون کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی قوم مین سے ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو یحیی کے علاوہ دوسرون نے اس حدیث کو داؤد سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ عبدالرحمن بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو ہمین ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے داؤد بن حصین نے عبدالرحمن بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک انصاری کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھا اور مشرکون مین سے ایک آدمی کو مینے مارا جسوقت مینے اُسکو قتل کیا تو (اس سے) کہا اس (حملے) کو مجھسے لے مین مرد فارسی ہون۔ میرے اس قول کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ اسکو مجھسے لے مین انصاری مرد ہون کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی مین سے ہو ابن قانع نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو عبدالرحمن ارزق فارسی یہی شخص ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیل بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہین ہشام بن کلبی نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو اور یہ عبدالرحمن حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل کے چچازاد بھائی ہین اور لوگون نے انکے نسب مین اختلاف کیا ہو مگر ثقفی ہونے مین سب کا اتفاق ہو صحابی تھے انسے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی نے روایت کی ہو اور چند لوگون نے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی کو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ اور عبدالرحمن بن عقیل کا صحابی ہونا درست ہو ہشام بن مغیرہ ثقفی نے بھی عبدالرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہو یہ ابوعمر کا بیان تھا لیکن ابن مندہ اور نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن بن ابی عقیل ثقفی ہین دونون مین سے کسی نے انکا نسب اس سے زیادہ نہین بیان کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہو یہ عبدالرحمن ام الحکم بنت ابی سفیان کے بیٹے تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہو انسے عبدالرحمن بن علقمہ نے روایت کی ہے انکی روایت کردہ حدیث کا ذکر عبدالرحمن بن ام الحکم کے بیان مین پہلے ہو چکا ہو ابن مسعود نے جو ذکر کیا ہو کہ اگر مسعود کا نام انکے نسب مین صحیح ہو جس طرح کہ ابوعمر نے انکے نسب مین ذکر کیا ہو تو یہ عبدالرحمن ام الحکم کے بیٹے کے علاوہ ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بعض لوگون نے انکو ابن ابی علقمہ ثقفی بیان کیا ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور بیان کیا گیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کے وفد آئے انمین سے یہ عبدالرحمن بھی تھے انسے عبدالملک بن محمد ابن بشیر نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کا وفد آیا اور انکے ساتھ کچھ تحفہ تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہو ان لوگون نے کہا کہ صدقہ آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ چیز ہو جس سے صرف رضامندی خدا

Marfat.com

مقصود ہوا اور ہدیہ وہ ہو جس سے رضامندی رسول اور (کوئی) حاجت روائی مقصود ہو ان لوگون نے کہا کہ یہ صدقہ نہین ہو بلکہ ہدیہ ہو اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو قبول کرلیا عبدالرحمن سے عون بن ابجیفہ نے اسی طرح روایت کی ہے ابوحاتم نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن تابعی ہین صحابی نہ تھے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علی حنفی یامی صحابی ہین انسے عبداللہ بن بدر نے روایت کی ہو کہ عبدالرحمن نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر نظر (عنایت) نہین کرتا ہو جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین اچھی طرح نہ رکھے اس حدیث کی روایت صرف عبدالوارث بن سعید نے ابوعبداللہ بن تمام شقری سے انھون نے عمر بن جابر سے انھون نے عبداللہ بن بدر سے کی ہو اور عکرمہ بن عمار نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے طلق بن علی سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہو۔ اور یہ صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بیٹے عبداللہ اور حضرت ام المومنین حفصہ کے بھائی تھے انکی والدہ زینب بنت مظعون عثمان بن مظعون جمحی کی بہن تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن کوئی آپکی حدیث انھین یاد نہ تھی اور عبدالرحمن ابوشحمہ حضرت عمر کے منجھلے بیٹے ہین انکو عمرو بن عاص نے شراب کی حد مصر مین لگائی تھی پھر (وہان سے) انکو مدینہ بھیجدیا تو انکے والد حضرت عمر نے انکو تادیباً ضرب دی بعدہ یہ بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ کے بعد انتقال ہو گیا معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہو لیکن اہل عراق لیتے ہین کہ انکو کوڑے لگائے جا رہے تھے اسی حالت مین انکا انتقال ہو گیا یہ غلط ہو اور عبدالرحمن ابوالمجبر حضرت عمر کے چھوٹے بیٹے ہین اور مجبر کا نام بھی عبدالرحمن ہے اور وہ عبدالرحمن بن عمر کے بیٹے تھے انکا نام مجبر اسوجہ سے مشہور ہو گیا کہ یہ اپنے بچپن مین گر پڑے تھے جسکی وجہ سے انکی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تو اپنی پھوپھی حفصہ کے پاس لائے گئے اور حفصہ سے کہا گیا اپنے مکسر بھتیجے کو دیکھیے تو انھون نے کہا کہ مکسر نہین بلکہ وہ مجبر ہی یہ ابوعمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبدالرحمن کی کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعیسی رکھی تھی انکے والد عمر رضی اللہ عنہ نے انکی کنیت بدلنا چاہی عبدالرحمن نے کہا اے امیرالمومنین اللہ کی قسم میری کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہو (اسکو بدلنے کا ارادہ نکیجیے) ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے غلطی کی ہو کہ انکو صحابہ مین شمار کیا ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابوعیسی رکھی تھی نہ کہ ان عبدالرحمن کی اور عبدالرحمن نے اپنے والد سے یہی کہا تھا جب کہ انھون نے انکی کنیت بدلنے کا ارادہ کیا اور انکی کنیت ابوعیسی تھی

Marfat.com

کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت (ابوعیسی) رکھی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ انصاری ہین انکو طبرانی نے بیان کیا ہو ابوجعفر یعنے محمد بن علی نے عمرو انصاری سے جو محصن کے بیٹے تھے انھون نے عبدالرحمن انصاری سے جو بنی نجار مین سے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو قیامت کے قریب ہونیکی (علامت) بارش کا زیادہ ہونا اور پیداوار کا کم ہونا اور سرداروں کی کثرت اور امانت داروں کی قلت ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور ابوعمر نے انکے بھائی حارث بن عمرو کے بیان مین انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ابی عمرو انکے حال مین لوگون نے اختلاف کیا ہو حضرمی نے انکو وحدان مین ذکر کیا ہو ہمکو ابوموسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن شریک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی زرعہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ تم لوگون نے اے آل محمد کس حال مین صبح کی آنحضرت نے فرمایا ہماری حالت اس شخص سے بہتر ہو کہ جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو اور صبح کو روزہ دار نہو۔ انکا نام ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیرہ مزنی ہین اہل شام مین انکا شمار ہو۔ ولید بن مسلم نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن بن عمیرہ ہین اور بعض نے بیان کیا ہو کہ عبدالرحمن بن ابی عمیر مزنی ہین اور بعض نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن عمیر یا عمیرہ قریشی ہین انکی روایت کردہ حدیث مضطرب ہو انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہو۔ ہمکو ابراہیم بن محمد اور انکے سوا دوسرون نے اپنی سندون کو محمد بن عیسی سلمی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے انھون نے ربیعہ ابن یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھے اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آنحضرت نے حضرت معاویہ کے واسطے دعا کی کہ اے اللہ (معاویہ کو) ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور اسکے ذریعہ سے ہدایت نصیب کر ابوعمر نے کہا ہو کہ بعض نے انکی اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہو اور بعض نے مرفوع بیان کیا ہو۔ اور انھین کی حدیث سے لاعدوی[1] ولا ہامۃ بھی ہو اور انسے قریش کی بزرگی مین بھی

[1] ترجمہ مرض کسی سے نہین لگتا اور بری فال کوئی چیز نہین ہو ۱۲

Marfat.com

ایک حدیث مروی ہو اور ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ انکی حدیث منقطع السند اور مرسل ہو نہ تو انکی حدیثین پایۂ ثبوت تک پہونچی ہین اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قریشی اسدی ہین انکی والدہ ام الخیر بنت مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبد الدار بن قصی تھین یہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور صحابی تھے زبیر (ابن بکار) نے کہا ہو کہ ایام جاہلیت مین انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلعم نے عبد الرحمن رکھا واقعہ یرموک مین شہید ہوے تھے اور انکے بیٹے عبد اللہ حضرت عثمان کی شہادت کے واقعہ مین قتل کیے گئے ابو عبد اللہ عدوی نے اپنی کتاب النسب مین بیان کیا ہو کہ انھین عبد الرحمن کے سبب سے حسان بن ثابت نے آل زبیر بن عوام کی ہجو کی تھی اور کہا (ابو عبد اللہ نے) ہو یہی درست ہو اور جس نے کہا ہے کہ یہ ہجو عبد اللہ بن زبیر کے سبب سے تھی اسکا قول صحیح نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زُہری ہین انکی کنیت ابو محمد تھی اور ایام جاہلیت مین انکا نام عبد عمرو تھا بعض لوگون نے عبد الکعبہ بیان کیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدلکر) عبد الرحمن رکھا انکی والدہ شفا بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ تھین یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین پہونچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے اور یہ اُن آٹھ شخصون مین سے ہین جو سب سے پیشتر ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیون مین سے جو حضرت ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے ایک یہ بھی تھے ان لوگون کو ہمنے حضرت ابو بکر صدیق کے بیان مین ذکر کیا ہو۔ اور یہ اُن مہاجرین اولین مین سے ہین جنھون نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین اور سعد بن ربیع مین بھائی چارا کرایا تھا یہ غزوۂ بدر اور احد اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) دومۃ[1] الجندل مین کلب کی طرف بھیجا تھا اور اپنے دست مبارک سے انکے (سر پر) عمامہ باندھا اور دونون شانون کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکا دیا تھا اور انسے فرمایا کہ اگر تمکو اللہ تعالی فتح دیوے تو (وہان کے) بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لینا یا (فرمایا کہ وہان کے) شریف کی لڑکی سے نکاح کر لینا (بادشاہ اور شریف دونون کو اس روایت مین اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا ہو) اصبغ بن ثعلبہ بن ضمضم کلبی

---

[1] دومۃ دال م گوگل کے درخت کو کہتے ہین اور بڑے بھاری درخت خوش سایہ کو بھی کہتے ہین۔ جندل جیم اور دال کو فتح نور ن کہ اُٹھ سکے اور ایک موضع کا نام ہو جو تبوک سے قریب ہو اور بکسر دال آدمی کا نام ہو ۱۲

(وہان کا) شریف تھا انھون نے (بعد فتح کے) اُسکی لڑکی تماضر کے ساتھ نکاح کرلیا اُسنے ابوسلمہ پیدا ہوے۔ عشرہ مبشرہ مین سے یہ بھی ایک شخص ہین اور اُن چھ اہل مشورہ مین سے ایک یہ بھی ہین جنھین عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ کرنے کے واسطے پیش کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ رسول خدا نے انتقال فرمایا اور ان چھ شخصون سے بہت راضی گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے سفر مین نماز پڑھی تھی غزوۂ احد مین انکے زخم لگے تھے اور ایک زخم انکے پیر مین لگ گیا تھا کہ جسکی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے اور (غزوۂ احد مین) انکے دو دانت آگے کے شہید ہوگئے تھے یہ اسکی وجہ سے بہت رنجیدہ تھے یہ اللہ کی راہ مین (اپنے مال کو) زیادہ خرچ کرتے تھے (ایک مرتبہ) تیس غلام ایک دن مین آزاد کیے ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسمعیل بن علی مذکر اور اُنکے علاوہ لوگون نے اپنی سندون کو ابوعیسی ترمذی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن مسمار مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے موسی بن یعقوب سے انھون نے عمرو بن سعید سے انھون نے عبدالرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ بیشک سعید بن زید نے لوگون مین بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق دس آدمی جنت مین (ضرور) ہونگے (وہ یہ ہین) ابوبکر جنت مین عمر جنت مین اور علی عثمان زبیر طلحہ عبدالرحمن بن عوف ابوعبیدہ بن جراح سعد بن ابی وقاص کہا (ابراہیم نے) ان نو آدمیون کو گنایا اور دسوین سے سکوت کیا۔ لوگون نے کہا کہ ہمکو خدا کی قسم دسوین کو بھی بیان کردو تو (سعید نے) کہا تم لوگ ہمکو اللہ کی قسم دیتے ہو (تو دسوان) ابوالاعور جنتی ہے ابراہیم نے کہا کہ ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کنیت ہے مین ابوالفرج بن ابی الرجاء اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث حسن بن احمد سے پڑھی جارہی تھی اور مین اُسکو اپنی موجودگی مین سن رہا تھا حسن بن احمد کہتے تھے ہمسے حافظ ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حماد بن زغبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن عفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے انھون نے حمید سے انھون نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار مین بھائی چارا کرایا سعد بن ربیع اور عبدالرحمن بن عوف کے درمیان مین بھائی چارا کرایا سعد نے عبدالرحمن سے کہا میرے پاس مال ہے وہ میرے تمھارے درمیان نصف نصف ہونا چاہیے اور دو بیبیان ہین انکو دیکھ لو جسکو تم پسند کرو مین اسکو طلاق دیدون جب عدت ختم ہوجاوے اسوقت اس عورت سے نکاح کرلو انھون نے جواب دیا کہ تمھارے مال اور بی بی کی ہمکو کچھ حاجت نہین ہو اللہ تعالی تمھارے مال اور اہل مین برکت عنایت کرے ہمکو بازار بتلادو۔ ہمکو ابومنصور یعنے سلیمان بن علی بن محمد بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن علی نے

Marfat.com

خبردی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے عبدالرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو دس آدمی جنت مین (ضرور) ہونگے ابوبکر جنت مین عمر جنت مین عثمان جنت مین علی جنت مین طلحہ جنت مین زبیر جنت مین عبدالرحمن بن عوف جنت مین سعد بن ابی وقاص جنت مین سعید بن زید جنت مین ابوعبیدہ بن جراح جنت مین ہونگے۔ حافظ ابونعیم نے کہا ہو کہ ہمسے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن جہان مصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عمر بن عبیداللہ رومی نے بیان کیا کہ مینے خلیل بن مرہ کو ابومیسرہ سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوے سنا کہ عالم (شریعت کا رتبہ) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہو درمیان ہر دو درجون کے (اتنا فاصلہ ہی) جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہوا ور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عبدالرحمن بن عوف (اہل) آسمان مین امانت دار ہین اور (اہل) زمین مین امانت دار ہین۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی عبدالرحمن بن عوف نے ان اہل مشورہ سے جن مین حضرت عمر نے (امر) خلافت کو ڈالدیا تھا (اور انسے یہ کہدیا گیا تھا کہ ان لوگون مین سے جسکو چاہتا خلیفہ کرنا) کہا کون شخص ہی جو خلافت سے اپنے کو نکالڈالے اور مسلمانون کیواسطے برگزیدہ کرے اُنکو کسی نے جواب نہ دیا۔ عبدالرحمن نے کہا مین اپنی ذات کو خلافت سے باہر کرتا ہون اور مسلمانون کیواسطے پسند کرتا ہون ان لوگون نے اسکو منظور کر لیا انھون نے اس بات پر ان لوگون سے عہد لیے (جب وعدے لے چکے) تو حضرت عثمان کو (خلافت کے واسطے) منتخب کیا اور انکی بیعت کی۔ یہ قصہ مشہور ہی ہمنے اسکو تاریخ کامل مین ذکر کیا ہی یہ عبدالرحمن بڑے تاجر تھے (انھون نے) تجارت مین بہت نفع پایا اور بڑے مالدار تھے۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ عبدالرحمن (ایکسون) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا اے مان مین ڈرتا ہون کہین مجھکو میرے مال کی زیادتی ہلاک نکردے حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹا اسکو اللہ کی راہ مین خرچ کرو۔ ہمکو ابومحمد بن ابی القاسم نے کتابتاً خبردی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوعمرو محمد بن محمد بن قاسم اور ابوالفتح مختار بن عبدالحمید اور ابوالمحاسن اسعد بن علی اور ابوالقاسم حسین بن علی بن حسین نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے عبدالرحمن بن محمد بن مظفر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن حموبہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن خزیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمارہ ابن زاذان نے ثابت بنانی سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن عوف نے

Marfat.com

جب ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عثمان بن عفان کے درمیان مواخاۃ[1] کرادی تھی انسے (حضرت) عثمان نے کہا کہ میرے پاس خرمے کے دو باغ ہین (انمین سے) جو چاہو تم پسند کرلو عبدالرحمن نے کہا کہ اللہ تمھارے باغ مین برکت دے مین اسواسطے مسلمان نہین ہوا ہون - تم مجھکو بازار کا راستہ بتادو (تاکہ کچھ کام کرون حضرت) عثمان نے انکو (بازار کا) راستہ بتادیا پس (یہ بازار جاکر) گھی اور پنیر اور چمڑے کی خرید فروخت کیا کرتے تھے (اس تجارت سے انھون نے) مال جمع کرلیا (اُسکے بعد) انھون نے (ایک عورت سے) اپنا نکاح کرلیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آنحضرت نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو (انس بن مالک نے) کہا (تجارت نے انکو ایسا نفع دیا کہ) انکے پاس بہت سا مال (جمع) ہوگیا یہانتک کہ (ایکمرتبہ) عبدالرحمن (ابن عوف) کے سات سو اونٹ گیہون اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے (حضرت انس ابن مالک فرماتے ہین) کہ جب یہ اونٹ مدینہ (منورہ) مین پہونچے تو مدینہ (منورہ) والون کو (انکی رفتار سے) گونج کی آواز سنائی دی حضرت عائشہ نے (اس گونج کو سنکر) فرمایا کہ یہ گونج کیسی ہے بعض لوگون نے آپسے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے اونٹ آئے ہین جو سات سو ہین گیہون اور آٹا اور خرمے لادے ہوئے حضرت عائشہ نے (یہ سنکے) فرمایا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف جنت مین گھسلتے ہوئے جاوینگے جب عبدالرحمن کو اسکی خبر پہونچی (تو حضرت عائشہ سے) کہا اسے مان بیشک مین گواہی دیتا ہون کہ یہ اونٹ مع کل سامان واسباب کے اللہ کی راہ مین وقف ہین ابوسلمہ اس روایت مین ہے کہ انسے اور حضرت عثمان سے مواخاۃ کرادی گئی تھی مگر صحیح یہ امر ہے کہ سعد بن ربیع انصاری کے ساتھ مواخاۃ ہوئی تھی جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور معمر نے زہری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن عوف نے (ایکمرتبہ اپنا) نصف مال جو چار ہزار تھا (اللہ کی راہ مین) خیرات کیا پھر (اُسکے بعد) چالیس ہزار دینار خیرات کیے پھر پانچسو گھوڑے فی سبیل اللہ (یعنی جہاد مین) سوار ہونے کے لیے دیے پھر پانچسو اونٹ فی سبیل اللہ (جہاد مین) سواری کے لیے دیے مال انکی تجارت ہی سے تھا - حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف کے درمیان (کچھ) گفتگو ہوگئی پس خالد نے عبدالرحمن سے کہا کہ تم جیسے ان کاموں کے بابت جو پہلے کرچکے ہو زبان درازی کرتے ہو - یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا میرے اصحاب کو میرے واسطے چھوڑ دو قسم اُس (ذات) کی جسکے دست قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی شخص تم مین سے (اللہ کی راہ مین کوہ) احد کے مانند سونا خرچ کرے (تو وہ سونا اصحاب کے) ایک مد یا نصف (مد) کے برابر بھی نہ پہونچیگا اور یہ (واقعہ) دونون (یعنے عبدالرحمن و خالد) کے درمیان اُسوقت ہوا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو فتح مکہ کے بعد بنی جذیمہ کے پاس بھیجا خالد نے دھوکے سے اُنکے کچھ لوگون کو قتل کرڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون (یعنے بنی جذیمہ کے مقتولون) کا خونبہا دیا اور انکا اسباب جو کچھ لے لیا گیا تھا وہ اُنھین لوگون (یعنے

[1] آپس مین بھائی چارا کرلینا ۱۲ -

Marfat.com

بنی جذیمہ) کو واپس دیا بنو جذیمہ نے ایام جاہلیت مین عوف بن عبد عوف یعنی عبدالرحمن کے والد کو قتل کر ڈالا تھا اور خالد کے چچا فاکہ بن مغیرہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا عبدالرحمن نے خالد سے کہا کہ تمنے ان لوگون (یعنی بنی جذیمہ) کو اسوجہ سے قتل کیا کہ انھون نے تمھارے چچا کو قتل کیا تھا۔ خالد نے کہا کہ تمھارے باپ کو بھی تو انھون نے قتل کیا تھا اور گفتگو مین سختی کی (اس واقعہ کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی) آپنے وہ الفاظ فرمائے (جو اوپر مذکور ہوے)۔ ہمکو ابو یاسر بن ابی جبہ اور دوسرے لوگون نے بطریق اجازت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے یحیی بن محمد ابن صائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبدالرحمن کھانا لیکر آئے اور روزے سے تھے پس انھون نے کہا مصعب بن عمیر شہید ہوے اور وہ مجھسے نیک تھے (انکو) انھین کی چادر کا کفن دیا گیا (وہ چادر اسقدر چھوٹی تھی) کہ اگر انکا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اگر پیر ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ مین یہ خیال کرتا ہون کہ (عبدالرحمن نے) کہا حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور وہ مجھسے بہتر تھے پھر دنیا ہمارے لیے کشادہ کر دی گئی جسقدر کشادہ کی گئی یا یہ کہا کہ دنیا ہمین دی گئی جس قدر دی گئی ہمین اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید ہماری نیکیان ہمین دنیا مین دیدی گئین۔ پھر بیہانتک روئے کہ انکے ہاتھ سے کھانا گر پڑا۔ ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کو ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن اسمعیل یعنے ابو سعید بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف کے پاس پہونچے اور وہ لوگون کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے انھون نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو (یہ اشارہ پاکر انھون نے نماز پڑھنا شروع کی) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن کے پیچھے نماز پڑھی۔ انسے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن عمر اور جابر اور انس اور جبیر بن مطعم اور ابراہیم اور حمید اور ابو سلمہ اور مصعب عبدالرحمن کے بیٹون اور مسور بن مخرمہ عبدالرحمن کے بھانجے اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اور مالک بن اوس بن حدثان وغیرہم نے روایت کی ہے

۳۲ھ مین بمقام مدینہ عبدالرحمن کی وفات ہوئی انکی عمر پچھتر برس کی تھی اور پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ مین صرف کرنیکی انھون نے وصیت کی تھی اسکو عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے اور زہری نے کہا ہے کہ عبدالرحمن نے غزوۂ بدر مین جو لوگ شریک تھے اور شہید نہین ہوے تھے انمین سے ہر ایک آدمی کے واسطے چار سو دینار (دیدینے کی)

Marfat.com

وصیت کی تھی وہ سب سو آدمی تھے اُن لوگون نے (چار چار سو دینار وصیت کے موافق) لے لیے جن لوگون نے وہ دینار لیے تھے اُنمین سے حضرت عثمان بھی تھے اور ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ دینے کی وصیت کی تھی - جب عبدالرحمن کی وفات ہوئی حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اے (عبدالرحمن) ابن عوف جاؤ بیشک تمنے اچھا زمانا پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیے جو لوگ عبدالرحمن کا جنازہ اُٹھائے ہوے تھے اُنمین سے سعد بن وقاص بھی تھے اور واجبلاہ (یعنے اے میرے پہاڑ چل بسے) کہتے (جارہے) تھے انھون نے اپنے ترکہ مین نانبہت چھوڑا تھا وہ کلہاڑیون سے کاٹا گیا اس سے (مال کی اسقدر کثرت تھی کہ) لوگون کے ہاتھ بھر گئے اور ایکہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین سو بکریان جو بقیع مین چرا کرتی تھین چھوڑین اور انکی چار بیبیان تھین - (جنمین سے) ایک عورت کو اسی ہزار روپیہ دیکر انکے وارثون نے رخصت کیا یہ عبدالرحمن سرخ وسفید خوبصورت آدمی تھے اکہرا جسم تھا - فراخ چشم - پلکین زیادہ اور بڑی تھین - انکی ناک اونچی و لمبی تھی انکے سر کے بال شانون تک لٹکے ہوے تھے اور انکی دونون ہتھیلیان پُر گوشت تھین اُنگلیان موٹی تھین اپنی داڑھی اور اپنے سر کے بال) کو نہین بدلتے تھے (یعنے خضاب نہین لگاتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف جرشی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اسی طرح آدم بن ابی ایاس نے کہا ہے مگر یہ غلط ہے عبدالرحمن اہل حمص کے تابعین مین سے ہین آدم بن ابی ایاس نے جریر بن عثمان سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی عوف سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نماز تاریکی مین پڑھتے ہوے دیکھے گئے - یہ ابن مندہ کا بیان تھا - ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی عوف جرشی اہل شام کے تابعین سے تھے بعض متاخرین نے انکو صحابہ مین کہا ہے - مین کہتا ہون انھین (ابونعیم) کے مانند ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ بیشک آدم نے انکے (بیان مین) غلطی کی ہے کیونکہ یہ عبدالرحمن اہل حمص کے تابعین سے ہین پھر (ابن مندہ پر) کوئی طعن کی وجہ نہین ہے -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری ہین انکے والد کے بیان مین انشاء اللہ انکا نسب بیان کیا جائیگا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ہجرت کے پیشتر پیدا ہوے تھے - محمد بن اسحاق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے عبدالرحمن بن عویم سے روایت کی ہے کہ جب اہلوگون (یعنی اہل مدینہ) نے سنا کہ رسول خدا صلعم نے بارادہ ہجرت (مکہ سے) کوچ کر دیا ہے ہم لوگ (حضور کے استقبال کے واسطے) ہر روز ظہر تک

سلہ اس مسئلہ کے الفاظ کسی میت کے غم مین نکالنا شرعاً ممنوع ہین مگر شدت غم مین جب عقل زائل ہو جاے تو تکلیف شرع قائم نہین رہتی ۱۲-

(اپنے اپنے مکانون سے) نکلکر انتظار کیا کرتے تھے پھر پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اسکو ابن مندہ نے کہا ہی ابونعیم اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے عروہ سے انھون نے عبدالرحمن بن عویم ابن ساعدہ انصاری سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ پر ایمان بھی لائے تھے یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دو آدمی (ایک انصاری اور ایک مہاجر) اللہ واسطے بھائی بھائی بن جاؤ اور آپنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ یہ میرے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

عیاش کے والدہین اشجعی تھے عبدالرحمن اشجعی کے تذکرہ مین انکا بیان ہو چکا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عیسی بن عقیل اور بعض نے (بجاے عقیل کے) معقل ثقفی بیان کیا ہی - زیاد بن علاقہ نے عیسی بن معقل سے روایت کی ہی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنے لڑکے کے آیا لوگ اسکو عارم کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن نام رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنام انصاری ہین - یحیی بن یونس نے کتاب مصابیح مین انکا نام بیان کیا ہی علاوہ یحیی کے کسی دوسرے شخص نے انکا نام نہین ذکر کیا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن عنبسہ سے انھون نے ابن غنام سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپنے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اللھم[1] ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک پھر پوری حدیث بیان کی ابونعیم نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن غنام ہی عبداللہ ابن غنام ہین عبداللہ کے بیان مین انکو ذکر کیا ہی - انکا تذکرہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو بوجہ حدیث قعنبی کے اس شخص کے نام مین بھی ذکر کیا ہی جسکا عبداللہ نام تھا - اور ان شخصون مین بھی بیان کیا ہی جنکا عبدالرحمن نام تھا - اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ جو قعنبی سے حدیث روایت کی ہی اسکو بھی نقل کیا ہی اور دونون جگہ ابن غنام ہی بیان کیا ہے یعنے عبداللہ اور عبدالرحمن اور دونون جگہ ابن غنام کا نام نہین بیان کیا واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

[1] ترجمہ اللہ تجھ یا تیری جس مخلوق کو کوئی نعمت ملتی ہی وہ تیرے ہی فضل سے ملتی ہی ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم اشعری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان تو تھے مگر آپکو دیکھا نہ تھا۔ اور نہ آپکے پاس وفد مین آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو یہ عبدالرحمن انکے ہمراہ (یمن کیطرف) چلے گئے تھے اور وہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین انکا انتقال ہوگیا یہ معاذ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اُنکے شاگرد مشہور تھے انھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیثین سنی ہین اہل شام مین یہ اتنے بڑے فقہ جاننے والے تھے انھین نے شام کے تابعین کو فقیہ بنا دیا تھا یہ بڑے قدر اور بزرگی والے تھے یہی عبدالرحمن ہین جنھون نے ابودرداء اور ابوہریرہ پر (اسوقت) غصہ کیا تھا جب وہ دونون حضرت معاویہ کا پیغام پہونچاکر حضرت علی کے پاس سے لوٹے ہوے آے تھے انھون نے ان دونون سے کہا تم دونون سے تعجب ہو کہ کس طرح تم دونون نے اپنے اوپر وہ امر جائز کر لیا جسکی وجہ سے تم دونون علی سے کہتے ہو کہ (خلافت کو) مشورہ مین ڈالدو حالانکہ تم دونون نے سمجھ لیا ہو کہ علی کی بیعت مہاجرین اور انصار اور اہل حجاز اور اہل عراق نے کی ہو اور جو لوگ اُن سے راضی ہین وہ بہتر ہین اُنسے جو اُنسے ناراض ہین اور جس نے اُنسے بیعت کی ہو وہ اس شخص سے بہتر ہو جس نے اُنکی بیعت نہین کی اور مشورہ کرنے مین معاویہ کو کونسا دخل ہے اور ان دونون کو اُنکے (قاصد ہوکر) آنے پر بُرا بھلا کہا (عبدالرحمن کے کلام سے اُنکو شرمندگی ہوئی اور پہلے آنے پر دونون نے انکے روبرو توبہ کی۔ انھون نے (یعنے عبدالرحمن) نے ۷۸ھ مین وفات پائی۔ اُنسے ابوادریس خولانی اور اہل شام کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ یہ عبدالرحمن بن غنم بن کعب بن ہانی بن ربیعہ بن عامر بن عدی بن وائل بن ناجیہ بن جنبل بن جماہر ابن ادعم بن اشعر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دمیا کا سفیر کہکے آئے تھے اور مروان بن حکم کے ساتھ مصر مین ۶۵ھ مین آئے تھے۔ مجکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے اُنھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالحمید نے شہر بن حوشب سے اُنھون نے عبدالرحمن بن غنم سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عُتُلٍّ[1] الزنیم کے معنی دریافت کیے گئے آپنے فرمایا (عتل الزنیم) وہ ہو جو بدخلق تندرست زیادہ کھانے پینے والا لوگون پر زیادہ ظالم شہوت کثیر رکھنے والا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہو۔

مین کہتا ہون ابوعمر نے جو ابودرداء اور ابوہریرہ پر عبدالرحمن کے عتاب کرنے کو ذکر کیا ہو اسمین میرے نزدیک غلطی ہی

---

[1] عتل بضم عین مہملہ وفوقانی وتشدید لام اُس شخص کو کہتے ہین جو نہایت سرکش بد عادت سخت گفتار ہو لوگون کو آزار پہنچاتا ہو خوراک زیادہ رکھتا ہو اللہ تعالی فرماتا ہو عتل بعد ذلک زنیم۔ زنیم بفتح زاے معجمہ وکسر نون وہ مجہول النسب ہو کہ کسی قوم مین ملجاوے اور اُسی قوم مین سے پکارا جاوے ذلیل اور حقیر اللہ عادت اور وہ کمینہ جو اپنی ذلت اور کمینگی کی وجہ سے مشہور ہو ۱۲

Marfat.com

کیونکہ بنا بر صحیح اقوال کے ابوالدرداء کی وفات اس زمانے سے پہلے ہوئی ہو کہ جسمین حضرت علی کے واسطے بیعت کی گئی تھی اور نے کہا ہو صحیح یہ ہو کہ ابوالدرداء نے حضرت عثمان کی شہادت سے پیشتر وفات پائی جنھون نے بیان کیا ہو کہ ابوالدرداء کی ۳۲ھ یا ۳۳ھ مین وفات ہوئی انکے قول کی تردید ہوگئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن فلان یا فلان بن عبدالرحمن یہ مجہول النسب ہین۔ انسے حازم بن مروان نے روایت کی ہو۔ محمد بن اسحاق صاغانی نے حلقمہ بن سلیمان سے انھون نے حازم بن مروان سے انھون نے عبدالرحمن بن فلان یا فلان بن عبدالرحمن سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کے عقد نکاح مین شریک ہو کر (انکا رخطبہ) نکاح پڑھا اور فرمایا (تم دونون) خیر اور الفت و اقبال نیک اور وسعت رزق پر رہو پھر فرمایا کہ) یہان دف بجاؤ پس لوگ دف لائے اور (انکے قریب) بجانا شروع کیا۔ پھر وہان (لوگ) میوے اور شکر کے طباق لائے اور وہان لٹانے لگے لوگون نے اپنے ہاتھون کو (اس میوے کے لوٹنے سے) باز رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھکر) فرمایا تم لوگون کو کیا ہوا جو (اس میوے کو) نہین لوٹتے لوگون نے عرض کیا اے رسول اللہ کیا آپنے ہمکو لوٹنے سے منع نہین فرمایا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے لشکرون کی لوٹ سے منع کیا ہو عقد نکاح مین لوٹ سے منع نہین کیا ہو۔ پھر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے ساتھ شریک ہو کر (اس میوے کو) کھینچنا شروع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ محمد بن اسحاق سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو ابومسلم کشی نے عصر سے انھون نے حازم سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے انھون نے لمازہ سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے معاذ بن جبل سے اس حدیث کو روایت کرکے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے عقد نکاح مین شریک ہوے پھر (پہلی حدیث کے) مانند پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن قتادہ سلمی شامی ہین انسے ایک حدیث جسکی سند مضطرب ہو روایت کی گئی ہو راشد بن سعد نے انھین سے حدیث کو روایت کیا ہو اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن قتادہ سلمی ہین انکا شمار اہل حمص مین ہو۔ مجھکو ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے عبدالرحمن بن قتادہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اللہ عزوجل نے آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا پھر انکے صلب سے انکی اولاد کو پیدا کرکے فرمایا کہ یہ لوگ جنتی ہین اور مین کچھ پروا نہین رکھتا ہون اور یہ دوزخی ہین اور مین کچھ پروا نہین رکھتا ہون پھر کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ کیون عمل کرین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی مقدر ہو چکا ہی معن بن عیسی وعبداللہ بن وہب وحماد بن خلف خیاط وغیرہم نے حضرت معاویہ سے اسی حدیث کے مانند نقل کرکے روایت کی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قراد سلمی - انکا اہل حجاز مین شمار ہی - انکو بعض لوگ ابن فاکہ بھی کہتے ہین - انسے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اور حارث ابن فضیل نے روایت کی ہی - جمین ابوالقاسم یعنے یعیش بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کو عبدالرحمن احمد بن شعیب تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوجعفر خطمی یعنے عمیر بن یزید نے عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی قراد سے نقل کرکے بیان کیا ہی وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفع حاجت کیواسطے نکلا حضرت جب (رفع) حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور (تشریف لے) جاتے تھے - ابوجعفر انصاری نے حارث بن فضیل سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی قراد سے روایت کی ہی کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا اور لوگ آپکے وضو کا غسالہ لیکے اپنے چہرون پر ملنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس شی نے اس فعل پر تمکو ترغیب دی لوگون نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت نے آنحضرت نے فرمایا جسکو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اللہ ورسول اس سے محبت کرین اسکو چاہیئے کہ سچ بولے اور امانت مین خیانت نکرے اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط ثمالی ہین انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکو عبداللہ بن قرط کا بھائی سمجھتا ہون انھون نے شام مین سکونت اختیار کی تھی اہل فلسطین مین انکا شمار ہی - مسکین بن میمون نے جو مسجد رملہ کے موذن تھے عمرو بن رومیم سے انھون نے عبدالرحمن بن قرط سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب (یعنے شب معراج مین) مسجد اقصی تک (جو ملک شام مین بیت المقدس کے نام سے مشہور ہی) اس شب مین جسمین آپکو معراج ہوئی اور مسجد اقصی تک آپ پہونچائے گئے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان (تشریف فرما) تھے جبرئیل آپکے داہنی (طرف) اور میکائیل بائین (طرف) تھے پھر وہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اڑے یہانتک کہ آپ ساتون آسمانون تک پہونچے

Marfat.com

بعہ پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ مسکین بن میمون نے عبد الرحمن سے روایت کی ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسکین اور عبد الرحمن کے درمیان مین عروہ کو بھی بیان کیا ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہین غزوۂ احد مین اپنے والد قیظی کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب - انکی کنیت ابو لیلیٰ تھی انصاری مازنی ہین - مازن بن نجار کے خاندان سے تھے - ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ بن کعب بیان کرتے ہین - یہ اُن لوگون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک مین نہ جا سکنے کی وجہ سے رونے لگے تھے - پس اسلئے اور انکے ساتھیون کے حق مین (یہ آیت) نازل ہو تولوا[1] واعینہم تفیض من الدمع حزنا ان لا یجدوا ما ینفقون - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے ابو نعیم کے اس قول کو ذکر کر کے کہ بعض نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ ابو نعیم کی غلطی ہی کیونکہ کسی عالم نے ابو لیلیٰ کا نام عبد اللہ نہین بیان کیا بلکہ انکا نام عبد الرحمن تھا اور اُنکے ایک بھائی تھے انکا نام عبد اللہ تھا - ابن کلبی نے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزندان کعب کو بھائی بھائی لکھا ہی اس سے ابو نعیم کے قول کی تردید ہو گئی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اشرا ابو تغلبہ خشنی کے بھائی تھے انکے نام مین بہت اختلاف کیا گیا ہی ہمنے اس (اختلاف) کو انکے بھائی کے تذکرہ مین ذکر کر دیا ہی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وفات پائی تھی قاسم بن ثابت کی (کتاب) دلائل النبوت وغیرہ مین انکا ذکر بہت ہی - انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز انکو علی بن سعید عسکری نے افراد مین ذکر کیا ہی - اور ابن مندہ نے انکو عبد اللہ کے نام مین بیان کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی داری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام

[1] ترجمہ وہ لوگ لوٹ گئے اس حال مین کہ آنکھون سے آنسو جاری تھے اس رنج مین کہ انکے پاس خرچ کرنیکو نہین ہی "

عبدالرحمن رکھا انکا (اصل) نام عروہ تھا اور تمیم داری کے قبیلہ سے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے عروہ بن مالک کے نام مین کیا ہی اور ابن کلبی نے کہا ہی کہ انکا نام مروان بن مالک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن نام رکھا یہ اُن داریون مین سے ہین جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت) خیبر سے کچھ دینے کی وصیت فرمائی تھی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

محمد کے والد ہین - مجہول ہین - انکا صحابی ہونا مشہور نہین ہی انکو (بعض لوگون نے) صحابہ مین ذکر کیا ہی - وکیع نے محمد ابن فضیل سے انھون نے یحیی بن محمد بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب آپ خیبر مین تشریف لائے تو آپکے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی آپنے اور بشر بن براء بن معرور نے اس گوشت کو کھالیا اور پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن محیریز - انسے دعا مانگتے وقت ہاتھ اُٹھانے کی کیفیت مین حدیث (مروی) ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکی (حدیث) میرے نزدیک مرسل ہی انکو صحابہ مین ذکر کرنیکی کوئی وجہ نہین ہی سوا اسکے کہ یہ ان لوگون مین ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اسکے متعلق عبداللہ بن محیریز کے بیان مین بحث ہوچکی ہی - عقیلی نے بھی انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عبداللہ تھا اور (یہ) بڑے بزرگ تھے -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مدرج انکو ابن عقدہ نے بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ ابوغیلان یعنے سعد بن طالب سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے عمرو ذی مر اور یزید بن نشیع اور سعید بن وہب اور ہانی بن ہانی سے روایت کی ہی ابواسحاق نے کہا ہی کہ مجھسے بیشمار لوگون نے بیان کیا کہ حضرت علی نے لوگون کو کوفہ کے میدان مین قسم دیکر پوچھا کہ کن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کو سنا ہی (جس نے سنا ہو بیان کرے یہ سنکے) کچھ لوگ کھڑے ہوگئے اور گواہی دی کہ (ہمنے) اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اور کچھ آدمیون نے اسکو چھپایا (انکی یہ حالت ہوئی) کہ دنیا مین اندھے ہوگئے اور انکو کوئی آفت (ضرور) پہونچی (یعنے جنھون نے اس خبر کو پوشیدہ رکھا تھا) سے یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدرج بھی تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قیظی - انکا نسب انکے بھائی عبداللہ کے بیان مین پہلے گذر چکا ہی - یہ انصاری حارثی ہین غزوۂ احد اور

اُسکے بعد تمام غزوات مین شریک تھے جسمہ ابو عبید کے واقعہ مین شہید ہوے یہ دونون (یعنے عبدالرحمن اور عبداللہ) زید ابن مربع اور مرارہ بن مربع کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثع سُلمی ہین انکا شمار اہل مدینہ مین ہی اُنسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہی کہ عبدالرحمن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین ایک ہزار آٹھ سو صحابی کو ساتھ لیکر جہاد کیا پھر اُسکو اٹھارہ حصہ پر تقسیم کیا - خیبر اسوقت میوجات سے سرسبز تھا لوگ میوہ کھانے مین مشغول ہو گئے (جسکی وجہ سے) ان سب کو بخار آگیا (جب بخار مین مبتلا ہوے) تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی بیماری کی) شکایت کی آپنے فرمایا اے لوگون بخار اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قید خانہ ہی اور (دوزخ کی) آگ کا ایک ٹکڑا ہی جب وہ تمکو پکڑ لے (یعنے جب بخار مین مبتلا ہو جاؤ) تو اُسکو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنے غسل کرو حسب الحکم اُن لوگون نے ویسا ہی کیا پس اُنکا بخار جاتا رہا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی عمرو کے والد ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - یحیی بن بشل نے عمرو بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی کیفیت پوچھی گئی پھر پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ یہان پر ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہی اور لوگون نے انکو عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن کے بیان مین ذکر کیا ہی اور ہمنے یہان پر اسوجہ سے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ کوئی شخص انکا تذکرہ (یہان پر) نہ دیکھکر یہ خیال کرے کہ ہمنے انکا بیان چھوڑ دیا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین شریک بن عبداللہ نے عبداللہ بن عبدالرحمن مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ علی ہین (اللہ کی طرف سے) تو خصلتین عنایت ہوئی ہین (انمین) تین (خصلتین) دنیا مین اور تین آخرت مین اور تین (خصلتون) کی انکے واسطے مین امید کرتا ہون اور ایک (خصلت) جو انکے واسطے ہی اُس سے مین خوف کرتا ہون اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھکر بیان کیا ہی کہ اسبات کا احتمال ہوتا ہی کہ یہ اُن دونون عبدالرحمن مین سے ایک ہین جنکا ذکر ہو چکا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود خزاعی ہین انھون نے شام مین سکونت اختیار کی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی اسمعیل

Marfat.com

ابن عیاش نے سعید بن عبداللہ خزاعی سے انھون نے ہثیم بن مالک طائی سے اُنھون نے عبدالرحمن بن مسعود خزاعی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اے لوگون خوشی اور ناخوشی (غرض ہر حال) مین (حاکم کی) بات سننا اور ماننا اپنے اوپر لازم کرو (تم لوگ) آگاہ رہو بیشک جو شخص سنے اور مانے اُسپر کوئی الزام نہین ہی جو سنے اور نہ مانے اسکا کوئی عذر (مقبول) نہین اور تم لوگ اللہ عزوجل کی طرف نیک گمان رکھنا اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ اللہ ہر بندے کو اُسکے نیک گمان کے موافق دیتا ہی بلکہ اُس سے زیادہ دیتا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مطاع بن عبداللہ بن عطریف بن عبدالعزی بن جشامہ بن مالک بن لادم بن مالک بن رہم بن یشکر بن بشر بن غوث بن مر تمیم بن مر کے بھائی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ عبدالرحمن کندہ (کے خاندان) سے ہین اور شرحبیل بن حسنہ کے بھائی تھے اعمش نے زید بن وہب سے انھون نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (مکان سے) نکلکر تشریف لائے اور آپکے پاس سپر کے مانند کوئی چیز تھی۔ اُسی کو سامنے (پردہ کے لیے) رکھکر آپنے پیشاب کیا بعض لوگون نے (یہ حالت دیکھکر) کہا دیکھو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) پیشاب کرتے ہین جس طرح عورتین پیشاب کرتی ہین، یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ (اس بارے مین) بنی اسرائیل پر کیا آفت آئی اُنکے یہان یہ دستور تھا کہ جس چیز مین پیشاب لگجاتا اُسکو قینچی سے کاٹ ڈالتے پس اُنکے ایک حاکم نے اُنکو اس فعل سے منع کیا اسکو قبر مین عذاب ہوتا ہی انکا تذکرہ اس بیان مین ابونعیم اور اُنکے دادا نے لکھا ہی لیکن ابن مندہ اور ابوعمر نے عبدالرحمن بن حسنہ کے بیان مین ذکر لکھا ہی اور وہ دونون ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن مطیع بن نوفل بن معاویہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہی کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جاے الخ مگر ایک نام مین دوسرے نام کا داخل کر دینا صحیح نہین ہی اسی طرح ابن طہمان نے عباد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انھون نے عبدالرحمن بن مطیع بن نوفل سے روایت کی ہی اور ابن ابی ذئب نے زہری سے انھون نے ابوبکر سے انھون نے نوفل سے مرسل روایت کی ہی ابونعیم نے کہا ہی کہ عبدالرحمن ابن مطیع کا تابعین مین شمار ہی اور انھون نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہی پس بعض متاخرین نے جو کہا ہی کہ عبدالرحمن بن مطیع بن نوفل بن معاویہ تو یہ بیان (نسب) مین غلطی کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن جبل انصاری ہین انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ انھون نے اپنے والد کے ساتھ طاعون عمواس واقع ۱۸ھ ہجری مین وفات پائی یہ (ایک) بزرگ شخص تھے۔ لوگون نے انکی بابت اختلاف کیا ہی بعض لوگون نے تو کہا ہی کہ معاذ بن جبل کے کوئی لڑکا ہی نہین پیدا ہوا اور زبیر نے کہا ہی عبد الرحمن بن معاذ بن جبل نے (مرض) طاعون مین (مبتلا ہوکر) شام مین وفات پائی۔ یہ عبد الرحمن اُن لوگون مین آخری شخص تھے جو ادی بن سعد برادر سلمہ بن سعد کی اولاد سے باقی رہ گئے تھے یہ تمام لوگ گذر گئے اور انکا شمار بنی سلمہ مین ہی ابن کلبی نے کہا ہی کہ عبد الرحمن بن معاذ بن جبل اپنے والد کے پیشتر طاعون مین مبتلا ہوکر انتقال کر گئے تھے۔ جن لوگون نے کہا ہی کہ معاذ کے لڑکا ہوا ہی نہین شاید انکا یہ مطلب ہو کہ معاذ نے (اپنے بعد) کوئی لڑکا نہین چھوڑا۔ (اگر یہی مراد ہی تو) اُن لوگون کا قول ابن کلبی کے مانند ہی کہ عبد الرحمن اپنے والد کے پیشتر مر گئے تھے (اور اگر یہ مراد نہین ہی تو) عبد الرحمن بن معاذ (ایک) مشہور (شخص) ہین اور انکے صحابی ہونے مین بھی شک نہین ہی کیونکہ ۱۸ھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً آٹھ برس بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ اور جب آپکی وفات ہوئی تھی تو یہ بڑے تھے پس (یہ امر ضروری ہی کہ) صحابی بھی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ سے باہر کے بھی نہین تھے کہ (انکی نسبت) کہا جاتا کہ یہ وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آئے تھے واللہ اعلم صحیح یہی ہی کہ انکی وفات آپکے والد معاذ کے پہلے ہوئی تھی۔ ہمکو عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابان بن صالح نے شہر بن حوشب سے انھون نے رابۃ سے روایت کرکے بیان کیا جو انکی قوم مین سے ایک شخص تھے اور اُنکے والد کے بعد انھون نے انکی والدہ سے نکاح کر لیا تھا اور وہ طاعون عمواس مین موجود تھے۔ وہ کہتے تھے جب مرض زیادہ ہونے لگا تو ابو عبیدہ بن جراح لوگون مین خطبہ پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوے اور کہا اے لوگون یہ مرض تمھارے واسطے رحمت خدا ہی اور تمھارے نبی کی دعا ہی اور (اسی مرض مین) تمسے پہلے نیک لوگون کی موت آئی ہی اور ابو عبیدہ بیشک اللہ سے چاہتا ہی کہ اس مرض مین جو حصہ اسکا ہو اسکو عنایت ہو رابہ کہتے تھے پس ابو عبیدہ طاعون مین مبتلا ہوے اور وفات پائی اور معاذ بن جبل کو لوگون پر خلیفہ کر گئے (وہ بھی) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور کہا اے لوگون بیشک یہ مرض تمھارے پروردگار کی رحمت ہی اور تمھارے نبی کی دعا ہی اور تمسے پہلے نیک لوگون کی موت (اسی مین ہوئی) ہی معاذ بھی چاہتا ہی کہ اللہ اسکی اولاد کے واسطے بھی کچھ اس مرض سے حصہ عنایت کرے پس (اس دعا کے بعد) انکے بیٹے عبد الرحمن طاعون مین مبتلا ہوے اور انتقال ہو گیا پھر کھڑے ہوکر

Marfat.com

انھون نے اپنے واسطے بھی پروردگار سے دعا کی دعا مانگتے ہی طاعون مین مبتلا ہوگئے اور انتقال کیا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبید اللہ کے چچازاد بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے روایت کی ہو مگر انکو دیکھا نہین ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوارث نے حمید اعرج سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عبد الرحمن بن معاذ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ہم لوگ (مقام) منی مین تھے پس ہم لوگون کی سماعت ایسی کشادہ (یعنی بہت تیز) ہوگئی کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے اسکو ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین تھے آپنے مناسک (حج) تعلیم فرماتا شروع کیے یہانتک کہ کنکریان پھینکنے کے احکام تک پہونچے۔ تو آپنے دونون سبابہ انگلیون کو (برابر) رکھکر فرمایا (رمی) خذف کی کنکریون سے (چاہیے) پھر مہاجرین کو (قیام کا) حکم دیا انھون نے مسجد کے آگے قیام کیا انصار کو (قیام کا) حکم دیا وہ مسجد کے پیچھے مقیم ہوے۔ راوی کہتا ہو کہ ان سب کے بعد تمام آدمیون نے اپنے اپنے ٹھکانے کا سامان کیا اسکو حسن بن عمارہ نے حمید اعرج سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے عبد الرحمن بن معاذ سے اسی طرح روایت کیا ہو محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص سے جو انھین کی قوم سے تھا روایت کی ہو کہ ان عبد الرحمن کو لوگ ابن معاذ کہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ۔ انکو (کچھ لوگون نے) صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر صحیح نہین ہو۔ انھون نے مصر مین سکونت اختیار کی تھی۔ یزید ابن ابی حبیب نے سوید بن قیس سے انھون نے عبد الرحمن بن معاویہ سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کون سی چیز حلال ہو اور کون سی چیز مجھپر حرام ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکے) سکوت فرمایا پھر (اس شخص نے) رسول خدا سے یہی سوال کہ تین بار کیا اور آنحضرت نے ہر بار سکوت کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپنے فرمایا کہ دریافت کرنے والا کہان ہو اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا جس چیز سے تیرا قلب[1] انکار کرے اُسکو تو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] مطلب سائل کا یہ تھا کہ علاوہ اُس حلال و حرام کے جو منصوص و قطعی ہین اور کون کون چیزین حلال یا حرام ہین حضرت نے اسکا کلیہ قاعدہ بتادیا کہ جس سے قلب ۱۲ انکار کرے یعنے اسمین حرمت کا شبہہ ہو اُسکو ترک کردینا چاہیے ۱۰

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معقل سُلمی ہین وہ ثمینہ کے حاکم تھے۔ حسن بن ابی جعفر نے ابو محمد سے انھون نے عبد الرحمن بن معقل حاکم ثمینہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کفتار کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا مین نہ اُسکو کھاتا ہون اور نہ اُس سے منع کرتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ منع نکرینگے بیشک مین اُسکو کھایا کرونگا پھر مینے عرض کیا آپ گوہ کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون اور نہ اس (کے کھانے) سے منع کرتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ منع نکرینگے مین اسکو کھایا کرونگا۔ پھر مینے عرض کیا کہ خرگوش کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون اور نہ حرام سمجھتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ حرام نکرینگے مین اسکو کھایا کرونگا پھر مینے عرض کیا کہ لومڑی کی نسبت کیا حکم ہی آپنے فرمایا (کیا) کوئی اسکو کھاتا ہی (یعنے وہ کھانیکی چیز نہین ہی) پھر مینے عرض کیا بھیڑیے کی نسبت کیا حکم ہی۔ آپنے فرمایا (کیا) اُسکو کوئی شخص کھاتا ہی (یعنی وہ بھی کھانیکی چیز نہین ہی)۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انصاری ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہی۔ انسے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہی انکو بخاری نے وحدان مین ذکر کیا ہی۔ محمد بن ابراہیم انصاری نے عبد الرحمن بن معمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (رمضان مین) سحری کھایا کرو بیشک اللہ تعالی سحری کھانے والون پر رحمت نازل کرتا ہی اگرچہ تھوڑے ہی چھوارے سے (سحری) ہو یا روٹی کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مکفوف۔ انکا ذکر صلوۃ الاعمی (یعنے نابینا کی نماز پڑھنے کے بیان) مین کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ ہمنے کتاب وصائف مین انکو ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن بل اور بعض لوگون نے ابن بلی بیان کیا ہی (اور آگے انکا نسب اس طرح ہی) ابن عمرو بن عدی بن وہب بن ربیعہ ابن سعد بن خزیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید نہدی تھے انکی کنیت ابو عثمان تھی۔ اور نہد (خاندان) قضاعہ سے ایک قبیلہ ہی یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایمان تو لائے تھے مگر آپکو دیکھا نہین ہی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (مقرر کیے ہوے) محصلین زکوۃ کو تین مرتبہ زکوۃ دی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دو حج کیے تھے اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانے مین مدینہ آئے تھے۔ اور انھین کے

Marfat.com

زمانے مین بہت سے جہاد کیے - قادسیہ اور جلولا اور تستر اور نہاوند اور آذربیجان اور مہران کی فتح مین عراق سے (آکر) شریک ہوے شام سے (آکر) یرموک (کے واقعہ مین) شریک ہوے - ابوعثمان نے کہا ہی میرا سن اکیسویں برس کے قریب پہونچ گیا اب ہر چیز مین کمی مجھے محسوس ہو رہی ہی (بینائی سماعت غرض تمام قوی کمزور ہوگئے) سوا امیدون کے کہ وہ اب بھی ویسی ہی ہین جیسی تھین - یہ عبدالرحمن عبادت (خدا) زیادہ کرتے تھے انکی قرأت بہت اچھی تھی بارہ برس سلمان فارسی کے ساتھ رہے عاصم احول نے بیان کیا ہی کہ ابوعثمان نہدی سے مینے کہا کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انھون نے کہا نہین مینے کہا (کیا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہی کہا نہین لیکن حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا ہون جیسے وہ خلیفہ ہوے اور مینے تین مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ بھیجا تھا - یہ عبدالرحمن کوفہ مین رہتے تھے مگر جب (وہان) حضرت حسین کی شہادت ہوئی تو بصرہ مین چلے گئے اور کہا کہ جس شہر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ شہید ہوجاے وہان نہین رہتا ہون - ابوعثمان نے کہا کہ ہم (ایام) جاہلیت مین ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے لوگ اُس (بُت) کو یغوث[1] کہا کرتے تھے - اور ایک سیسے کا بت خاندان قضاعہ کے پاس تھا (جسکو انھون نے) عورت کے مانند بنایا تھا - مینے دوالخلصہ کی بھی پرستش کی - ہم لوگ پتھر کی پرستش کیا کرتے تھے (جہان کہین پتھر دیکھتے تھے) اُسکو اپنے ساتھ اُٹھا لیتے تھے - پھر جب اُس (پتھر) سے اچھا (دوسرا پتھر) دیکھتے تھے تو اُسکو پھینکدیتے تھے اور دوسرے (پتھر) کی پرستش کرنے لگتے تھے جب (کوئی) پتھر (ہماری لاعلمی مین) اونٹ پر سے گر جاتا تھا تو ہم لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا گر پڑا اب کوئی دوسرا پتھر ڈھونڈو (یہی کیفیت رہا کرتی تھی) - یہانتک کہ مینے اسلام کی پیروی کی - یہ عبدالرحمن نماز بہت پڑھا کرتے تھے (اسقدر) نماز پڑھا کرتے تھے کہ اُنپر غشی (طاری) ہوجاتی تھی انھون نے عمر اور علی اور ابن مسعود اور اُبی بن کعب اور سعد بن وقاص اور سعید بن زید اور حذیفہ اور سلمان اور ابن عباس اور ابوموسی (رضی اللہ عنہم) وغیرہم سے روایت کی ہی انسے عاصم احول اور سلیمان تیمی اور داؤد بن ابی ہند اور قتادہ اور حمید طویل اور ایوب وغیرہم نے روایت کی اور ۹۳ھ مین انکا انتقال ہوا تھا اسکو عمرو بن علی اور ترمذی نے بیان کیا ہی کہ اکیسو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگون نے بیان کیا ہی ۹۴ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ ۹۵ھ مین وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نخام بعض لوگون نے ابن ام نخام بیان کیا ہی کعب بن مرۃ کی حدیث مین انکا ذکر ہی - ہمین عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے

[1] یغوث ایک بت کا نام قبیلہ جو انکی پرستش کیا کرتے تھے اور انھین کے قبیلہ مین وہ بت تھا ۱۲

Marfat.com

ابو معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انھون نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے فرہ جبیل بن سمط سے روایت کرکے بیان کیا کہ شرحبیل نے کعب بن مرہ سے کہا اے کعب بن مرہ ہمسے کوئی روایت رسول خدا کی بیان کرو اور ڈراؤ کعب نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو اہل حرفہ تم لوگ تیر اندازی کیا کرو جسکا ایک تیر بھی دشمن کے پڑگیا اللہ تعالی اسکا درجہ بسبب تیر کے بلند کردیگا عبدالرحمن بن سخام نے عرض کیا یا رسول اللہ درجہ کیا (شے) ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درجہ تمھاری مان کی چوکھٹ کی طرح نہین ہو بلکہ دو درجون کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہو۔ اسکو اسباط بن محمد نے اعمش سے انھون نے عمرو بن ابی عبیدہ بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اور اس حدیث کی روایت مین عبدالرحمن بن ام سخام کہا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بزرج انکو سیف نے فتوح مین ذکر کرکے کہا ہو کہ مقام سبا کے لوگون مین سے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایمان لائے وہ باذان اور سعد بن بالویہ اور عبدالرحمن بن نعمان بن بزرج اور وکبو دہین۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نیار اسلمی ہین بعض لوگون نے انکو ہانی بن نیار کہا ہو۔ اور یہی صحیح ہو۔ یحیی بن جذام نے عبدالرحمن بن یزید مقری سے انکے نام کو اسی طرح روایت کرکے بیان کیا ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ ابو یحیی بن ابی میسرہ سے انھون نے عبداللہ بن یزید مقری سے انھون نے سعید بن ابی ایوب سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے بکیر بن اشج سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے ابن نیار سے روایت کی ہو بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کسی کو (کسی خطا قصور مین) دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائین سوا منہیات الہی مین سے کسی چیز کے ارتکاب کے اور اسیطرح ابو نعیم نے کہا ہو۔ ان دونون نے (نسب مین تو) نام بیان کیا ہو اور حدیث جو روایت کی ہو اسمین سوائے ابن نیار کے انکا نام نہین ذکر کیا۔ ابن مندہ نے جو حدیث بیان کی ہو اسکو ہمنے ذکر کردیا (اب رہے) ابو نعیم انھون نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن موسی سے انھون نے عبداللہ سے ابن مندہ کے مانند روایت کی ہو۔ عبداللہ نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو بردہ اسلمی ہو اور انکا نام نضلہ بن عبید ہو مگر جس نے انکو ابو بردہ اسلمی کہا ہو تو ابو بردہ کا نام ہانی تھا انکو عبدالرحمن کہنا غلط ہو اس حدیث کو مقری کے سوا دوسرون نے بھی روایت کیا ہو مگر اسی (پہلی) طرح (ابن نیار کا) نام نہین بیان کیا ہمکو اسمعیل بن علی اور سب سے لوگون نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے

Marfat.com

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انھون نے عبدالرحمن ابن جابر بن عبداللہ سے انھون نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو منہیات اللہ عزوجل نے بیان کردیے ہین اُنکے علاوہ (کسی اور قصور مین) دس کوڑون سے زیادہ نہ لگائے جائین ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی ہی جسنے انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہی اُسنے غلطی کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ذکر کرکے کہا ہی کہ عبدالرحمن کو بعض لوگ ہانی بن نیار اسلمی کہتے ہین اور یہی صحیح ہی۔ یہ قول (ان دونون کا) میرے نزدیک غلط ہی کیونکہ انھون نے ہانی بن نیار یعنے ابو بردہ کو (خاندان) بلی کی طرف منسوب کیا ہی اور بلی براء بن عازب کے مامون ہین۔ انسے (یعنی ہانی بن نیار سے) ابونعیم نے وہ حدیث روایت کی ہی جسکو اس بیان مین ذکر کیا ہی کہ دس کوڑون سے زیادہ الخ پس اس سیاق سے ظاہر ہوگیا کہ عبدالرحمن بن نیار ہی ہین جنکا اس بیان مین تذکرہ ہوا ہی اور دونون نے کہا ہی کہ ہانی بن نیار صحیح (نام) ہی یہ اسلمی ہین یہ کچھ چیز نہین ہی کیونکہ ان دونون نے اور انکے علاوہ اور لوگون نے نقل کیا ہی کہ ہانی بن نیار بلوی ہین۔ انکا نام کسی نے عبدالرحمن نہین کہا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ انصاری ہین انکو ابو علی یعنے احمد بن عثمان ابہری نے (اپنی کتاب) طوالات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بیان مین ذکر کیا ہی انھون نے اپنی سند کو جعفر بن محمد بن علی تک پہونچاکر کہا ہی کہ جعفر نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے حضرت علی مرتضی سے روایت کی ہی کہ انھون نے حضرت معاذ کے یمن بھیجے جانے اور وہان سے انکے لوٹنے کا تذکرہ کیا یہانتک کہ کہا جب معاذ مدینہ سے دو منزل نکل گئے یکایک انھون نے رات کی تاریکی مین ایک شخص کو پکارتے ہوے سنا وہ کہتا تھا کہ اے محمد کے خدا معاذ بن جبل کو خبر پہونچادے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے مفارقت کی اور زمین کے نیچے استراحت کررہے ہین (اسکو سنکر) معاذ نے اُسکے پاس جاکر کہا تجھکو تیری ماں روئے (تبلا) تو کون ہی۔ (اسنے) کہا مین عبدالرحمن بن واثلہ انصاری ابوبکر صدیق کا پیغام معاذ بن جبل لیے جارہا ہون کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کی خبر کردون اور یہ خط انکو دیدون۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ صحابی ہین یہ غزوۂ احد اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے جنگ قادسیہ مین شہید ہوے۔ اسکو ابن قداح نے بیان کیا ہے مگر ابن قداح کے سوا کسی شخص نے انکا غزوۂ احد مین شریک ہونا نہین بیان کیا۔

Marfat.com

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ہند کے والد تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ابراہیم بن سعد نے اپنی خالہ ہند سے انھون نے اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی یہ اپنے بستر کی تہ مین ایک چھڑی رکھا کرتے تھے انکے بیٹے بھانجے جب انکے پاس آتے اور کوئی شخص انمین سے حدیث بیان کرنے لگتا اور کہتا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ اُسپر چھڑی نکال لیتے اور کہتے کہ تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث سے کیا تعلق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سریوع یہ مولفۃ[1] القلوب سے تھے علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے نقل کرکے بیان کیا ہی کہ مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ آدمی تو قریشی تھے (باقی اور لوگ تھے) ان قریشیون مین ابوسفیان بن حرب تھے جو بنی امیہ مین سے تھے اور حارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن سریوع تھے جو بنی مخزوم مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری مجمع کے بھائی ہین۔ انکی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن اقلح تھین یہ عاصم بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی تھے انکی کنیت ابومحمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ یہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسی بن مریم (موضع)[2] لد کے دروازہ پر دجال کو قتل کرینگے۔ ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن بن یزید بن جاریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو مجمع کا بھائی کہا ہی اور یہ بھی ان دونون کا بیان ہی کہ محمد بن اسمعیل نے انکو تابعین مین اور دوسرون نے صحابہ مین شمار کیا ہی اور ان دونون نے یحیی بن سعید انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت (بھی) کی ہی کہ بیشک مجمع اور عبدالرحمن دونون یزید ابن جاریہ کے بیٹے تھے۔ ان دونون نے خبر دی ہی کہ نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کر دیا تھا مگر وہ لڑکی اپنے باپ کے کیے ہوے نکاح سے راضی نہ تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کا نکاح جو اسکے والد نے

---

[1] مولفۃ القلوب وہ لوگ ہین جو بظاہر اسلام لائے تھے مگر اُنکے دل مین اسلام کی جڑ مضبوط نہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو بغرض تالیف قلب کچھ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲ [2] لد بفتح لام و دال مہملہ شہر فلسطین مین ایک موضع کا نام ہی اور بعض نے شام مین بیان کیا ہی ۱۲

کردیا تھا فسخ کردیا اور اُسنے ابولہابہ کے ساتھ نکاح کرلیا اس حدیث کو لوگون نے یحیی سے روایت کیا ہی مگر عبدالرحمن کے متعلق اس روایت مین اختلاف ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن رافع بعض لوگون نے انکو یزید بن راشد انصاری بیان کیا ہی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی یہ بصرے مین سہتے تھے انسے حسن بصری نے روایت کی ہی کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تم لوگ سرخ رنگ سے پرہیز کرو کیونکہ شیطان کو (سب زینتون سے) سرخ رنگ کی زینت زیادہ محبوب ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عامر بن حدیدہ انھون نے اور نیز انکے بھائی منذر بن یزید نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی یہ دونون بہت بزرگ تھے اسکو غسانی نے عدوی پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر دیلمی ہین انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی۔ ہمکو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندون کو محمد بن عیسی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان نے بکیر بن عطا سے انھون نے عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ کچھ لوگ اہل نجد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) عرفہ مین (تشریف فرما) تھے اُن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپنے ایک منادی کو (ندا کرنیکا) حکم فرمایا پس اُسنے ندا دی کہ حج (کا بڑا رکن مقام) عرفہ (مین وقوف کرنا) ہی جو شخص شب مزدلفہ کی فجر سے پہلے یعنے نوین تاریخ کو عرفہ مین) آجاے اسکا حج پورا ہوگیا منیٰ (مین رمی کرنے) کے تین دن ہین اگر کوئی شخص دو ہی دن مین فراغت کرلے تو اُسپر کچھ گناہ نہین اور جو پورے تین دن مین فراغت کرے اُسپر بھی کچھ تنگی نہین یحیی نے اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو سواری پر بٹھالیا تھا اور وہ شخص ندا کرتا ہوا جاتا تھا ان (عبدالرحمن) سے بکیر بن عطا لیثی نے روایت کی ہی اسکو شعبہ اور ثوری نے بکیر سے روایت کیا ہی اور وکیع اور دوسرے لوگون نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی۔ عبدالرحمن بن ابی مالک نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن سے

Marfat.com

روایت کی ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے حاضر ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسلام کی طرف بلایا۔ یہ اسلام لے آئے آپنے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور انکو یزید بن ابی سفیان کے یہان رہنے کا حکم دیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا یہ (عبد الرحمن بجلی) یزید کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے اور (وہان سے پھر) نہین لوٹے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکو عبد الرحمن ابو عبد اللہ بیان کیا ہو اور انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو ابو موسی نے ابن مندہ پر جو انکا استدراک کیا ہو تو وہ یہی سمجھے کہ یہ عبد الرحمن کوئی دوسرے شخص ہین اور ابو نعیم نے دونون کو بیان کیا ہو اور یہ سمجھے ہین کہ یہ دونون دو شخص ہین۔ لیکن ابن مندہ نے جو ایک کو چھوڑ دیا ہو تو شاید وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ دونون ایک ہین کیونکہ (دونون کا) قصہ قریب قریب ہو بیشک عبد الرحمن ابو عبد اللہ کی حدیث (قبیلہ) ازد مین روایت کی گئی ہو اور یہ (عبد الرحمن) یمن سے آئے تھے اور ازد بھی یمن ہی کا قبیلہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد رضا (رضی اللہ عنہ)

خولانی ہین انکی کنیت ابو مکنف تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خولان کے وفد مین آئے تھے (آپنے) ایک خط انکے واسطے معاذ کی طرف لکھدیا (تھا) یہ اسکندریہ کے اطراف مین فروکش تھے انکا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سعایت کرنا معلوم نہین ہو۔ اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن اصم[1] موذن تھے حارث ابن ابی اسامہ نے روح بن عبادہ سے انھون نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے نافع سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے انمین سے ایک حضرت بلال اور دوسرے عبد العزیز بن اصم۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن زید بن معاویہ بن خشان بن اسعد بن ودلیہ بن مسدول بن عثم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ جہنی ربعی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے آپنے فرمایا تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ (میرا نام) عبد العزی ہو۔ پھر آپنے انکا نام عبد العزیز رکھا ابن کلبی نے انکو قضاعہ کے نسب مین ذکر کیا ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

---

[1] ایک موذن حضرت کے ابن ام مکتوم بھی تھے ۱۲

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سنجر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبد اللہ بن مالک غافقی ہین انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد العزیز رکھا۔ یہ مصر مین چلے گئے تھے۔ اسکو ابو عبید اللہ حبیزی نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن حمیری ہین انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ انکو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہی مگر جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا ہی وہ زرعہ بن سیف ابن ذی یزن تھے۔ مین نہین جانتا کہ کسی نے انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہو مگر ابو نعیم نے نہ تو انکی کوئی حدیث ذکر کی اور نہ کچھ انکا بیان لکھا۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ انکو ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ ان عبد العزیز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا مگر اس خط کی روایت مین کوئی سند نہین بیان کی اسی وجہ سے ابو نعیم نے انکے قول کا انکار کیا ہی اور کہا ہی جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا وہ زرعہ بن سیف بن ذی یزن ہین اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ کسی نے ابن مندہ کے سوا انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہو ابو عبد اللہ بن مندہ نے ان (عبد العزیز) کی حدیث (اہل) خراسان سے روایت کی ہی اور ابو موسی نے اپنی سند کے ساتھ ابن مندہ سے روایت کر کے کہا ہی کہ ہمکو ابو یزن یعنے ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن عفیر بن عبد العزیز بن سفر بن عفیر بن زرعہ بن سیف ابن ذی یزن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے چچا ابو روح یعنی احمد بن خنیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے اپنے والد اور چچا کو کہتے ہوے سنا کہ وہ دونون اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ عبد العزیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا نام عزیز تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی انھون نے عرض کیا کہ عزیز آپنے فرمایا (نہین) بلکہ تم عبد العزیز ہو یہ ذی یزن کے بھائی تھے انھون نے آنحضرت کی خدمت مین کچھ حلے (ہدیتاً) پیش کیے حضرت نے انھین حلون مین سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب کو دیا تھا جسکی قیمت بیس اونٹ (کے برابر) لگائی گئی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن اسید اس نسب کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہی کہ اسی طرح ابن ابی داؤد نے بھی بیان کیا ہی

[1] حلہ عرب مین ایک جوڑے کپڑے کو کہتے ہین اور چونکہ عرب کا لباس قدیم چادر و تہبند تھا لہذا انھین دونون کے مجموعہ کو کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

ان (کے حال) مین اختلاف کیا گیا ہی یزید بن ہارون نے عوام بن حوشب سے انھون نے سفاح بن مطر شیبانی سے انھون نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن ایسا دن ہو کہ اسمین لوگ پہچانے جاتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

عبدالغفور کے والد تھے ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو نعیم نے انکا بیان لکھکر کے کہا ہو کہ انکا نسب نہین بیان کیا گیا ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے اس بیان مین انھین کی پیروی کی ہی - ہمکو ابو موسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن جعفر بن سلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مروان بن جعفر بن محمد بن سمرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد محاربی نے عثمان بن مطر بصری سے انھون نے عبدالغفور بن عبدالعزیز سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ماہ) رجب ایک بزرگ مہینہ ہی اسمین نیکیون کا ثواب دونا ملتا ہو جس نے اس مہینے مین ایک دن روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے برابر ہی ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ (حدیث) مرسل ہی اسمین ابو موسی نے دو غلطیان کی ہین اول تو انکو صحابی کہا ہی حالانکہ یہ تابعی ہین دوسرے یہ کہا ہو کہ انکا نسب نہین بیان کیا گیا حالانکہ یہ عبدالعزیز ابن سعید ہین اسکو معلی بن مہدی نے عثمان سے انھون نے عبدالغفور سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی - اسی طرح اور بہت سے لوگون نے عبدالغفور سے اسکو روایت کیا ہی ابو نعیم وغیرہ نے انکو روایت سین مین ذکر کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان حذیفہ بن یمان کے بھائی تھے ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی ہمکو ابراہیم بن محمد نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن موسی فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن زیاد ہمدانی نے ابن جریج سے انھون نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے محمد بن عبداللہ بن ابی قدامہ سے انھون نے عبدالعزیز بن یمان سے جو حذیفہ کے بھائی تھے نقل کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی (سفت) کام پیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکو بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہی - اور یہ انکی غلطی ہی صحیح یہ ہو کہ عبدالعزیز بن یمان کے بھتیجے ہین اور اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمسے

Marfat.com

اسمعیل بن عمر اور خلف بن ولید نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے یحیی بن زکریا یعنے ابن ابی زائدہ نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے محمد بن عبداللہ دولی سے نقل کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے حذیفہ بن یمان کے بھتیجے عبدالعزیز نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہوجاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے اور اسکو ابونعیم نے سریج بن یونس سے انھون نے یحیی بن زکریا سے انھون نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے محمد بن عبداللہ دولی سے انھون نے عبدالعزیز سے جو حذیفہ کے بھتیجے تھے انھون نے حذیفہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہوجاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جبل کلبی ہین بیان کیا جاتا ہو کہ یہ صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن ماکولا نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ خزاعی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ نام ذوالیدین کا ہو اور واقدی نے کہا ہو کہ ذوالیدین کا نام عمرو ابن عبدود تھا یہ غزوۂ بدر مین شہید ہوے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید اور ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اُن سب نے ابوہریرہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ ظہر کی نمازمین) دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دیا عبد عمرو بن نضلہ نے جو کہ خاندان خزاعہ سے ایک شخص تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے آپنے متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا ذوالشمالین سچ کہتے ہین الخ۔ اسکی تحقیق ذوالیدین کے تذکرے مین ہوچکی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالحارث بن عوف بن حنیش انکی کنیت ابوحازم تھی احمسی ہین احمس بن غوث کے خاندان سے تھے یہ قیس ابن ابی حازم کے والد تھے اُنسے انکے بیٹے قیس نے روایت کی ہو اور یہ (عبد عوف) اپنی کنیت سے مشہور ہین بعض لوگون نے انکا نام عبد عوف بیان کیا ہو اسکو ہمنے باب کنیت مین ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن لائی بن عصیم۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ انکے نسب کو مین نہین جانتا ہون یہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد القیوم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبید تھی ازدی ہین (خاندان) ازد کے غلام تھے موسی بن سہل نے عبد الجبار بن یحیی بن فضل بن یحیی بن قیوم سے انھون نے اپنے دادا فضل سے انھون نے اپنے والد یحیی سے انھون نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہے کہ وہ (یعنے قیوم) اپنے غلام ابو راشد کو ہمراہ لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بین آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو راشد سے دریافت کیا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے کہا عبد الغزی (اور) ابو سفویہ (کنیت) ہے آپنے فرمایا کہ تم عبد الرحمن ابو راشد ہو فرمایا یہ تمھارے ہمراہ کون ہے عرض کیا غلام ہے فرمایا اسکا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا (نہین) لیکن یہ عبد القیوم ابو عبید ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد المطلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہین بعض لوگون نے انکا نام مطلب بیان کیا ہے انکی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم ہین یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بالغ تھے اسکو زبیر نے بیان کیا ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو نہین بدلا تھا یہ مدینہ مین رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین شام چلے گئے تھے اور دمشق مین فروکش ہوے اور وہین مکان بنالیا تھا زہری نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انھون نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونون نے متفق ہوکر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم ان دونون لڑکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیتے پھر دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی حضرت نے دونون لڑکون کو تحصیل صدقات پر مقرر کردیا اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسمعیل بن محمد نے اپنی سندون کو ابو عیسی سلمی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے محمد اللہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہایت رنج کی حالت مین گئے مین آپکے پاس موجود تھا۔ آپنے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم مین اور قریش مین کیا بات ہے کہ جب وہ آپس مین ملاقات کرتے ہین تو خندہ پیشانی ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین تو اس طرح نہین ملتے (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ سنکے) ایسا غصہ آیا کہ آپکا چہرہ سرخ ہوگیا

Marfat.com

اور فرمایا قسم ہی اسکی جسکے دست قدرت مین میری جان ہی کسی شخص کے دل مین ایمان داخل نہین ہوسکتا جب تک تمکو اللہ کے واسطے دوست نرکھے۔ پھر فرمایا اے فوگون جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اُس نے مجھکو تکلیف دی کیونکہ چچا اور باپ برابر ہوتے ہین عبد المطلب نے دمشق مین وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے انکے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہی کہ غالباً انھون نے ۱۱۸ھ مین وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیدر (مقام) دومۃ الجندل کے حاکم تھے یحیی بن وہب بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اسوقت تک) آپکے پاس مُہر نہ تھی (لہذا) اپنے ناخون سے آپنے اسپر نشان بنا دیا انکو عبد السلام بن محمد نے ابراہیم بن عمرو بن وہب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون بلاشبہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الملک کو غزوہ تبوک مین خط لکھا تھا (وہ خط لیکر) خالد ابن ولید انکے پاس گئے تھے اور وہ خط انکو پہونچا دیا تھا عبد الملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے صلح کر لی اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جزیہ بھیجدیا واللہ اعلم۔ اکیدر کے بیان مین یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہی۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

حجبی ہین انکو ابو بکر بن علی نے صحابہ مین بیان کرکے ہاشم بن قاسم حرانی سے انھون نے یعلی بن اشدق سے انھون نے عبد الملک حجبی سے روایت کی ہی کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ان لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک) کیا ہم آپکو نبیذ پلاوین آپنے فرمایا ہان (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپنے اُسمین پانی ملایا اور فرمایا اے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگون کو پیاس بہت لگتی ہی اور پانی ہمارے یہان کا گرم ہوتا ہی اسکا پینا ہمین ناگوار گزرتا ہی آپنے فرمایا تم لوگ مشک مین نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائیگا پس اسی کو پیا کرو۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد بن جعفر مخزومی ہین سعید بن سائب طائفی نے عبد الملک بن ابی زہیر بن عبد الرحمن ثقفی سے روایت کی ہی انکو حمزہ بن عبد اللہ نے قاسم بن حبیب سے انھون نے عبد الملک بن عباد بن جعفر سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ مین اپنی امت مین سب سے پہلے جنکی شفاعت کرونگا (وہ) اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف ہین اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انھون نے حمزہ بن عبداللہ ابن سبرہ سے انھون نے قاسم بن حبیب سے انھون نے عبدالملک سے روایت کیا ہی وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے اسی طرح سنا ہی۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انھون نے محمد بن مسلم سے انھون نے عبدالملک بن زبیر سے انھون نے حمزہ بن ابی شمر سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالملک (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ ثقفی انکو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابوداؤد طیالسی کے مسند مین بیان کیا ہی۔ ہمکو عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ہانی نے عروہ بن قعاس سے انھون نے ابوحذیفہ سے انھون نے عبدالملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور اُن لوگون نے آپکے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپنے فرمایا یہ صدقہ ہی یا ہدیہ۔ کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہی) جس سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جاے) وہ ہی جس سے رسول کی رضامندی یا اُنکی حاجت روائی مقصود ہو پھر ان لوگون نے (کچھ اور) پوچھنا شروع کیا اور یہانتک آپسے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگون نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) مین عبدالملک کا تذکرہ اسی طرح ہی اسکو بخاری نے اپنی تاریخ مین یوسف سے انھون نے انھین ابوبکر سے نقل کیا ہی یہ ابوبکر عیاش کے بیٹے ہین انھون نے یحیی بن ابی حذیفہ سے انھون نے عبدالملک بن محمد بن نسیر سے انھون نے عبدالرحمن بن علقمہ سے روایت کیا ہی اور ابوحاتم نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن علقمہ تابعی ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدمناف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے انکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کرلیا تھا۔ صحابی بدری ہین قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیان مین گذر چکا ہی یہ اپنی کنیت (ابوسلمہ) سے زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ باب الکنیت مین انشاء اللہ تعالی لکھا جاویگا۔ انکا تذکرہ

ابو موسی نے لکھا ہی۔
مین کہتا ہون ابو موسی کی یہ عادت نہین ہی کہ اس قسم کی باتون کا (ابن مندہ پر) استدراک کرین اور جن لوگون کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا ہی انکو پھر پہلے نام مین کے ساتھ ذکر کرین کیونکہ پہلا نام تو متروک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابو موسی یہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا پس کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ خلاف عادت وخلاف عقل عبد مناف کا تذکرہ ابو موسی نے کیون لکھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بجاے عبد مناف کے عبد اللہ رکھدیا تھا) واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد ہلال (رضی اللہ عنہ)

انکو مستغفری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ ابراہیم بن عرعرہ نے زید بن حباب سے انھون نے بشر بن عمران سے انھون نے اپنے غلام عبد اللہ بن عبد ہلال سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین بالکل نہین بھولا (مجھے خوب یاد ہی) جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچہ کے لیے دعا فرمائیے اور برکت بھیجیے اور مین بالکل نہین بھولا (مجھے خوب یاد ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہونچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہی) یہ عبد ہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب انکا انتقال ہو گیا تو انکے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور انکے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ انکو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اسکو عبدہ بن عبد اللہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت تو کیا ہی مگر کہا ہی کہ یہ عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ہلال ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا

(سیدنا) عبد الواحد (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والون مین لکھا ہی ابن وہب نے خلاد بن سلیمان سے نقل کرکے بیان کیا ہی کہ جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین قرآن شریف کو حفظ کیا تھا انمین سے عبد اللہ بن مسعود اور یہ عبد الواحد بھی تھے (ایک مرتبہ) عبد الواحد نے عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھکو بتلاؤ اللہ تعالے جو اپنے کلام مین فرماتا ہی کہ تسع وتسعون نعجۃ انثی۔ کیا نعجہ کی لفظ سے یہ بات معلوم نہین ہو سکتی کہ نعجہ مونث ہی (تا سے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہی پھر لفظ انثی کی کیا ضرورت تھی) عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھکو بتاؤ اللہ تعالی جو فرماتا ہی کہ تین روزے حج کے دنون مین اور سات روزے اسوقت جبکہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوے۔ کیا لوگون کو یہ نہین معلوم ہی کہ تین اور سات دس ہوے پھر کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ دس روزے ہوے۔ اس قول سے

سلہ انثی۔ یہ لفظ قرات حضرت عبد اللہ بن مسعود مین زیادہ تھی واللہ اعلم۔

Marfat.com

یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اسکا دوگے وہی تمھارے سوال کا جواب ہوجاویگا - ابوزرعہ نے کہا ہی کہ عبد الواحد کا نسب نہین بیان کیا گیا اور خلاد بن سلیمان جنکا حدیث مذکورہ کی سند مین ذکر ہی وہ مصری ہین -

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سرداروں مین سے یہ بھی ایک سردار تھے - یہ وہ شخص ہین کہ انکو قبیلہ ثقیف کے لوگون نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (والے یہ) ارادہ کرتے تھے کہ انکو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) تنہا بھیجین مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہوے اور انکو خوف ہوا کہ مبادا کفار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کرین جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہی لہذا اُن لوگون نے اسی وجہ سے انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جنکے نام یہ ہین - عثمان[1] بن ابی العاص - اوس[2] بن عوف - نمیر[3] بن خرشہ - حکم[4] بن عمرو - شرحبیل[5] بن غیلان بن سلمہ - یہ سب لوگ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا رہا (اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اسی طرح ابن اسحاق نے کہا ہی (کہ یہ) عبد یالیل ہی ہین مگر اُنکے علاوہ اور لوگون نے کہا ہی کہ (یہ) مسعود ابن عبد یالیل ہین اسکو موسی بن عقبہ اور یونس بن کلبی اور ابوعبید وغیرہم نے بیان کیا ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ یہی صحیح ہی انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشب بن غیرہ لیثی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انھون نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ میرے علم مین خاندان بنی سعد بن لیث مین عبد یالیل نامی سوائے ایاس اور خالد اور عاقل فرزندان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہین ہی یہ ایاس اور انکے بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ سب فرزندان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہی (اگر یہی عبد یالیل ہین تو) انکا صحابی ہونا بعید ہی اور اگر انکے سوا کوئی دوسرے ہین تو مین نہین جانتا -

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور بعض لوگون نے انکو ضرار بن ازور بیان کیا ہی اور یہی زیادہ مشہور ہی مجاہد بن مروان نے کہا ہی مجھکو میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے جد بن ازور سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا جب آپکے سامنے کھڑا ہوا تو مینے ان اشعار کو پڑھا ؎

تقول جمیلہ فرقتنا وصدعت اہلک شتی سلالا ترکتَ القداح وعزف القیان والخمر تصلیۃ وابتہالا

انکا تذکرہ ضرار کے بیان مین گذر چکا ہی۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن ریاب اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے انکے بھائی عبد اللہ کے تذکرے مین انکا نسب بیان ہو چکا ہی انکی کنیت ابو احمد تھی انکے (نام) پر انکی کنیت غالب تھی (یعنے کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے) یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ جن لوگون نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انمین سے یہ بھی ہین۔ زینب بنت جحش زوجۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے کنیت کے باب مین انکا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جلندی یہ اور انکے بھائی جیفر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور (شہر) عمان مین (رہتے) تھے۔ انکا بیان ابو عمر نے انکے بھائی جیفر کے تذکرے مین لکھا ہی اور ہمنے بھی انکو جیفر کے تذکرے مین بیان کیا ہی

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حدرد ہی۔ اسلمی ہین یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین آئیگا انکے نام مین علماء (نسب) نے اختلاف کیا ہی احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے تو انکا نام عبد بیان کیا ہی اور ہشام ابن کلبی نے انکا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہی اور پہلے بیان ہو چکا ہی کہ یہ عبد اللہ بن ابی حدرد ہین ام درداء کے والد تھے واللہ اعلم۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے جعفر بن عبد اللہ بن اسلم سے انھون نے ابو حدرد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے اپنی قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دو سو درہم اسکے مہر کے مقرر کیے اور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اسواسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح مین کچھ مدد کرین آپنے (مجھسے) دریافت کیا کہ تمنے مہر کس قدر معین کیا ہی مینے عرض کیا دو سو درہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (سمجھے ہوگے) کہ ان (دو سو درہمون) کو جنگل سے اٹھا لاؤگے۔ خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہین ہی کہ جس سے مین تمھاری مدد کرون مین (آپکے اس فرمانے سے)

؎ ترجمہ۔ جمیلہ (انکی بی بی یا معشوقہ) کہتی ہی کہ تمنے ہمین چھوڑ دیا؛ اور اپنے گھر والون کو پریشان و متفرق کر دیا؛ تمنے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیے؛ اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور دلانیوالی چیز ہی ۱۲

کچھ دنون ٹھہر گیا (اس اثنا مین) جشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جسکو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیون کے ساتھ مقام غابہ مین اُترا ارادہ رکھتا تھا کہ قبیلہ رقیس کے لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان جشم سے بڑا عالی مرتبہ تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور دو اور مسلمانون کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوے تو) آپنے (ہمسے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ (جاسوس بنکر) جاؤ اور اُسکے حالات سے ہمکو اطلاع دو چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیارون کے چلے غروب آفتاب کے وقت ہم ان لوگون کے پاس پہونچے پھر مین ایک گوشہ مین چھپ گیا اور دونون ساتھیون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی چھپ رہو حسب الحکم وہ دونون بھی اُن لوگون کے دوسری جانب ایک گوشہ مین چھپ رہے مینے ان دونون سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونون لشکر مین میری تکبیر اور حملہ کرنیکی آواز سننا تو تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہانتک کہ جب رات ہوگئی اور شام کی تاریکی دفع ہوگئی اور (اتفاق سے اس دن) انکے چرواہے کو آنے مین دیر ہوگئی تو اُن لوگون کو اُسکی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت انکا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ مین) لیکر کہا خدا کی قسم مین چرواہے کا پتہ لگاؤنگا اسکے ساتھیون مین سے کچھ لوگون نے کہا اس کام کے لیے ہم کافی ہین اسنے کہا خدا کی قسم سوائے میرے کوئی شخص نجائے اور نہ کوئی تم مین سے میرے پیچھے آئے (یہ کہکر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اُسکا گذر ہوا جب وہ بالکل میری زد پر آگیا تو مینے اُسپر ایک تیر چلایا کہ وہ اُسکے دل پر (ایسا کاری) پڑگیا جسکی وجہ سے کچھ بات بھی نکر سکا پھر مینے اسکے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر حملہ شروع کر دیا اور میرے ساتھیون نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی خدا کی قسم اُسوقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نکر سکے اور سوا اپنی عورتون اور بچون اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لیجا سکے اور ہم لوگ اُنکے بہت سے اونٹ اور بکریان ہانک کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور مینے اُس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھدیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین سے مجھکو تیرہ[۱۳] اونٹ ادا سے مہر کے لیے عنایت کیے اور مین اپنی بی بی کو رخصت کرالایا — اسکو محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اُنھون نے جعفر سے انھون نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا مینے ان لوگون سے روایت کی ہو جنپر مجھے بدگمانی نہین ہو سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اسکو روایت کیا ہو اور اسکو عبد الملک بن ہشام نے کلبی سے انھون نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے انکا نسب ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو

Marfat.com

کہ عبد بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی دامری ہین انکی والدہ عاتکہ بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی ضیص بن عامر بن لوی سے تھین ابن مندہ نے کہا ہی کہ عبد بن زمعہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ مین سے ایک بزرگ سردار تھے اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے علاتی بھائی تھے اور عبدالرحمن بن زمعہ کے حقیقی بھائی تھے یہ زمعہ کی لونڈی کے لڑکے تھے انھین کی بابت عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور انکے اخیافی بھائی قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف تھے ہکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن عاصم تک پہونچاکر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن یحیی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے اُنھون نے یحیی بن عبدالرحمن سے اُنھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سودہ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کیا اور انکے بھائی عبد بن زمعہ حج سے آئے تو انھون نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انھون نے کہا بیشک مینے حماقت کی اُس روز جب مینے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس رنج مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن سے کیون نکاح کر لیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ عبد کے نسب مین ابونعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمعہ بن اسود سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ انکی غلط فہمی ہی کیونکہ سودہ زمعہ بن قیس کی بیٹی ہین (نہ زمعہ بن اسود کی) اسی طرح انکے نسب کو ابونعیم نے بھی بیان کیا ہی اور اسود کو ذکر نہین کیا لیکن ابن مندہ نے انکے نسب مین زمعہ سے زیادہ نہین بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہی کہ وہ خاندان عامر بن لوی سے ہین۔ یہ جھگڑا عبدالرحمن بن زمعہ کے بیان مین پورا پورا گذر چکا ہی۔

(سیدنا) **عبد** (رضی اللہ عنہ)

زمعہ کے والد تھے بلوی ہین یہ اُن شخصون مین سے ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان والی بیعت کی تھی یہ مصر مین رہتے تھے انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہی جعفر نے کہا ہی کہ انکا نام عبد تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عبد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کنیت انکی ابوالحجاج ہی شمالی ہین بعض نے بیان کیا ہی کہ انکا نام عبداللہ بن عبد ہی یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم انکو انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین (پورے طور سے) ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے ابوالحجاج شمالی کے عنوان مین لکھا ہی۔

(سیدنا) **عبد** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جدلی زمانہ قدیم سے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہی مگر (انکا صحابی ہونا) صحیح نہین ہی انسے معبد بن خالد نے

روایت کی ہو انکو بخاری نے تابعین مین ذکر کیا ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو-

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

عمر کی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عبید ہو یہ وہی شخص ہین کہ جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا (کہ اس سے طہارت ہوسکتی ہو یا نہین اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہوسکتی ہو) ابن منیع نے کہا ہو کہ مجھکو خبر پہونچی ہو کہ انکا نام عبد ہو اور انکو طبرانی نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہو کہ جنکا نام عبید تھا اور عمر کی ملاح (کو کہتے ہین)- انکا نام نہین ہو- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد غنم ابوہریرہ (انکی کنیت تھی) دوسی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہو انکے نام مین بہت اختلاف کیا گیا ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوۂ) بدر مین شریک تھے- انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو-

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

مزنی یزید کے والد ہین انسے انکے بیٹے یزید نے روایت کی ہو- ہمکو ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچاکر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انھون نے عمرو بن حارث سے انھون نے ایوب بن موسیٰ سے انھون نے یزید بن عبد مزنی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کیا جاوے مگر اُسکے سر مین (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جاوے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث مرسل ہو اور ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کرکے بیان کیا ہو کہ مین اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہون-

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری- نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہین بعض لوگون نے انکے والد کا نام نصر بن حزن بیان کیا ہو یہ کوفہ کے رہنے والے تھے انسے ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہو- شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحاق نے ابواسحاق سے انھون نے عبدہ بن حزن سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو

Marfat.com

(حضرت) داؤد (علیہ السّلام اس حالت مین) مبعوث ہوے کہ بکریان چرایا کرتے تھے اور حضرت موسی (علیہ السلام) اسی حالت مین مبعوث ہوے کہ وہ بکریان چراتے تھے مین بھی اسی حالت مین مبعوث ہوا کہ اجیاد[1] مین بکریان چراتا تھا ابن مندہ نے کہا ہی کہ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے نقل کرکے (انکا نام) عبیدہ بیان کیا ہو ابو نعیم نے ابو اسحاق سے روایت کرکے (انکا نام) عبدہ بیان کیا ہی جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا ہی کہ (انکا نام) عبدہ ابن حزن ہی بصری ہین نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے۔ ولید کے والد تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا بعض لوگون نے انکو تابعی کہا ہو اور انکی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہی کیونکہ (انھون نے عبداللہ) بن مسعود سے روایت کی ہی مسلم بن بطین اور حسن بن مسلم کی انھین سے روایت ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسحاس۔ انکو قیس بن سائب نے غزوۂ بدر مین گرفتار کیا تھا۔ جعفر نے کہا ہی کہ واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہی اور ابو حاتم بن حبان نے انکو اپنی تاریخ مین عبید بن حسحاس بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی واقدی نے کہا ہی کہ عبدہ بن حسحاس منذر بن زیاد کے بھتیجے اور اخیافی بھائی تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے ابن اسحاق اور ابو معشر نے کہا ہی کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے ان دونون نے عبدہ کو عبادہ اور حسحاس کو خشخاش بیان کیا ہو انکا حال عبادہ کے نام مین یہان سے زیادہ بیان ہو چکا ہے اسکو امیر ابو نصر نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبدۃ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہی یحیی بن بکیر نے ابن مبارک سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ایک شخص سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوا ے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبدہ نے کہا (ہان) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جسکو صلوۃ الاوابین کہتے ہین) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔ اسمعیل بن ابی خالد نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے انھون نے عبدہ بن مسہر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمھاری فرودگاہ کہان ہی

[1] اجیاد مکہ معظمہ مین ایک مقام کا نام ہی اور بعض نے یمن کے ایک پہاڑ کا نام بیان کیا ہی ۱۲

Marfat.com

یہ کہتے تھے ہمنے عرض کیا کعبہ نجران ہین - اسکو ابن ابی زائدہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہما نے اسمعیل سے نقل کرکے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہنی بن بلی بلوی ہین - انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد مین شریک تھے یہ انھین شریک بن سحما کے والد ہین جنکا واقعۂ لعان مشہور ہی سحما شریک کی والدہ کا نام ہی - انکا ذکر ابو بکر خطیب نے انکے بیٹے شریک بن سحما کے ذکر مین کتاب الاسمار المبہمہ کے آخر مین کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہین بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر و احد اور تمام غزوات مین شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام عبس اور موسی بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہین بعض لوگون نے (انکا نام) عابس کہا ہی یہی اکثر (مشہور) ہی شامی تھے انسے ابو امامہ باہلی نے روایت کی ہی اور حنش کندی اور عکیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہی اور زاذان نے انسے براہ واسطہ اور نیز بواسطہ عکیم کے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی - ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریک بن عبد اللہ نے عثمان بن عمیر سے انھون نے زاذان یعنی ابو عمر سے انھون نے عکیم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے بھی تھے [یزید (راوی) نے کہا مین یہی جانتا ہون کہ وہ عبس غفاری تھے] اور (زمانہ وہ ہو کہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے ہین عبس نے کہا اے طاعون مجھکو بھی لیلے اور اس کلمہ کو تین بار کہا تو انسے عکیم نے کہا آپ ایسا کیون کہتے ہین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی شخص موت کی آرزو نکرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہین اور انسان پھر نہین لوٹیگا کہ اعمال کی تلافی کرے عبس نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ چھ چیزون سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقون کی حکومت (دوسرے) سپاہیون کی کثرت (تیسرے) جبریہ بیع (چوتھے) خون ناحق کا خفیف سمجھنا

(پانچوین) قرابت قطع کرنا (چھٹے) ان لوگون کا پیدا ہونا جو قرآن کو گا گا کر پڑھین اور انکو لوگ انکے گانے کے سبب سے (نماز مین) آگے کرین اگرچہ مسائل دینی کے سمجھنے مین وہ سب سے کم ہون۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن سوادہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید اللہ بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ تم میری صورت اور سیرت مین میرے مشابہ ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود سدوسی ہین یہ کہتے تھے مین بنی سدوس کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر بازنی نازن بن قیس کی اولاد سے ہین عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے اسکو ابوالفضل سلیمانی نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو یہ عمرو نیست بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہین یہ ابوہیثم اور عبید فرزندان تیہان کے بھائی تھے غزوۂ احد مین شریک تھے (انکے بعد) زعورا کی اولاد مین سے کوئی شخص باقی نہین رہا اور انکا زمانہ گذر گیا یہ زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے بعض نے بیان کیا ہے کہ ابوہیثم اور انکے بھائی قضاعہ کے خاندان سے ہین پھر بلی کے خاندان سے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب عبداللہ بن حارث ملقب بہ ببہ کے بھائی تھے زہری نے اعرج سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن حارث کو کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نماز سب سے آخر مین پڑھی وہ مغرب کی نماز تھی آپنے پہلی رکعت مین (سورۂ) طور اور دوسری مین

Marfat.com

(سورۂ) قل یا ایہا الکافرون پڑھی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

حرب کے والد تھے ثقفی ہین بعض لوگون نے انکو حرب بن عبید اللہ بیان کیا ہی عطاء بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد (مین) آئے تھے اور کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسلام تعلیم کیجیے آپنے (مجھکو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبید اللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھکو معلوم ہو گیا مگر زکوۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہی آپنے فرمایا کہ عشور تو نصاریٰ اور یہود پر مقرر ہی اہل اسلام پر نہیں ہان اُنپر زکوۃ فرض ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

خالد کے والد تھے سُلمی ہین ہمین یحیی نے اپنی سند کو ابو بکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہونچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انھون نے خالد بن عبید سُلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تمھاری وفات کے وقت تیسرا[1] حصہ تمھارے مال کا (اسواسطے) عنایت کیا ہی کہ (اُسکی وجہ سے) تمھاری نیکیون مین زیادتی ہو جاوے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی کہ ابو عبد اللہ نے انکا تذکرہ عبد اللہ کے بیان مین لکھا ہی مگر عبید اللہ بہت صحیح ہی -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الخالق انصاری ہین انکا ذکر عبد اللہ بن عمر کی حدیث مین ہی - عطاء بن ابی رباح نے ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خط شاہ روم کے پاس کون لیجائیگا اس معاوضہ پر کہ اُسے جنت ملے - ابن عمر نے کہا ہی کہ ایک شخص انصاری جسکو لوگ عبید بن عبد الخالق کہتے تھے کھڑے ہوے اور کہا کہ مین لیجاؤنگا اگر مر جاؤنگا تو میرے لیے جنت ہی آپنے فرمایا ہان تمھارے لیے جنت ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عبد ربہ عبد اللہ کے بھائی تھے عبد اللہ بن محمد بن زید نے اپنے چچا عبد اللہ بن زید سے روایت کرکے

[1] اسکا مطلب یہ ہی کہ مرتے وقت تمکو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار دیا ہی جسکو چاہو دلا جاؤ جس کار خیر مین چاہو صرف کرا جاؤ -

Marfat.com

بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع کا کوئی اظہار کرین عبداللہ بن زید آپکے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ مینے اذان کے یہ کلمات خواب مین دیکھے ہین آپنے فرمایا جاؤ (وہ کلمات) بلال کو بتادو انھون نے بلال کو بتادیے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھی کو اذان خواب مین دکھائی گئی اور مین چاہتا تھا کہ مین ہی اذان دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اچھا) تم ہی دو زید کہتے تھے پس عبداللہ کھڑے ہوگئے اور انھون نے اذان دی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد الاسد قریشی مخزومی ہین انکا نسب پہلے بیان ہوچکا ہی جنگ یرموک مین شہید ہوے اور یہ ابو سلمہ ابن سفیان کے بھائی ہین۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو انصاری ہین جعفر نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہی مگر انھون نے انکی کوئی روایت نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شقیر بن عبد الاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہین واقعہ یرموک مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی مین کہتا ہون کہ کچھ شک نہین کہ ابو عمر نے اس بیان مین غلطی کی ہی کیونکہ انھون نے انکو عبید اللہ بن سفیان بیان کیا ہی

ملہ جاننا چاہیے کہ اذان کی ابتدا مدینہ منورہ مین سنہ ہجری سے ہوئی اس سے پہلے نماز بے اذان کے پڑھی جاتی تھی چونکہ اسوقت تک مسلمانون کی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی اسلیے انکا جماعت کے لیے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانون کی تعداد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی اور مختلف حرفہ اور پیشہ کے لوگ جوق جوق دین الہی مین داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونیکی اطلاع انکو دیجاے جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے جماعت کے لیے مسجد مین آسکین لہذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا اذان کی مشروعیت کا قصہ یہ ہی کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انھون نے آپسمین مشورہ کیا بعضون نے یہ راے دی کہ یہود کیطرح سنکھ بجایا جاے بعضون کی راے ہوئی کہ آگ جلادی جایا کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند نہین فرمایا حضرت خلد وق نے یہ راے دی کہ نماز کیوقت الصلوۃ جامعۃ کہدیا جایا کرے اسکے بعد عبداللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان مسنون کا طریقہ انکو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانون کو کی جایا کرے بعض روایات مین تذکرہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مینے جو یہ خواب دیکھا تھا تو جاگا نیندی مین تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کرو حضرت عبداللہ بن زید نے انکو تعلیم کر دیے

اور اس بیان مین شقیر لکھا ہو اور عبداللہ کو بن ابی سفیان بن عبدالاسد بیان کیا ہو اور سب جگہ لکھا ہو کہ یہ واقعہ یرموک مین شہید ہوے تھے سفیان بن عبدالاسد تو مشہور ہین لیکن شقیر مشہور نہین ہین۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن ہوذ حنفی یمامی ہین مدینہ مین رہتے تھے انسے انکے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین گواہی دیتا ہون کہ قیصر بن سلمہ پانی کا وہ ظرف لیکر آئے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا پس انھون نے مسجد (راوی کہتا ہو) یا مسجد مردان مین چھڑکدیا اسکو ابونعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ (انکا نام) عبیداللہ بن صہر ہے بن ہوذہ (رہی)۔ ہوذہ کو مین خیال کرتا ہون کہ آخر مین ہا ہو اور یہی بہت صحیح ہو اور ہوذہ یہ علی بادشاہ یمامہ کے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہو لیکن ہوذ قبیلہ حنیفہ مین کوئی شخص مشہور نہین ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ لبابہ کبری ام الفضل بنت حارث تھین۔ انکی کنیت ابو محمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپکی حدیثین بھی انکو یاد تھین۔ یہ اپنے بھائی عبداللہ سے بہت چھوٹے تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ اور عبید اللہ کی پیدایش مین ایک سال کا فرق تھا ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبداللہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ اور عبید اللہ اور کثیر فرزندان عباس کو بلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آویگا اسکو فلان فلان چیز ملیگی پس یہ فرزندان عباس آپکے پاس دوڑ دوڑکر جاتے تھے اور آپکی پشت وسینہ مبارک پر لد جایا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبید اللہ بڑے بزرگ اور سخی تھے انکی سخاوت ضرب المثل تھی انکو حضرت علی (مرتضی) نے یمن کا عامل بنایا تھا (اور حج کے زمانے مین) انکو امیر موسم کرکے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انھون نے ۳۵ھ اور ۳۶ھ مین لوگون کو حج کرایا جب ۳۸ھ (مین حج کا زمانہ آیا) علی (مرتضی) نے (پھر) انکو امیر موسم کرکے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ رہاوی کو بھیجا تاکہ لوگون کو حج کراوین پس ان دونون یعنے عبید اللہ اور یزید بن شجرہ رہاوی نے جب دیکھا کہ ہم دونون ایک ہی کام کے واسطے آکر (یہان) جمع ہو گئے ہین تو آپسمین یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگون مین نماز پڑھاوین اور اس سے پیشتر یہ قثم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یہ یمن پر

Marfat.com

برابر حاکم رہے یہانتک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اسکے بعد جب بسر بن ارطات شیعان علی کو قتل کرنے کے لیے یمن گئے تو انھون نے انکے دو لڑکون کو شہید کردالا اپنے اسکو بسر کے نام مین ذکر کیا ہی یہ عبید اللہ روز ایک اونٹ قربانی کیا کرتے تھے انکے بھائی عبد اللہ نے انھین منع کیا انھون نے اُنکا کہنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو اونٹ کی قربانی کرنی شروع کی یہ عبید اللہ اور انکے بھائی عبد اللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ (کہتے تھے کہ ہم سب) سے عبد اللہ کا علم زیادہ ہی اور عبید اللہ کی سخاوت زیادہ ہی ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن احمد نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے ابو الفرج قصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنے جعفر بن محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس یعنے احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ ابن مروان بن معاویہ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید ابو الحجاج فزاری نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر مین انکا غلام بھی اُنکے ساتھ تھا۔ راستہ مین (ایک منزل پر) دونون کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چلکر اس گھر مین قیام کرتے اور رات وہین گذارتے (چنانچہ چلے) جب وہان پہونچے تو اعرابی نے انکو دیکھکر انکی بڑی تعظیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت اور نیک سیرت وجیہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہان ایک بزرگ شخص مہمان آیا ہو پھر انکو اپنے مکان مین اُتارا اور عورت سے آکر پوچھا کہ ہمارے ان مہمان کے واسطے رات کے کھانیکا سامان ہے اُسنے کہا کچھ بھی نہیں ہان یہ ایک بکری ہی کہ جسکے دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی (کا مدار) ہو اعرابی نے کہا اسی کو ذبح کرونگا عورت نے جواب دیا کیا اسکو ذبح کرکے لڑکی کو بھی قتل کریگا۔ اعرابی نے کہا اگرچہ (کچھ بھی ہو) ادی نے کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (ہاتھ مین) لی اور کہنے لگا

یا جارتی لا تو قظی البنیہ ان تو قظیہا تنتحب علیہ وتنزع الشفرۃ من یدیہ پھر بکری کو ذبح کرکے کھانیکا سامان درست کرکے عبید اللہ اور انکے غلام کے پاس لایا اور انکو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اسکی عورت کی گفتگو سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ (مال) ہو اُسنے کہا ہان پانچسو دینار ہمارے خرچ سے فاضل ہین عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دیدے غلام نے کہا سبحان اللہ اسکو پانچسو دینار آپ عنایت کرتے ہین باوجودیکہ جو بکری آپکے واسطے اُسنے ذبح کی تھی اُسکی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا تیرے حال پر افسوس ہو خدا کی قسم وہ اعرابی ہمسے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرنیوالا ہو کیونکہ ہم تو اپنی ملک مین سے

پہلا ترجمہ اے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگانا اگر جگا دیگی تو وہ رو رو کر مجھے پریشان کریگی اور میرے ہاتھ سے چھری چھین لیگی ۱۲

Marfat.com

بعض ہی حصہ اسکو دینا چاہتے ہین اور وہ سخاوت مین ہمپر غالب ہوگیا کیونکہ اُسنے اپنا اور اپنی لڑکی کا سرمایۂ زندگی بھکو دیدیا بناوی نے کہا یہ خبر حضرت معاویہ کو پہونچی تو انھون نے کہا عبید اللہ کے تمام کام اللہ کے لیے ہوتے ہین اور (دیکھو تو سہی) وہ ہین کسکے بیٹے اور مین کس گھرانے کے عبید اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور اُنسے سلیمان بن یسار اور محمد بن سیرین اور عطار بن ابی رباح نے روایت کی ہی ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبید اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی اسحاق نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبید اللہ بن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمیصاء یا رمیصاء (یہ راوی کا شک ہی) اپنے شوہر کا گلہ کرتی ہوئی آئین اور کہنے لگین کہ میرا شوہر میری حاجت براری نہین کرسکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد انکے شوہر بھی آگئے اور انھون نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہی اور یہ ارادہ کرتی ہی کہ پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھکو جائز نہین ہی جب تک تو اپنی چاشنی اس مرد کے علاوہ دوسرے شخص کو نہ چکھادے (یعنے اُسوقت تک تو پہلے شوہر کے پاس نہین جاسکتی) شمہ مین عبد اللہ کی وفات ہوئی تھی اسکو ابو عبید یعنے قاسم بن سلام نے بیان کیا ہی اور خلیفہ نے بیان کیا ہی کہ انکی وفات ۵۵ھ مین ہوئی تھی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ یزید بن معاویہ کے زمانے مین انکی وفات ہوئی تھی اور یہی قول اکثر ہی مدینہ مین انکا انتقال ہوا تھا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یمن مین وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید بن زہیر بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ عبید اللہ عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان مین عتیک کو بھی بیان کیا ہی انکا نسب عبید اللہ بن تیہان کے نام مین گذر چکا ہی اور ابو ہیثم کے بھتیجے تھے واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفلی ہین انکی والدہ ام قتال بنت اسید بن ابی العیص عتابہ بن اسید کی بہن تھیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور ولید بن عبد الملک کے زمانے مین وفات پائی مدینہ مین حضرت علی کے مکان کے پاس انکا مکان تھا انھون نے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ہمکو محمد بن عبد الوہاب بن شبہ نحوی نے اپنی سند کو یحیی بن یحیی تک پہونچا کر

امام مالک سے انھون نے ابن شہاب سے اونھون نے عطار بن یزید لیثی سے انھون نے عبید اللہ بن عدی ابن خیار سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے درمیان مین تشریف رکھتے تھے یکایک ایک شخص آیا اور اُسنے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اُسنے کیا کہا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق تھا کہ مار ڈالنے کی اجازت چاہتا تھا حضرت نے اسکو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیتا اُسنے کہا گواہی تو دیتا ہو مگر اسکا گواہی دینا قابل اعتبار نہین ہو آپنے فرمایا اللہ نے مجھے لاالہ الا اللہ کہنے والون کے قتل سے منع کیا ہو عروہ بن عیاض نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سورج کو گہن لگا اور پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب بن نفیل قریشی عدوی ہین ابو عیسی انکی کنیت تھی انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ کے بیان مین گذر چکا ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے قریش کے شہسوارون اور بہادرون مین سے تھے انھون نے اپنے والد ماجد حضرت عثمان بن عفان اور ابو موسی وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہو زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبید اللہ کو درے لگائے اور کہا تمنے اپنی کنیت ابو عیسی رکھی ہو تو یہ بتاؤ حضرت عیسی کا کوئی باپ تھا یہ عبید اللہ جنگ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ مین انکی شہادت ہوئی انکا جنگ صفین مین (معاویہ کی طرف) شریک ہونیکا یہ سبب تھا کہ جب ابو لؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا اور انکی کفن و دفن سے فراغت ہوئی تو کسی نے عبید اللہ سے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ابو لؤلؤ اور ہرمزان دونون بچ گئے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ مین اُلٹ پلٹ رہا ہو اور ان دونون کے ساتھ جفینہ نامے غلام بھی ہو جفینہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا عبید اللہ نے یہ سنکر ان لوگون پر تلوار سے حملہ کیا ہرمزان اور اسکی بیٹے اور جفینہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگون نے انکو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم اگر انکی کیا ہستی ہو ان لوگون کو قتل کرونگا جنکے مقابل میں یہ کچھ بھی نہیں ہین انکا تشدد دیکھکر صہیب نے عمرو بن عاص کو انکے پاس اسواسطے بھیجا کہ عبید اللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیں یہ صہیب وہ شخص ہین کہ حضرت عمر نے جنکو اپنے جنازے کی نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہوا سوقت تک لوگون کی امامت کی وصیت کی تھی - جب عمرو بن عاص سے

اُنسے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے اُنپر حملہ کیا اور آپسمین جھگڑنے لگے اور کہا تمنے میرے پڑوسی کو قتل کر ڈالا اور مجھکو ذلیل کیا پھر عبید اللہ کو سب نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوے تو عبید اللہ اُنکے سپرد کر دیے گئے حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھکو اس شخص کے حق مین مشورہ دو جسنے اسلام مین ایسی حرکت کی جو اب تک نہوئی تھی مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبید اللہ قتل کیے جاوین اور ایک گروہ نے کہا جسمین سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل تو حضرت عمر شہید ہوے ہین آج اُنکے بیٹے شہید کر دیے جاوین اللہ ہرمزان اور جفینہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبید اللہ کو چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دیدی بعض لوگون کے کہا ہو کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا ولی کون ہو لوگون نے جواب دیا کہ آپ ہی ہین (آپنے فرمایا جب مین ولی ہون تو معاف کرتا ہون) پس عبید اللہ کو معاف کیا بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت عثمان نے عبید اللہ کو قماذیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص لیلے قماذیان کہتے تھے (جب مینے باجازت خلیفہ وقت عبید اللہ پر قابو پایا تو) لوگون نے مجھے گھیر لیا اور عبید اللہ سے قصاص لینے کی معافی مین مجھسے گفتگو کرنے لگے مینے لوگون سے کہا کیا مجھکو اُنکے قتل کرنے سے کوئی منع کر سکتا ہو لوگون نے جواب دیا کہ نہین (منع کر سکتا ہی) مینے کہا اگر مین اُنکو قتل کرنا چاہون تو کیا قتل نہین کر سکتا ہون لوگون نے کہا کہ قتل کر سکتے ہو (کیونکہ تمکو قصاص لینے کی اجازت ہی) قماذیان نے کہا کہ (جب یہ ہی تو) مینے عبید اللہ سے قصاص لینے کو معاف کیا بعض علما نے کہا ہو کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نکرتے تو طعنہ کرنیوالے یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھ برس عدل کیا بلکہ یہ کہتے کہ اُنکی خلافت ابتدا ہی سے ظلم کے ساتھ ہوئی کیونکہ اُنھون نے خدا کی حدون مین سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا اور اس روایت مین پھر بھی کلام ہو کہ اگر قماذیان نے عبید اللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز نہوتا کہ عبید اللہ کو قتل کرین مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے تو اُنھون نے عبید اللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبید اللہ وہان سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین مین شریک ہوے یہ (وہان) سوارون کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین مین کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے اُنکو قتل کیا تھا۔ زیاد ابن خصیفہ بھی ربیعہ پر حاکم تھے پس عبید اللہ کی بی بی بحریہ جو آنی شیبانی کی بیٹی تھین (زیاد کے پاس) آئین اور اپنے شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لیجاؤ اُنھون نے عبید اللہ کی نعش کو لے لیا اور اسکو دفن کر دیا یہ عبید اللہ دراز قد شخص تھے بیان کیا گیا ہو کہ جب اُنکی بی بی نے اُنکی نعش کو خچر پر رکھا تو اسکے جانب عرض مین اُنکی نعش تھی اُنکے ہاتھ پیر دونون زمین سے ملے ہوے تھے جب عبید اللہ شہید ہو گئے تو حضرت معاویہ نے اُنکی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت عمر کی تھی۔ اور اسکو عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیجدیا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ اُنکو ایک ہمدانی شخص نے

قتل کیا تھا اور بعض نے کہا ہو کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا ہو فرزندان حنیفہ مین سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہو۔ جنگ صفین ماہ ربیع الاول ۳۷ھ مین ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نسالہ لبثی ہین۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ انکو ابن مندہ نے عبد اللہ کے نام مین بیان کیا ہو اور انکا نسب نہین لکھا اور ابن شاہین نے انکو عبید اللہ کے نام مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضل سے انھون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابوحرب بن ابی اسود دیلی سے انھون نے عبید اللہ بن فسالہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو آپنے فرمایا جسکا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہان اترے اور جسکا کوئی شناسا نہو وہ اہل صفہ کے پاس اُترے (حسب الحکم) مین اہل صفہ کے پاس اُترا جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی آپنے فرمایا عنقریب بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم مین سے زندہ رہینگے اُنکے سامنے صبح وشام (دونون وقت) کھانے کے لگائے جائینگے اور کھانا کھاوینگے کپڑے (ایسے پرتکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابوحرب سے انھون نے بجاے عبید اللہ بن فسالہ کے طلحہ بن عمرو نصری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہوچکی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انھون نے محمد بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی کے پاس اس حال مین جائیگا کہ (وہ زندگی مین) شرابخوار تھا تو اللہ کے سامنے اسکی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہو۔ اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصفہانی نے سہیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابوعمر نے انکو عبید اللہ بن کثیر بیان کرکے محمد کا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے انکو عبید اللہ ابومحمد بیان کیا ہو۔ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ عبید اللہ ہین اور انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو (ان تین قولون سے) یہ گمان ہوتا ہو یہ تین شخص (علیحدہ علیحدہ) ہین حالانکہ (یہ تینون شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوے ہین) ایک ہی شخص ہین واللہ اعلم۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ محمد اور انکے والد عبید اللہ دونون غیر معلوم شخص ہین اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کی ہو واللہ اعلم۔

Marfat.com

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن مالک بن نعمان بن یعمر بن ابی اسید السلمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو غسانی نے ابن کلبی سے روایت کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن محصن انصاری ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو انکو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند ون کو محمد بن عیسی بن سورہ تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محمد بن انصاری حطمی سے انھون نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال مین صبح کی کہ اسکو اپنی جان کا خوف نہو اور بدن صحت وعافیت کے ساتھ ہو اور اُس دن کھانے کو بھی اُسکے پاس ہو تو اُسکو گویا تمام دنیا کی نعمت) ملگئی انسے انکے بیٹے سلمہ نے بھی (اور) رمضان کی فضیلت مین ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے عبید اللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے انکا صحابی ہونا صحیح لکھا ہو اور انکی حدیث کو مسند کہا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن مسلم قریشی مسلم کے والد تھے۔ بعض لوگون نے انکو مسلم بن عبید اللہ بیان کیا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبید اللہ بن مسلم قریشی ہین بیان کیا جاتا ہو کہ یہ حضرمی ہین اور صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو اور کہا ہو کہ مین انکے قریشی ہونے سے واقف نہین ہون اور اسمین کلام ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبید بن مسلم ایسے شخص ہین جنسے روایت کی گئی ہو۔ اگر یہ وہی شخص ہین تو اسدی ہین اور اسد قریش کا ایک بطن ہو۔ ابن سندہ اور ابو نعیم نے اپنی سند ون کے ساتھ ابو نعیم یعنے فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرنی سے اُن دونون نے ہارون بن سلیمان فزاوا ابو موسی سے جو عمرو بن حریث کے غلام تھے انھون نے مسلم بن عبید اللہ قریشی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرون آنحضرت نے (جواب مین) سکوت کیا انھون نے اُسکو دوبارہ پوچھا پھر آپنے (جواب مین) سکوت کیا انھون نے سہ بارہ سکو پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تھوڑی دیر کے بعد) فرمایا کہ روزے کی نسبت دریافت کرنیوالا کہان ہو انھون نے کہا یا رسول اللہ مین ہون۔ آپنے فرمایا آگاہ ہو جاؤ تمپر تمھاری بی بی کا بھی حق ہو (تم) رمضان اور (چھ روزے عید مین)

Marfat.com

جو کہ اسکے قریب مین اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کروگے تو (گویا) تمنے ہمیشہ روزہ رکھا اور بعض نے اس روایت مین بجاے مسلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کرکے کہا ہو کہ انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر اسکا ذکر آویگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہ شخص نہین ہین جنکی نسبت بیان کیا گیا ہو کہ انکے بیٹے نے انسے روایت کی ہو انکو علی عسکری نے ذکر کیا ہو جیسا کہ ابو بکر بن ابی علی نے بیان کیا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عباد بن عوام سے انھون نے حصین بن عبد الرحمن سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے عبید اللہ بن مسلم صحابی کو کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرتا ہو اور اپنے آقا کی بھی تابعداری کرتا ہو اسکو دونا ثواب ملتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر انھون نے عبید اللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم لکھکر غلام والی حدیث انسے روایت کی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور اہل مدینہ مین انکا شمار ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انسے عروہ بن زبیر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہو مگر انکی کوئی حدیث صحیح نہین ہو یہ سب ابن مندہ کا بیان تھا اور ابو نعیم نے (انکے تذکرے مین) یہ بات زیادہ بیان کی ہو کہ یہ مدینہ مین رہتے تھے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ہشام ابن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبید اللہ بن معمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگون کو (خدا کی طرف سے) نرمی عطا ہوتی ہو وہ انکو فائدہ دیتی ہو اور جن لوگون کو نرمی نہین عطا ہوتی وہ نقصان مین رہتے ہین۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اچھا لکھا ہو اور وہ انھون نے اسطرح لکھا ہو کہ عبید اللہ بن معمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تیمی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہو اور یہ آپکے صحابہ مین بہت کم سن اور) نوجوان تھے اسی طرح انکو بعض لوگون نے بیان کیا ہو (ابو عمر نے) کہا ہو کہ یہ بیان غلط ہو (کیونکہ جو عبید اللہ کی حالت بیان کی ہو کہ وہ نوجوان تھے) ایسی حالت مین یہ نہین کہا جاتا کہ انھون نے صحبت پائی ہو (ہان یہ کہا جائیگا) کہ آپکو دیکھا ہو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا تو یہ بچے تھے عبد اللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر مین شہید ہوے تھے اسوقت انکی عمر چالیس برس کی تھی۔

Marfat.com

یہ اُس جنگ مین لشکر کے سردار تھے انھون نے نرمی کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور یہ وہی ہین کہ جنھون نے حضرت معاویہ سے کہا تھا ؎

افا انت لم ترخ الازار تکرما علی الکلمۃ العوراء من کل جانب فمن ذا الذی نرجو لحقن دمائنا ومن ذا الذی نرجو لحمل النوائب

اور انکے بیٹے عمر بن عبید اللہ بن معمر سخی لوگون مین تھے اسکے بعد انھون نے کچھ عمر بن عبید اللہ کا حال بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھکر کہا ہی کہ عبید اللہ معمر کے بیٹے مین مستغفری نے کہا ہی کہ انکو یحیی بن یونس نے ذکر کیا ہی مین نہین جانتا کہ صحابی تھے یا نہین اور یہ بھی ذکر کیا ہی کہ انھون نے حضرت عثمان کے عہد مین بمقام اصطخر انتقال کیا اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہی مجھکو نہین معلوم ہوتا ہی کہ یحیی بن یونس نے کس سبب سے انکا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی اور (کہا ہی) عبید اللہ نے عمر و عثمان و طلحہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہی اور انکی کنیت انکے بیٹے کے نام کے موافق ابو معاذ تھی ابو عمر کا یہ کہنا کہ عبید اللہ اصطخر مین ابن عامر کے ساتھ شہید ہوے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہی کیونکہ انھون نے کہا ہی کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ثابت نہین ہی تو یہ اصطخر مین شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے کیونکر ہونگے کیونکہ اصطخر کا واقعہ ۲۹ھ مین ہوا ہی اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہونگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیہ سوائی سواءہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی طائف مین رہتے تھے بعض نے انکو عبد اللہ بن معیہ بیان کیا ہی اور ہمنے انکا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد بن سائب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سواءہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبید اللہ بن معیہ کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوے سنا کہ واقعۂ طائف کے دن مسلمانون مین سے دو آدمی شہید ہو گئے اُن دونون کی نعش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کی گئی مگر آپکو (پہلے ہی سے) یہ خبر لگگئی تھی تو آپنے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوے ہین یا یہ فرمایا کہ جہان وہ لڑے ہین وہین انکو دفن کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

؎ ترجمہ جب آپ ہی نے از راہ بزرگی (بہادری) نامناسب باتون پر ہر طرف سے پردہ نہ ڈالا: تو پھر کون ہی جس سے ہم اپنی جانون کی حمایت کی امید رکھین اور کون ہی جس سے ہم مصائب مین مدد پہونچنے کی آرزو کرین ۱۲

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ملیکہ عبد اللہ فقیہ کے والد تھے حکم نے عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مان کی نسبت پوچھا کہ وہ بڑی نیک اور بڑی صلہ رحم کرنے والی اور بڑی نیکوکار تھین کیا ہم اُنکی مغفرت کی امید رکھین حضرت نے فرمایا انھون نے کبھی کسی لڑکی[1] کو زندہ درگور کیا تھا انھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ مین ہی۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم۔ انکی کنیت ابوزمعہ تھی بلوی ہین مصر مین رہتے تھے اور صحابی ہین اپنی کنیت سے مشہور تھے کنیت کے باب مین انکا یہان سے زیادہ بیان کیا جاویگا۔ انکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ انسے عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھین کتروانے کا حکم دیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی یہ پہلے عبید کے علاوہ ہین یہ کہتے تھے کہ مجھکو حضرت عمر نے تجارت کے واسطے مال دیا تھا اور نفع کی شرکت تھی انکی حدیث اہل کوفہ مین سے فضل بن دکین نے انھون نے عبد اللہ بن حمید بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی مگر کہا ہی کہ ان عبید اور انسے پہلے والے عبید مین کچھ کلام ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری ظفری ہین انکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ عبید بن اوس انصاری ہین ان دونون نے اس سے زیادہ انکا نسب نہین بیان کیا اور ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عبید بن اوس بن مالک بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب ہی وہ خزرج ابن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ ابو عمر نے (سیاق نسب مین) زید اور عامر کو ساقط کر دیا ہی۔ انکی کنیت

[1] زمانہ جاہلیت مین لڑکی کی ولادت بہت بُری سمجھی جاتی تھی اور جب کسی کے یہان لڑکی پیدا ہوتی تھی تو وہ مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتا تھا اکثر عورتین اپنے شوہر کی چالت دیکھکر اور بعض اوقات خود مرد بھی اپنی لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تھے ۱۲

Marfat.com

نعمان بھی غزوۂ بدر مین شریک تھے انکا لقب مقرن اس وجہ سے مشہور ہوگیا کہ انھون نے بدر مین ایک ہی ساتھ چار آدمیون کو قید کیا تھا انھون نے ہی عقیل بن ابی طالب کو بھی قید کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور انکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ انکے قید کرنے مین بادشاہ بزرگ نے تمھاری مدد کی اور حضرت نے انکو مقرن کا خطاب دیا تھا یہ مسلمہ یہ دعوے کرتے ہین کہ ابو یسر یعنے کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ ایسا ہی ابن اسحاق نے بیان کیا ہی ابو نعمان کی کوئی اولاد نہین تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہی کہ عبید بن اوس بن مالک بن سواد انصاری ہین اوس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ وہی شخص ہین جنھون نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

مین کہتا ہون کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی اور انھون نے عبید کے بیان مین سے کچھ بھی نہین چھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا نہین بیان کیا ہی) شاید ابو موسی کو اس بات پر اشتباہ ہوگیا ہو کہ ابن مندہ نے انکا نسب نہین بیان کیا پس انکو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہین حالانکہ وہی ہین ابو موسی کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہین ہی کیونکہ جہان ابن مندہ نے کسی کے نسب کو ساقط کردیا ہو انھون نے استدراک نہین کیا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان بن مالک ابو ہیثم بن تیہان کے والد تھے انکا نسب پہلے بیان ہوچکا ہی اور اب انشاء اللہ تعالی ابو ہیثم مالک ابن تیہان (کے حال) مین بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے یہان پر انکا نسب اوس انصاری تک بیان کیا ہی اور اسکے سوا سے دوسرون نے انکی مخالفت کی ہی اور عبد الاشہل کی اولاد نے انکو حلیف کہا ہی۔ انکو جس نے حلیف کہا ہی وہ ابن اسحاق اور واقدی اور موسی بن عقبہ اور ابو معشر ہین اور ابن اسحاق اور واقدی کہتے ہین کہ (انکا نام) عبید ہی اور موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہی کہ یہ عتیک بن تیہان ہین اور انکی موافقت ابن کلبی نے بھی کی ہی۔ یہ عبید ان ستر آدمیون مین سے ہین جنھون نے لیلۃ العقبہ مین بیعت کی تھی یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ بعض نے کہا ہی (کہ غزوۂ احد مین نہین) بلکہ جنگ صفین مین حضرت علی کے ساتھ شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر ابو موسی نے کہا ہی کہ یہ بلی کے حلیف تھے اسکو سوا ابو موسی کے کسی اور نے نہین بیان کیا اور بعض نے تو انکو انصاریون مین سے لکھا ہی اور بعض نے خاندان بلی مین منسلک کرکے انصار کا حلیف کہا ہی مگر ابو موسی کا قول مشہور کے خلاف ہی۔

سیدنا عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ انصاری بنی نجار (کے خاندان) سے ہین ابن اسحاق سے اُن انصار کے ناموں مین جو قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن غنم بن مالک سے شریک بدر تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے کیا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

جُہنی ہین انکی کنیت ابوعاصم تھی اور صحابی تھے عاصم بن عبید جہنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا کہ تمھاری اُمت مین تین عمل ایسے ہونگے جنکو اگلی امتون نے نہین کیا ہی۔ کفن چورانا۔ فخر کرنا۔ عورتون کا عورتون کے ساتھ مشغول ہونا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ (وہ تین کام ہین کفن چورانا اور) جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی ہین انکی کنیت ابوجہم تھی خمیصہ[1] بیچا کرتے تھے انکے نام مین اختلاف ہی بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہین ہم انکو انشاءاللہ تعالے یہان سے زیادہ کنیت کے باب مین بیان کرینگے۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ ابن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہین ابوجہم انکی کنیت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہی اور ابونعیم نے انکا نسب کعب تک بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ اسکو ابوبکر بن ابوعاصم نے بیان کرکے کہا ہی کہ انکا شمار انصار مین ہی اور یہ بھی بیان کیا ہی کہ حضرت معاویہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصاری ہین اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار مین انکا شمار ہی۔ مین اسکا مطلب نہین سمجھتا کیونکہ ابوجہم جنکا نسب یہان بیان کیا گیا ہی وہ عدوی ہین اور عدی بلاشبہہ خاندان قریش کی ایک شاخ ہی ہے اور نعیم نحام اور سطیح بن اسود عبید بن عویج مین جاکر ملجاتے ہین اور ابونعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہی کہ انکا شمار انصاریون مین ہی مینے یہ قول ابن ابی عاصم کی کتاب مین جو میرے پاس ہی نہین پایا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد سلمی ہین پھر بہزی ہین۔ بعض لوگ انکا نام عبدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہین مگر عبید بہت صحیح ہی

[1] خمیصہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہی جو صوف کے کپڑے سے بنایا جاتا ہی ۱۲

Marfat.com

ابوعبداللہ انکی کنیت تھی یہ مہاجری تھے انسے کوفیون کے ایک گروہ نے روایت کی ہی- یہ کوفہ مین رہتے تھے- جن لوگون نے انسے روایت کی ہی انمین سعد بن عبیدہ اور تمیم بن سلمہ بھی ہین یہ جنگ صفین مین حضرت علی کے ساتھ شریک تھے ہمکو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے عمرو بن مرہ سے انھون نے عمرو بن میمون سے انھون نے عبداللہ بن ربیعہ سلمی سے انھون نے عبید بن خالد سلمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کے درمیان مواخات کرادی تھی تو اُن دونون مین سے ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قتل کیے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگون نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگون نے (نماز مین) کیا دعا مانگی انھون نے جواب دیا کہ ہمنے کہا ای اللہ انپر رحم کر ای اللہ انکو انکے دینی بھائی سے ملادے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملائے جا سکتے ہین) انھون نے انکے شہید ہونیکے بعد جسقدر نمازین پڑھین روزے رکھے عبادات کیے وہ سب کہان چلی جائینگی درمیان مین بہت بڑی دوری ہی جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان مین اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اسیطرح روایت کیا ہی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بن خالد محاربی اسود بن خالد کے بھائی تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی- انکا نسب سلیمان بن قرم نے اشعث بن ابی شعثاء سے انھون نے ریحم بنت اسود سے انھون نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کرکے بیان کیا ہی انسے انکی بھتیجی ریحم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہی اور سعید بن عامر نے سعید سے انھون نے اشعث بن ابی شعثاء سے انھون نے سلیم سے انھون نے اپنی پھوپھی سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیون مین سے ایک گلی مین جا رہا تھا کہ یکایک کسی نے میرے پیچھے سے مجھکو آواز دی کہ (ای شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچا رکھنے مین زیادہ پرہیزگاری اور پائداری ہی (اس آواز کو سنکے) مینے پھرکے دیکھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ (میری ازار کی) چادر ملحاء[1] ہی (یعنے یہ اسی قدر عرض مین ہوتی ہی) پھر آپنے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیا تمکو میری پیروی ضروری نہین ہی- یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہی اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہی وہ ابوسلمہ یعنی موسی بن اسمٰعیل ہین ابوسلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہین سنی ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی-

[1] بفتح میم وسکون لام یہ ایک چادر ہوتی ہی جسمین سیاہ اور سفید دھاریان ہوتی ہین ۱۲

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حسحاس عنبری ہین مالک اور قیس کے بھائی تھے انکا شمار بصرہ کے بدوون مین ہی معاذ بن ثنی بن معاذ نے اپنے والد سے انھون نے حسن بن حسین سے انھون نے اپنے دادا نصر بن حسان سے انھون نے حصین بن ابی حر سے انھون نے اپنے والد مالک اور اپنے چچا قیس اور عبید سے روایت کی ہی کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور آپسے بنی فہم کے ایک شخص کی شکایت کی آپنے (انکی شکایت سُنکر) اس شخص کے پاس ایک خط (اس طرح سے) لکھا کہ ہذا[1] کتاب من محمد رسول اللہ لمالک و عبید و قیس بنی الحسحاس انکم آمنون مسلمون علی دمائکم و اموالکم لا تواخذون بجریرۃ غیرکم و لا یخفی علیکم الا ایدیکم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ ابونعیم نے کہا ہی اسکو بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے معاذ بن مثنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی مگر انھون نے اس (حدیث کی سند) مین تصحیف کی ہی اور کہا ہی کہ حسن بن حسین نے نصر سے روایت کی ہی حالانکہ وہ (اصل مین) حر بن حصین ہین اور اسی طرح (سند مین اور بھی) تصحیف کی (وہ یہ ہی کہ ایک شخص سے جو اُنکے چچا کی اولاد سے ہی روایت کی (بجاے اسکے کہا ہی کہ بنی فہم سے روایت کی ہی۔ اسکو مالک بن حسحاس کے بیان مین ذکر کرکے کہا ہی اُنکے چچا ہین یہی درست ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن وحی جہضمی بصری ہین انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی اور انکی سند حدیث مین بھی اختلاف ہی یحیی بن اسحاق سیلحینی نے سعید بن زید سے انھون نے ابوعیسیہ کے غلام واصل سے روایت کی ہی اور انکے بیٹے یحیی نے بھی انسے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پیشاب کرنے کے واسطے بھی جگہ تجویز کر لیتے تھے جس طرح اپنے ٹھہرنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ وکیع نے سعید سے اسکو روایت کیا ہی اور اسکو عمرو بن عاصم نے حماد بن سعید بن زید سے انھون نے واصل سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ لیکن ابوعمر نے انکو ابن وحی جہضمی لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن وحی جہنی کہا ہی مگر ابونعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے ابن وحی بیان کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انسے سلیمان تیمی نے روایت کی ہی۔ ہم کو ابو منصور یعنے مسلم بن علی

[1] ترجمہ۔ یہ تحریر ہی محمد رسول اللہ کی طرف سے مالک اور عبید اور قیس فرزندان حسحاس کے لیے کہ تم لوگ اپنی جان اور مال کی طرف سے بیخوف و خطر رہو کسی دوسرے کی خطا کا تمسے مواخذہ نہ کیا جائیگا تمسے اسی بات کا مواخذہ ہوگا جو خود تمہارے ہاتھون نے کیا ہو ۱۲

ابن محمد معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمکو محمد بن محمد جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلیٰ نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید سے روایت کرکے بیان کیا کہ دو روزہ دار عورتین لوگونکی غیبت کر رہی تھین آنحضرت نے ایک پیالہ منگایا اور اُن دونون عورتون سے کہا کہ (اسمین) قے کرو تو انھون نے قے کی جسمین پیپ اور خون اور تازہ گوشت نکلا آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونون نے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ سلیمان نے عبید سے یہ حدیث نہین سنی بلکہ ان دونون کے درمیان مین ایک اور راوی ہی معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انھون نے ایک شخص سے انھون نے عبید سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ اُنسے کسی نے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہی انھون نے جواب دیا ہان مغرب اور عشا کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہی) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی۔ انکا سب انکے والد کے تذکرے مین بیان ہو چکا ہی۔ یہ مدینہ مین رہتے تھے بعض لوگون نے کہا ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی ہمکو ابو احمد یعنے عبد الواحد ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہارون بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد السلام بن حرب نے یزید بن عبد الرحمن سے انھون نے یحیی بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھون نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہی) بنت عبید بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا آپنے فرمایا تین دفعہ تک چھینکنے والے کے لیے (الحمد للہ کے جواب مین) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چوتھی بار اُسے چھینک آئے) تو چاہے یرحمک اللہ کہے چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھون نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے ابو ایمن انصاری سے انھون نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب مین سے موجود تھے اسکو ابو مسعود نے عبد اللہ بن صالح سے انھون نے لیث سے انھون نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے اسی حدیث کے مانند روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ان دونون نے انکو عبد اللہ بن رافع کے نام مین بھی ذکر کیا ہے

مگر یہ صحیح نہین ہی اگر ان دونون نے انکو دو شخص سمجھا ہی تو یہ غلط ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ غزوۂ بدر اور احد مین شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ عبید اللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اوسی ہین عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ہین اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے ان انصار کے نام مین جو خاندان اوس سے غزوۂ بدر مین شریک تھے عبید بن زید کا نام بھی روایت کیا ہی نیز ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے اُن انصاری کے نام مین جو خاندان اوسکی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوۂ بدر مین شریک تھے عبید بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہی۔ اسی طرح ابو موسی نے کہا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو نعیم اور ابو موسی کا انکے نسب مین یہ کہنا کہ زرقی ہین اسکے بعد اوسی کہنا ٹھیک نہین ہی کیونکہ زریق خزرج کے خاندان سے ہین انکو اوسکے خاندان سے کہنا غلط ہی۔ لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ نہین بیان کیا جس سے کچھ (انکی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو (اس غلطی سے) چھوٹ گئے اور ابو نعیم کا ابن اسحاق سے یہ روایت کرنا کہ انھون نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوۂ بدر مین موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبید بن زید کو بھی بیان کیا تو ہمارے پاس ابن اسحاق کی کتاب جسقدر سندون سے مروی ہی انمین سے کسی مین ایسا نہین ہی۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق کے اولاد مین سے غزوۂ بدر مین شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی اور ان دونون کے مانند سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید زرقی ہین انکی کنیت ابو عیاش تھی محمد بن اسحاق نے انکا نام اسی طرح بیان کیا ہی ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ منصور بن معتمر سے انھون نے محامد بن میسر سے انھون نے ابو عیاس زرقی سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہی اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگون نے انکو ابن سعد بیان کیا ہی۔ عبد الوہاب بن عطا نے اُس شخص سے جسنے ابراہیم بن میسرہ سے

Marfat.com

انھون نے عبید بن سعد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے دین کو دوست رکھے اُسے چاہیے کہ میری سُنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتون کے نکاح بھی ہی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن حضار اشعری ہین ابوموسی کے چچا تھے انکی کنیت ابوعامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ ہمنے انکا نسب ابوموسی یعنے عبداللہ بن قیس کے نام مین ذکو کیا ہی ہم انکا حال انکی کنیت مین یہان سے زیادہ بیان کرینگے

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن حشم بن حارثہ انصاری حارثی ہین اوس کے خاندان سے تھے غزوۂ احد مین شریک تھے یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقدی نے کہا ہی کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگون نے دریافت کیا کہ انکا نام عبید السہام کیون ہوا انھون نے کہا کہ مجھکو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصون مین سے انھون نے اٹھارہ حصے مول لیے تھے (اسی وجہ سے) انکا نام عبید السہام پڑگیا۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ نہین بلکہ انکا نام عبید السہام (پڑجانیکی یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصہ کردیے جاوین تو آپنے لوگون سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے لوگون کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بُلائے گئے (جب حاضر ہوے) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی حصے دیدیے اسی وجہ سے انکا نام عبید السہام پڑگیا۔ انکی کنیت انکے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابو ثابت تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہین کہ جنسے اعمش نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔ لیکن ابوموسی نے انکا نسب نہین بیان کیا بلکہ کہا ہی کہ عبید السہام یہی شخص ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن شربہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عمیر بن شبرمہ ہین ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ یہ عبید بن شربہ جرہمی دوسو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انھون نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے (ایک مرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس انکی خلافت کے زمانے مین گئے حضرت معاویہ نے انسے کہا (کہ تمنے اپنی عمر مین) جو چیز سب سے زیادہ تعجب خیز دیکھی ہو مجھ سے بیان کرو انھون نے کہا کہ مین ایک مرتبہ کچھ لوگون کے پاس پہونچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو

Marfat.com

دفن کر رہے تھے جب مینے اس میت کو (دفن کرتے ہوے) دیکھا میری آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور مین نے یہ مثالیہ اشعار پڑھے ؎

استرزق اللہ خیرا وارضین ۔ فبینما العسر اذ دارت میاسیر ۔ وبینما المرء فی الاحیاء مغتبط ۔ اذ صار میتا تعفیہ الاعاصیر

یبکی علیہ غریب لیس یعرفہ ۔ وذو قرابتہ فی الحی مسرور

عبید نے کہا (جب مین نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے) تو (اُن لوگون مین سے) ایک شخص نے مجھسے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہی جسکو ابھی ہمنے دفن کیا ہی۔ یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔ اور (اسمین) انکا نام عمیر بن شبرمہ (مروی) ہی اور دوسری روایت مین یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہین ہو تو اسپر روتے ہو حالانکہ اسکا چچازاد بھائی (جو) اسی موضع مین (رہتا) ہی اس میت کی عورت پر قابض ہوگیا ہی اور اسکے مال کو اسنے اپنے قبضہ مین کرلیا ہی اور اسی (میت) کے مکان مین رہتا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مگر وہ اس امر پر نہین دلالت کرتا ہی کہ عبید صحابی تھے (ہان یہ ضرور ہی) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر اور آپکے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔ شاید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن لوذان انصاری ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگون کو یمن بھیجا تھا اُنمین یہ بھی تھے۔ سیف بن عمر تیمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبید بن صخر بن لوذان انصاری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے تمام عاملون کو حکم دیا کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت لوگون کو نیک کام کرنے کی رغبت دلاتی ہی اور تم اللہ کی راہ مین ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم لوٹوگے اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہی کہ آپنے یمن کے عاملون سے یہ عہد لیا تھا کہ (جب زکوۃ لینا تو) تیس گاے مین ایک سال کی گاے اور چالیس مین دو برس کی گاے اور تیس اور چالیس کے درمیان جو کچھ مال زیادہ ہو اسمین سے کچھ نہ لینا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

لہ اللہ نیکی نصیب کری اور مین اس سے خوش رہون سختی ہی کے بعد آسانی ہوتی ہی یکایک اس حال مین کہ آدمی زندونکے درمیان مین باعث رشک ہوتا ہی پھر وہ مرجاتا ہی تو اسکے بھلا اسکو بھول جاتے ہین۔ اُسپر ایک ایسا پردیسی روتا ہی جو اسکو جانتا بھی نہین اور اسکی قرابت والی اپنی قبیلہ مین خوش ہوتا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب انصاری ہین براء بن عازب کے بھائی تھے۔ انکا نسب اور انکے بھائی (براء) کے تذکرے مین پہلے گزر چکا ہے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلی سے انھون نے حفصہ بنت براء بن عازب سے انھون نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع نکر (یعنی کسی شخص کا نام رکھا جاوے اور وہ نام میرا ہی نام ہو اور میری کنیت کے موافق اسکی کنیت بھی تو یہ اسکو نہین لازم ہی کیونکہ شیطین لشابہ پیدا ہوتا ہی) اس حدیث کو ابن مندہ نے روایت تو کیا ہی مگر سند اس طرح بیان کی ہی کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا سے روایت کی ہی (اس سند کو اس طرح سے بیان کرنا) یہ انکی صریح غلطی ہی ہان درست یہ ہی کہ حفصہ بنت براء بن عازب نے روایت کی ہی کیونکہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہو انھین کے قول کا رد ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ عبید اور براء حضرت علی کے ساتھ انکی ہر جنگ مین شریک تھے اور کہا ہی کہ یہ عدی بن ثابت کے دادا تھے انھون نے وضو اور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہی کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبداللہ بن یزید خطمی کی نسبت بھی کہا ہی کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہی کہ وہ عدی بن ثابت کے دادا تھے اب یہان پر (ان اقوال مین) غور کرنا چاہیے۔

(سیدنا) عابید (رضی اللہ عنہ)

یہ عبدالرحمن کے والد تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی منہال بن عمر نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابو سنان سے عیسی بن سنان سے انھون نے مغیرہ بن عبدالرحمن بن عابید سے اور عابید صحابی تھے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ایمان کی تین سو تیس شاخین ہین جسنے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت مین داخل ہوا۔ لیکن ابو عمر نے انکی نسبت بیان کیا ہی کہ عابید صحابہ مین سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالغفاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبدالغفار سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جب میرے

Marfat.com

صحابہ کا ذکر کیا جاوے تو تم اُنکی بُرائی کرنے سے باز رہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد۔ انکو مستغری نے بیان کیا ہی کہ آنسے عتبہ بن عبد نے روایت کی ہی یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عتبہ بن عبید نے) یہ بھی کہا ہی کہ مین نے عبید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سُنا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا ہی کہ گھوڑون کی پیشانی کے بال اور اُنکے یالون[1] اور دُمون کے بالون کو نہ کترا کرو کیونکہ دُمین اُنکی انکے لیے پنکھے ہین (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھے ہوے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہین) اور یالین اُنکے لیے سردی دور کرنے کے لیے پوشش ہین اور اُنکی پیشانی کے بالون مین خیر وابستہ ہی اور یہ حدیث عتبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی ہے انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر بیان کی جاویگی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبید انصاری اوسی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد سے ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے اسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کرکے بیان کیا ہی اور انکے قول کو محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ یہ عبید غزوۂ بدر اور احد اور خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے۔ باوجودیکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ پس ابوموسی نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہی اُسکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ہے

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

عزکی (یعنے طاح) ہین۔ انکا تذکرہ طبرانی نے عبید نام والون صحابہ مین لکھا ہی اور بعض لوگون نے انکا نام عبد بیان کیا ہی انکی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہی پہلے بیان ہوچکی ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہی اور ابوموسی نے انکا حال بیان پر نہین بیان کیا ہی بلکہ عبد کے نام مین انکا تذکرہ لکھکر یہ کہا ہی کہ بعض لوگ انکا نام عبید بیان کرتے ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح رعینی چھر دبجانی ہین انکو لوگون نے صحابہ مین ذکر کیا ہی یہ فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابوسعید بن یونس نے لکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی۔ انسے کوئی روایت نہین ہی میرا خیال ہی کہ یہ عبید وہی عزکی ہین جن کا تذکرہ انسے پہلے بیان ہوا ہی۔

---

[1] یال گھوڑے کی گردن کے بالون کو کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کلابی ہین بعض لوگون نے انکو عبیدہ بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہی یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ ہمکو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسمعیل ابن ابراہیم بن معمر یعنے ابو معمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انھون نے ربیعہ بنت عیاض سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین مینے اپنے دادا عبید بن عمرو کو کہتے ہوے سُنا تھا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا اور طہارت کو پورا کیا جب (ربیعہ) وضو کرتی تھین تو پوری طہارت کرتی تھین۔ اس حدیث کو سریج بن یونس نے سعید ابن خثیم سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ انھون نے عبیدہ سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہی اور بجاے ربیعہ کے ربیعہ بیان کیا ہی یہ انکی غلطی ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی نسبت بیان کیا گیا ہی کہ عبیدہ ہین اور عبیدہ بن عمرو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی جندعی ہین انکی کنیت ابو عاصم تھی۔ یہ اہل مکہ کے قصہ بیان کرنے والون مین سے تھے۔ انکو بخاری نے ذکر کیا ہی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور مسلم نے ذکر کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور کبار تابعین مین انکا شمار ہی۔ انھون نے حضرت عمر اور انکے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر و ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

قاری ہین یہ انصار کے خاندان بنی حظمہ مین سے ایک شخص ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور انسے زید بن اسحاق نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔ نیز ابو عمر نے انکو عمیر کے نام مین ذکر کیا ہی۔ وہ عمیر کے تذکرے مین بیان ہوگا اور وہی صحیح ہی بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عبید بیان کیا گیا ہی پس اگر ابو عمر اس طرف اشارہ کردیتے تو بہت اچھا ہوتا۔ اور ابو احمد عسکری نے انکو دو عنوان مین ساتھ ہی بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قشیر مصری ہین۔ انکی یہ روایت کردہ حدیث مرفوع ہی کہ تم لوگ اُس لشکر سے بچتے رہو جو (لشکر اعدا کو تو) دیکھکر بھاگے اگر جب مال غنیمت دیکھے تو لوٹ مین پڑجاوے انسے لیث بن عقیل نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس آنکی کنیت ابو ورد تھی انصاری ہین بعض لوگون نے ابو ورد کا نام ثابت بن کابل بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔ اور کہا ہی کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخمر انکی کنیت ابو اُمیہ تھی معافری ہین صحابی تھے جیساکہ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے اِن سے ابو قبیل معافری نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مراوح مزنی ہین انکو ابن قانع نے بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ عبید بن عبید مراوح مزنی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ایکمرتبہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) نقیع مین نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہوجانیکا اندیشہ کررہے تھے اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (یعنی مؤذن) نے پکارا اللہ اکبر مینے (اپنے دل مین) اُس مؤذن سے مخاطب ہوکر کہا کہ تونے ایک بڑے کی بڑائی بیان کی پھر منادی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ مینے (اپنے دل مین) کہا ان لوگون کے پاس (ضرور خدا کیطرف سے) کوئی خبر (آئی) ہی (ورنہ اسقدر جزم ویقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرتے) پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور سلام لایا آپنے مجھکو وضو تعلیم کیا اور مینے آپکے ساتھ نماز ادا کی آپنے نقیع کو حمی[1] بنالیا اور مجھے وہان کا عامل مقرر کردیا یہ غسانی کا بیان ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم اسدی ہین عباد بن عوام نے حصین بن عبد الرحمن سے اُنھون نے عبید بن مسلم صحابی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو غلام اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اُسکو دونا ثواب ملتا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہی (یہ حدیث) عباد بن حصین سے روایت کیگئی ہی اور وہ کہتے تھے مینے عبید بن مسلم سے سُنا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عباد بن عوام سے اُنھون نے حصین بن عبد الرحمن سے اُنھون نے عبید بن مسلم سے روایت کی ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن انس انصاری ہین۔ یہ معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی کے والد کے چچا تھے عبد اللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ

[1] حمی اُس مقام کو کہتے ہین جو بادشاہ کے مویشی چرنے کیلئے مخصوص کردیا جاوے اس مقام کو سفرت نے صدقہ اور جہاد کے جانورونکے چرنے کیلئے مخصوص کردیا تھا

عدنی نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ باہر تشریف لائے اور آپکے جسم مبارک پر غسل کی علامت پائی جاتی تھی اور آپکی طبیعت بھی بشاش تھی پس ہم لوگون نے یہ گمان کرکے کہ آپنے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یا رسول اللہ آپنے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا الحمد للہ پھر آپنے دولتمندی کا ذکر کرکے فرمایا دولتمندی مین کوئی قباحت اُس شخص کے واسطے نہین ہی جو اللہ پر تو سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ پر تو سے ڈرتا ہو اُسکے واسطے تندرستی دولتمندی سے بہتر ہی اور طبیعت کا بشاش ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بعض لوگون سے انکو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے انکو زید بن صامت بیان کیا ہی انکی کنیت ابو عیاش تھی زرقی ہین انکا حال ردیف زاے مین پہلے گذر چکا ہی اور عبید بن زید کے نام مین بھی انکا بیان ہی ان کا تذکرہ ابو نعیم و ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد بنی زریق کی حلیف تھی۔ اور حبیب اور زریق دونون (حقیقی) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی ہین غزوۂ احد مین شہید ہوئے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بعض نے انکو عبید اللہ بن سعید بیان کیا ہی۔ انکا حال پہلے گذر چکا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ خزاعی ہین کوفہ مین رہتے تھے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔ اوزاعی نے ابو عبیہ سے جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے اُنھون نے قاسم بن مخیمرہ سے اُنھون نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہی کہ ایک سال قحط کے زمانہ مین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ غلہ کا نرخ مقرر کردیجئے (بقال روز بروز گران کرتے جاتے ہین) حضرت نے فرمایا نہین (مین ایسا نکرونگا) اللہ تعالیٰ مجھسے اُس سال کی بابت سوال کریگا جسمین مین تمھارے لئے کوئی ایسی بات کرون جسکا خدا نے مجھے حکم نہین دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اُسکے فضل کی دعا مانگو۔ اور شعبہ نے

Marfat.com

منصور سے اُنھون نے ابراہیم بن عبید بن نضیلہ سے اُنھون نے مغیرہ بن شبہ سے اِن دونون عورتون کا قصہ روایت کیا ہی کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اُسکے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بناپر یہ عبید تابعی ہونگے واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب کنیت انکی ابو عامر تھی اشعری ہین غزوہ اوطاس کے واقعہ ۶ھ مین شہید ہوے بیان کیا گیا ہی کہ درید بن صمہ نے انکو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہین ہی کیونکہ درید اُس زمانے مین ایسے بوڑھے ہو چکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے معذور تھے وہ کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے انکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاے مغفرت کی تھی - اور انکا نام عبید رکھا تھا انسے اِن کے بیٹے عامر اور انکے بھتیجے ابوموسیٰ اشعری نے روایت کی ہی انکا تذکرہ باب الکنی مین اس مقام سے زیادہ لکھا جائیگا یہ اپنی کنیت ابوعامر کے ساتھ زیادہ مشہور تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون - بعض علمار نے بیان کیا ہی کہ لوگون کا اُن ابو عامر کے حق مین جو غزوہ اوطاس مین شہید ہوے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابوموسیٰ کے چچا تھے غلط ہی کیونکہ ابو عامر دو آدمیون کی کنیت ہی ایک وہ جنکا نام عبید بن سلیم بن حضار ہی جو ابوموسیٰ کے چچا ہین اور وہی غزوۂ اوطاس مین شہید ہوے تھے دوسرے وہ جنکا نام عبید بن وہب ہی دونون کے والد کے نام مین اختلاف ہی شام مین فروکش تھے - انسے انکے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہی - حاکم نیشاپوری یعنی ابو احمد نے ان دونون (ابو عامر) کے حال کو بیان کرکے کہا ہی کہ عبید بن سلیم اور بعض نے انکو ابن حضار بیان کیا ہی (یہ بیان کرکے) انکے نسب کو اشعر بن بت تک بیان کیا ہی (اور کہا ہی کہ) ابو عامر (انکی) کنیت تھی ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہی کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری ہین صحابی تھے غزوہ حنین مین شہید ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لشکر کا سردار بناکے اوطاس بھیجا تھا وہین شہید ہوگئے پھر انکے شہید ہونیکی کیفیت بیان کی ہی اور کہا ہی کہ انکا نام عبید بن وہب ہی اور بعض نے انکو عبداللہ بن ذی اور بعض نے عبداللہ بن وہب بیان کیا ہی اور (کہا ہی کہ) یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہی کہ قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر کے (لوگ) اچھے ہین - حاکم نے کہا ہی کہ یہ ابوموسیٰ کے چچا نہ تھے اُنکے چچا تو حنین کے واقعہ مین شہید ہوے تھے - اور ان عبید نے عبدالملک بن مروان کے زمانے مین وفات پائی تھی انسے انکے بیٹے عامر نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہین - خلیفہ بن خیاط نے کہا ہی کہ جو صحابہ شام مین فروکش تھے اُنمین سے ابوعامر اشعری بھی تھے انکا نام عبدالرحمن ہانی ہی اور بعض لوگ انکو ابن وہب کہتے ہین اور یہ بھی بیان

Marfat.com

کرتے ہین کہ عبید بن وہب نے عبد الملک بن مروان کے زمانے مین وفات پائی اور یہ ابو موسیٰ اشعری کے چچا تھے کیونکہ ابو موسیٰ کا سلسلہ اس بات کو باطل کر رہا ہی کہ یہ ابو موسیٰ کے چچا ہون واللہ اعلم

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی۔ جریر بن عبید الحمید نے عطا بن سائب سے اُنھون نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مجھے عبید نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص تھے اس حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا کر بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھکر اپنے مصلے پر بیٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی مین ہی اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اُسکے لئے استغفار کرتے رہتے ہین کہتے ہین ای اللہ اسکو بخشدے ای اللہ اسپر رحم کر اور جو شخص مسجد مین اگر نماز کا انتظار کرے اُسکا بھی یہی حکم ہی۔ اسکو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہما نے عطا سے اُنھون نے عبد الرحمٰن سے اُنھون نے اُس شخص سے جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اسی کے مثل روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

املو کی ہین بعض لوگ انکو ملیکی کہتے ہین شامی تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا ای اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اسکی تلاوت پر مداومت رکھو اور اُسکو یاد رکھو نہ کہ اُس سے مانند سونے والونکے غافل رہو) اُنسے مہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہی مگر ابو موسیٰ نے انکو کہا ہی کہ عبیدہ یا عبیدہ ہین۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن سلیم ہجیمی ہین یہ اور نیز انکے والد دونون صحابی تھے ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری ہین بعض کہتے ہین کہ انکا نام عبدہ تھا ہم انکو ذکر کر چکے ہین انکی کنیت ابو ولید تھی اُنسے صرف ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بعض لوگون نے انکو ابن خلف خزاعی بیان کیا ہی یعنی حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے اولاد سے اور بعض نے انکو محاربی کہا ہی اور بعض نے انکو ابو شعثاء یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہی انکی حدیث اشعث نے اپنی پھوپھی

Marfat.com

سے اُنھون نے عبیدہ سے نقل کر کے روایت کی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اشعث نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اُنھون نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے چچا عبید بن خالد سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی ازار کو بٹنون سے) اونچا رکھو کیونکہ اسمین پرہیزگاری اور پائداری زیادہ ہی دارقطنی نے انکا نام عُبیدہ بیان کیا ہی یہ اُنھون نے کچھ نکیا اور یہ بھی کہا ہی کہ انکو ابن خلف یا ابن خالد کہنا غلط ہی بخاری نے اور رشید ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے نقل کر کے انکا نام عابیدہ بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی مگر بعض لوگون نے انکو عبید ہی بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ پہلے گذر چکا ہی۔

(سیدنا) عُبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن جبیر۔ عمرو بن کعب بن بہزاد کے اولاد سے تھے بنی عصینہ جو انصار کے حلیف تھے اُنکے یہ حلیف تھے یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عُبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی جہنی ہین بعض نے کہا ہی کہ جعفی ہین۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے روایت کی ہی کہ مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے اُنھون نے اپنے دادا عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا نبی اللہ میرے اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجئے آپنے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبیدہ تم لوگون پر جب کوئی تنگی پیش آویگی اللہ تعالیٰ اُسکو دور کریگا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہی اُنھون نے بشر بن محمد بن طفیل سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبیدہ بن صیفی سے نقل کر کے روایت کی ہی کہ عبیدہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوٰۃ آپ کے خدمتمین پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے دعا فرمائے سکے بعد مثل گذشتہ روایت کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگون نے انکو ابن قیس سلمانی کہا ہی۔ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہی انکی کنیت ابو مسلم تھی اور بعض نے کہا ہی کہ انکی کنیت ابو عمرو تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہین عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اُنھون نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی اور حضرت عمر سے روایت کی ہی (رضی اللہ عنہم) ابن سیرین نے انسے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پیشتر ایمان لایا تھا اور مینے نماز پڑھنا شروع کر دی تھی مگر آپسے ملاقات نہوئی انکا شمار اکابر تابعین مین ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔ انکی حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمر بن جریر سے روایت کی ہی۔ انکا ذکر عبدہ کے نام مین گذر چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہین انکی کنیت ابوحارث تھی بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابومعاویہ تھی۔ انکی اور اِن کے دونون بھائیون کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ہین ثقفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم بن ارقم کے مکان مین تشریف لیجانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد اور عبداللہ بن ارقم مخزومی اور عثمان بن مظعون ایک ہی وقت مین اسلام لائے تھے۔ انھون نے اپنے دونون بھائیون طفیل بن حارث اور حصین بن حارث اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کیساتھ مدینہ کیطرف ہجرت کی تھی۔ اور عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اُترے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان انکی بڑی قدر و منزلت تھی۔ ہمکو ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ودان سے واپس آکر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیع الاول سنہ ۱ ہجری کے مدینہ مین (بغیر جہاد) قیام کیا بعد اسکے آپنے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ مہاجرین سوارون کے ساتھ (جہاد کے لئے) روانہ کیا ان سوارون مین کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ثنیۃ[1] المرہ مین پہونچکر عبیدہ کا مقابلہ مشرکون سے ہوا مشرکون کے سردار ابوسفیان بن حرب تھے (اس معرکہ مین) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا ہی وہ سعد بن مالک تھے یہ اسلام مین اول معرکہ تھا۔ پھر عبیدہ غزوۂ بدر مین شریک ہوئے۔ ابوجعفر نے کہا ہی کہ ہمسے یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا کہ پھر ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور لڑائی کے واسطے (اپنے مقابل مین) لوگون کو آواز دینا شروع کی (اُنکی آواز سنکر) تین جوان انصار (انکے مقابلہ کو) نکلے عتبہ وغیرہ نے اُنسے کہا تم کون لوگ ہو (انھون نے کہا کہ ہم انصاری گروہ سے ہین۔ اُنھون نے کہا تم سے ہمین کچھ مطلب نہین ہی۔ پھر مشرکین کیطرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ اے محمد ہماری قوم والون مین سے ہمارے برابر والون کو بھیجیے آپنے (اُنکی یہ آواز سنکے) فرمایا اے حمزہ اُٹھو اے علی اُٹھو اے عبیدہ اُٹھو (جاؤ تو حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور) عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کرکے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے

[1] ثنیۃ المرہ بفتح اول وسوم وسکون دوم وکسر چہارم۔ مکہ مین اجیاد کے قریب ایک گھاٹی ہی ۱۲۔

Marfat.com

شیبہ سے مقابلہ کرکے اُسکو وہین مارڈالا۔ علی نے ولید سے مقابلہ کیا اور اُسکو وہین قتل کیا پھر دونون نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو مارڈالا۔ اُسکے بعد دونون نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو قتل کردیا پھر دونون عبیدہ کو اُٹھاکر اُنکے فرودگاہ مین لے آئے بعض لوگون نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین جو مسلمان شریک تھے عبیدہ اُن سب سے معمر تھے۔ (اس لڑائی مین) انکا پیر کٹ گیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ انھون نے کہا یا رسول اللہ اگر ابوطالب مجھکو دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے اس شعر کا عبیدہ مجھسے زیادہ حقدار ہی ؎ ونسلمہ حتی نصرع حولہ ونذہل عن ابنائنا والحلائل ؛ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفراء[1] مین وفات پائی بعض لوگون نے کہا ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تاربین[2] مین فروکش ہوئے تو آپکے اصحاب نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو (یہان پر) پاتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین یہانپر ابو معاویہ کی قبر ہی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ جب یہ شہید ہوے تھے تو انکی عمر ترسٹھ برس کی تھی یہ عبید میانہ قد اور خوبصورت شخص تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد ابو عمر نے کہا ہی کہ مینے صحابہ مین عبیدہ نام سوای عُبَیدہ بن حارث کے کسی کو نہین پایا لیکن دارقطنی نے موتلف و المختلف مین انکو عُبَیدہ بن خالد محاربی کہا ہی اور بعض لوگون نے انکو ابن خلف کہا ہی انکی حدیث اشعث بن ابی شعثا سے روایت کی گئی اُنھون نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے عبیدہ سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور شیبان نے کہا ہی کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہی ان دونون کے سوا دوسرون نے کہا ہی کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انکے عبیدہ نام ہونے مین تو کسی نے اختلاف نہین کیا ہان انکی حدیث کی سند اور انکے والد کے نام مین اختلاف ذکر کیا ہی ابن ابی حاتم نے انکو اپنے والد سے عبیدہ بفتح عین روایت کیا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ یہ ابن خالد ہین جو کچھ انکی نسبت ابن ابی حاتم نے کہا ہی وہی درست ہی ابن ماکولا نے انکے نام کو بضم عین و فتح عین دونون طرح سے بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ ابن خلف ہین یہ حال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کے تذکرے مین گذر چکا ہی۔ یہ تینون نام ایک ہی شخص کے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

[1] صفراء بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہی ۱۲

[2] ترجمہ ہم محمد کی حفاظت کرینگے یہان تک کہ ہم اُنکے گرد مقتول ہوکر گر جاہین ؛ اور ہم اپنے فرزندون اور عورتون کو بھی (انکے حمایت مین) فراموش کردینگے ۱۲

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کلابی ہین بعض نے انکا نام عبید ہی بیان کیا ہی ہمنے انکو عبیدا ور عبید کے نام مین صحیح طور سی بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ہمام بن معاویہ ہنے انکا نسب مرثدہ کے نام مین ذکر کیا ہی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو ابن کلبی نے بیان کیا ہی۔

باب العین مع التاء

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اُسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی ہین انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ بعض نے کہا ہی کہ ابو محمد تھی۔ زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ تھین یہ فتح مکہ کے دن مین ایمان لائے تھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ فتح کرکے حنین تشریف لیجانے لگے تو آپنے اُنکو مکہ کا عامل بنا دیا۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ نے حضرت معاذ کو مکہ مین ٹھیرا دیا تھا تاکہ وہان کے لوگونکو دینی مسائل سکھائین۔ اور محاصرۂ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنا دیا اور فرمایا کہ ای عتاب تم جانتے ہو کہ مینے تمکو کن لوگونپر عامل بنایا ہے اگر مین اُنکے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اُسی کو اُنپر عامل بناتا۔ جب اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ کا عامل بنایا تھا) تو انکی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر اُنھون نے لوگونکو حج کرایا یہ ۸ھ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکون نے اپنے قواعد کے موافق کیا۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ۹ھ ہجری مین حج کیا۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ اسلام مین سب سے پہلے جو شخص امیر حج بنایا گیا وہ ابو بکر صدیق تھے اور بعض نے کہا ہی (نہین) بلکہ عتاب (پہلے امیر) تھے واللہ اعلم اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت ابو بکر نے بھی انکو بدستور باقی رکھا یہانتک کہ اُنھون نے بھی وفات پائی۔ واقدی کا قول ہی کہ جسروز حضرت ابو بکر نے وفات پائی تھی اُسی دن انکی بھی وفات ہوئی۔ اسیطرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہی۔ مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہی کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مکہ مین آئی۔ یہ عتاب ایک باخبر شخص نیک اور بزرگ تھے باقی رہے انکے بھائی خالد بن اُسید تو اُنکی نسبت محمد بن اسحاق سراج نے عبد العزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کے اولاد سے تھے روایت کی ہی کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین داخل ہونے سے پیشتر وفات پائی تھی

ابن ابی عقرب نے عتاب بن اُسید سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے جس زمانے مین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھکو دو چادرین ایک مین سی ہوئی ملین تھین وہ دونون مینے اپنے غلام کیسان کو دیدین تھین کوئی یہ کہکر عتاب نے مجھسے کچھ لے لیا ہی میرے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درہم روزانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جسکو دو درہم روزانہ سیر نکر سکین اللہ اُسکا پیٹ نہ بھرے اور اُنسے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہی مگر اُن دونون نے انکو دیکھا تھا ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی مین صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد سجستانی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن سری نافط[1] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن منصور نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُنھون نے زہری سے اُنھون نے سعید بن مسیب سے اُنھون نے عتاب بن اسید سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی کہ انگور کا تخمینہ بھی درخت ہی مین کر لیا جائے جسطرح کہ خرمی کا کیا جاتا ہے اور انگور کی بھی زکوۃ جب وہ خشک ہو جاوے لیجاوے جسطرح کہ خرمے کی زکوۃ (اسوقت) لی جاتی ہے جبکہ وہ خشک ہو جاتا ہی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن قیس بن خالد بن مدلج یعنی ابو الحشرج بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہین۔ فتح مکہ کے زمانہ مین اسلام لائے تھے۔ اور وقعہ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے حشرج کی حا کو فتحہ اسکو ابن ماکولا اور دار قطنی نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن شمیر ضبی ہین صحابی تھے انسے اِنکے بیٹے مجمع نے روایت ہی۔ فضل بن دکین اور یحیی حمانی نے عبد الصمد بن حابر بن ہبیرہ ضبی سے اُنھون نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بوڑھا باپ ہی اور کئی بھائی مین اُنکے پاس جاتا ہون شاید وہ اسلام لے آوین پھر اُنکو آپکے پاس لاؤن آپنے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لاوین تو اُنکے لیئے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کرین تو کچھ پروا نہین) خود پھیل رہا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عمر بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی غزوہ بدر مین شریک تھے

[1] یعنی نفط فروش نفط ایک قسم کا روغن ہی جو کسی ولایت سے آتا تھا ۱۲

مگر ابن اسحاق نے انکو اہل بدر مین نہین لکھا دوسرون نے انکو اہل بدر مین ذکر کیا ہی۔ ہمکو خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے زہری کو محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے سنا اور محمود بن ربیع عتبان بن مالک سالمی سے نقل کرتے تھے کہ مین اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب بہیہ آتی تھی تو مجھے اُس نشیب کا پار اُترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان مین تھا (ایکمرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھپر اس نشیب کا اُترنا بہت مشکل ہوتا ہی پس اگر آپ مناسب سمجھین تو میرے گھر مین تشریف لائین اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دین تاکہ مین اُس مقام کو نماز کی جگہہ بنالون حضرت نے فرمایا مین ایسا کرونگا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے مینے آنکو خزیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان مین تشریف لائے تو بیٹھے نہین یہانتک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام مین چاہتے ہو کہ مین نماز پڑھون مینے وہ جگہہ بتادی جہان مین نماز پڑھا کرتا تھا۔ پس آپنے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکی یہ درخواست سوبہت تھی کہ یہ نابینا ہوگئے تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکی بینائی مین کچھ کمزوری تھی۔ ہمکو محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور سمسار اور ابو الفرج محمد بن عبدالرحمن بن ابی العز وغیرہم نے اپنی سندون کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے (امام) مالک نے ابن شہاب سے اُنھون نے محمود بن ربیع انصاری سے اُنھون نے عتبان بن مالک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اُنکی قوم اُنکو (نماز) مین امام بناتی تھی مگر وہ نابینا تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے عرض کیا یارسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہی کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور بہیہ (آئی ہوئی) ہوتی ہی اور میری یہ حالت ہی کہ مین نابینا شخص ہون پس آپ میرے مکان مین نماز پڑھ لیجئے تو مین اُسکو اپنا مصلے بنالون پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (میرے یہان) تشریف لائے اور فرمایا کہ کون سی جگہہ تم پسند کرتے ہو کہ مین وہان نماز پڑھون پس (مینے) اپنے گھر کی ایک جگہہ کو بتادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے انس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہی حضرت معاویہ کے زمانے مین عتبان کا انتقال ہوا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہین انکی کنیت ابو بصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہین یہ وہی ہین کہ جو صلح حدیبیہ مین کافرونکے پاس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف بھاگ آئے تھے پھر انکو قریش نے طلب کیا تاکہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف واپس کردین۔

Marfat.com

کیونکہ (اُس زمانمین) آپنے کفار قریش سے اسبات پر صلح کرلی تھی کہ جو شخص تمھاری طرف سے اِدھر آویگا وہ پھر تمھاری طرف لوٹا دیا جاویگا لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کو دو کافرونکی ہمراہی میں واپس کر دیا انھون نے اثنار راہ مین ایک کافر کو قتل کرڈالا اور دوسرا (یہ دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آیا اور ابوبصیر نے بھی آپکے پاس آکر عرض کیا یارسول اللہ آپ کا عہد پورا ہوگیا اور خدا نے آپ سے (وفای عہد کا بار) اُتار دیا مجھے اپنی ذات کو مشرکون سے بچایا تھا تا کہ مجھکو میرے دین کی بابت فتنے مین نہ ڈالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے مخاطب ہوکر) فرمایا اسکی ماں کی خرابی ہو یہ شخص (آتش) حرب کا روشن کرنے والا ہی اگر اُسکے پاس کچھ لوگ ہوتے (تو یہ بغیر لڑائی کئے ہوئے نہ مانتا اس گفتگو سے ابوبصیر سمجھ گئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو مشرکون کی طرف پھر واپس کر دینگے پس یہ سمندر کے کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکون کے پاس سے بھاگ کر آئے تھے انکے پاس جمع ہوگئے اور (ان انھون نے قریش کا ناک مین دم کر دیا اور اُنکے قافلہ لوٹ لئے (اور آدمی مار ڈالے) پس کفار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خط لکھا کہ ان لوگونکو آپ مدینہ مین بلا لیجئے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کے سوا ان سب کو مدینہ مین بلا لیا کیونکہ انکی وفات ہوچکی تھی ہم انشاء اللہ تعالی باب الکنیت مین ان کا حال یہان سے زیادہ بیان کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر (یہ ابجر کا نام خدرہ ہی یہ عتبہ انصاری خدری ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے یہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرانی ہین اوس کے خاندان کے حلیف تھے ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی شرکت بدر مین اختلاف کیا گیا ہی ابن اسحاق نے تو انکو بہرانی بیان کیا ہی مگر ابن کلبی نے انکو بہزی بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہین انکو مستغفری نے بیان کیا ہی اور اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان - ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص (والی مصر) کا انتقال ہو گیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ مین) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہان ایک سال حاکم رہے پھر اُنھون نے وہین مصر مین وفات پائی اور وہین دفن ہوئے انکی وفات ۴۴ھ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ۴۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی تھی - یہ نہایت فصیح خطیب تھے - بعض لوگون نے کہا ہی کہ انسے بڑھکر کوئی شخص (فصیح) خطبہ پڑھنے والا نہ تھا - اُنھون نے ایک روز مصر والونکے سامنے خطبہ پڑھا - کہ اے اہل مصر تمھاری زبانون پر حق کی تعریف کرنا آسان ہی مگر تم اُسکو (کبھی زبان پر بھی) نہین لاتے ہو - اور مدح باطل کی مدت بیان کی اور کہا تم اسکو کرتے ہین (تم) گدھے کے مانند (ہو) کہ کتابین لادتا ہی اُن کتابونکے بار سے بوجھل ہو جاتا ہی مگر اُنکا علم کچھ اُسکو نفع نہین دیتا اور مین تمھارے مرض کی دوا نکرونگا لیکن تلوار سے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلیگا اُسوقت تک تلوار نہ اُٹھاونگا اور جب تک درے سے تمھاری اصلاح ہو سکے اُسوقت تک کوڑا نہ اُٹھاونگا پس جو حقوق ہمارے تمپر خدا نے لازم کر دئے ہین اُنکو لازم سمجھو اور جو حقوق تمھارے ہمپر قائم کئے ہین انکو ہمسے پورا کراؤ - آج ہین بہت آسانی سے باتین کر رہا ہون کسیکو سزا نہین دیجائیگی مگر آج کے بعد (پھر زبانی) غصہ نکیا جاویگا (بلکہ عملی کارروائی کیجائیگی) والسلام - یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک تھے اور مقام دومۃ الجندل واقعہ حکمین مین بھی شریک تھے اور اس واقعہ مین اُنھون نے بڑا کارنمایان کیا ہی اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آگئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طویع - مازنی ہین - انکا ذکر صحابہ مین کیا تو گیا ہی مگر صحابی ہونا ثابت نہین ہی انسے ابن جریج نے یزید بن عبداللہ بن سفیان سے اُنھون نے عتبہ بن طویع مازنی سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے غلامونکے گروہ تم مین شر وہ ہی جو عرب (کی عورتون) سے نکاح کرے اور اے عرب تم مین وہ شخص بد ہی جو کہ غلامون مین نکاح کرے جب لوگون نے آنحضرت کا یہ کلام سُنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جسنے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپنے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہی - لوگون نے کہا ہان راضی ہی پس آپ نے اُسکو روا رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ - انکو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہی کہ اگر ابن عائذ ہین (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد ہین کیونکہ حدیثین دونونکی روایت کردہ

Marfat.com

ایک ہین خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہی۔ اور اسیطرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اُسکو حج اور عمرہ کرنے والیکا ثواب ملیگا۔ اسکو ابو عامر الہانی نے ابو امامہ اور عتبہ بن عبید سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سُلمی ہین یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی مگر ابو موسیٰ نے کہا کہ انکا نسب اسطرح ہی عتبہ بن عبد اللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہین غزوہ بدر مین شریک تھے اسکو ابو موسیٰ نے ابن اسحاق سے روایت کرکے نقل تو کیا ہی۔ مگر اُنکے نسب مین صخر اور خنسا، اور سنان تین پشتونکو ساقط کردیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہین لیکن بنی خنسا کو نسب مین نہین ذکر کیا ہی تاکہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہی مین انکا نسب صحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کرچکا ہون واللہ اعلم اور جو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی وہ وہی ہی جو ہمسے عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکیر تک پونہچاکر ابن اسحاق سے ان لوگونکے نام مین جو غزوہ بدر مین شریک تھے روایت کی ہی کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنسا یہ شریک بدر تھے یونس کے علاوہ اور لوگون نے بھی ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابو موسیٰ نے نسب سے اُسکو ساقط کردیا ہی جسکو ہم (اول) ذکر کرچکے ہین۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسماعیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے اُنھون نے عبد اللہ بن ناشج سے اُنھون نے عتبہ بن عبد اللہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دو شخصون کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کررہے تھے گذر ہوا اور آپس مین دونون قسمین کھا رہے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم برکت کو دور کرتی ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور شاید یہ وہ عتبہ ہین جنکا ذکر اس بیان کے بعد آویگا اور وہ عتبہ بن عبید سلمی ہین ابو نعیم نے انکے بیان مین ذکر کیا ہی کہ عبد اللہ بن ناشج اُن سے روایت کرتے ہین بعض راویون نے انکے والد کو عبد اللہ اور بعض نے عبد کہا ہی اس قسم کا اختلاف راویون مین بہت ہوا کرتا ہی واللہ اعلم

Marfat.com

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد ثمالی انکی روایت کردہ احدیث ایہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین سمات پر قسم کھاون تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت مین داخل ہونگے وہ پورے بیس بھی نہونگے منجملہ انکے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ اور مریم بنت عمران علیہم السلام ہونگے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ مینے یعقوب بن سفیان کی تاریخ مین اسیطرح پایا ہی اور شیخ عبد اللہ بن عبد الرحیم انکو پہلے ذکر کرچکے ہین

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد سلمی ہین انکی کنیت ابو الولید تھی اور نام عتلہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ نام رکھا یہ حمص مین رہتے تھے انکی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبد اللہ بن نابح اور عقیل بن مدرک اور حبیب بن عبد الرحبی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے اُنھون نے شریح بن عبید سے روایت کی ہی کہ عتبہ بن عبد سلمی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص انکی خدمت مین حاضر ہوتا اور اُسکا نام انکو پسند نہ آتا تو آپ اُس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپکے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص آئے تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم مین سب سے بڑے عباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپ سے بیعت کی ہمکو ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے اُنھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ عتبہ کہتے تھے عباض مجھسے بہتر ہین اور عباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھسے بہتر ہین کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھسے ایک برس پیشتر پونہچے تھے ہمکو ابو محمد دمشقی نے ام المجتبیٰ فاطمہ کے خط سے نقل کرکے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے ام مجتبیٰ یعنی فاطمہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتی تھین ہمکو ابراہیم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مندل بن علی نے ثویر بن یزید سے اُنھون نے نصر بن علقمہ سے اُنھون نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھوڑون کی پیشانیون کے بال نہ کترو کیونکہ انکی پیشانیون مین بھلائی وابستہ ہی اور انکی یالین نہ کترو کیونکہ یالین انکی ٹکلا اور ڑھے کی چیزین ہین اور نہ انکی دمین کترو وہ انکے پنکھے ہین یہ حدیث عبید بن عبد کے حال مین پہلے گذر چکی ہی مگر عتبہ صحیح اور عبید تصحیف ہی واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی یحییٰ بن عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کرکے

Marfat.com

روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایکمرتبہ بلایا مین اُسوقت اہبت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہو مین نے عرض کیا کہ عتبہ آپنے فرمایا بلکہ تمھارا نام عتبہ ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی یحیی بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقعہ قریظہ اور نضیر مین فرمایا جو اس قلعہ مین ایک تیر بھی داخل کریگا اُسکے واسطے جنت واجب ہو جائیگی مین نے جب یہ کلام سنا تو اُس قلعہ کے اندر تین تیر داخل کئے اسکو ابن ماکولا نے بیان کرکے کہا ہو کہ عبد الغنی نے عتبہ بیان کیا ہو مین کہتا ہون کہ اسیطرح (حدیث مین) قریظہ اور نضیر آیا ہی حالانکہ اُن دونون واقعون کا دن ایک دن نہین ہو کیونکہ واقعہ قریظہ کا زمانہ غزوہ خندق کے بعد ۵ھ ہجری مین ہو لیکن نضیر کو جلاوطن کرنے کا واقعہ ۴ھ ہجری مین ہوا تھا مگر ابو عمر نے عتبہ بن عبد اور عتبہ بن زید کو ایک ہی کہا ہو اسکے نسبت انشاء اللہ تعالی آگے بیان کیا جاویگا

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جروہ بن عدی بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج انصاری ہین یہ غزوہ احد مین شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح بن ذبحان رعینی پھر ذبحانی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ مین شریک تھے اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری ہین انشاء اللہ تعالی انکا نسب اِنکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا جاویگا ابن ابی داؤد نے کہا ہو کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان مین شریک تھے اور اسکے بعد تمام مشاہد مین شریک رہے عبد الرحمن بن سالم بن عبد الرحمن بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ نے اپنے والد سے اُنھون نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہین (انکو تمام عالم سے) منتخب کرکے تجویز کیا ہو اور اُن صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنادیا ہو جس شخص نے انکو بُرا کہا اُسپر اللہ اور تمام فرشتون اور تمام لوگونکی لعنت ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور

Marfat.com

بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان اور بعض نے (اسطرح نسب) بیان کیا ہی کہ غزوان بن حارث بن جابر ابن مندہ اور ابونعیم نے (اسطرح) بیان کیا ہی کہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن ان دونون نے انکے نسب سے زید اور عوف کو ساقط کر دیا ہی ابن مندہ نے (یہ بھی) کہا ہی کہ بعض نے بیان کیا ہی کہ غزوان بن ہلال بن عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوئی ہین اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ اسکو ابن ابی خیثمہ نے مصعب زبیری سے نقل کر کے بیان کیا ہی۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی بعض نے کہا ہی کہ ابو غزوان تھی اور بنی نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قدیم الاسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئے تھے انمین یہ ساتوین شخص تھے۔ اور اسی کو انھون نے اپنے خطبے مین بمقام بصرہ بیان کیا کہ مینے اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام مین ساتوان شخص دیکھا (اور عسرت کیحالت یہ تھی کہ) ہمین کوئی غذا میسر نہ تھی سوا درختون کے پتون کے (جس سے) ہم لوگونکی باچھین زخمی ہو جاتی تھین (جب) انھون نے شہر حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس کے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے (اس زمانہ مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے یہ بھی وہین رہنے لگے یہان تک کہ انھون نے مقداد کے ساتھ مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کی یہ دونون شخص اول اسلام لانیوالے لوگونمین سے ہین۔ اور یہ دونون کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے تھے تاکہ (انکی معیت مین) مدینہ پہنچ جائین کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جسکا سردار عکرمہ بن ابی جہل تھا (یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے اثناء راہ مین انکو مسلمانونکا ایک چھوٹا سا لشکر جسکے سردار عبید بن حارث تھے۔ مقداد اور عتبہ مسلمانون مین (جا کر) ملگئے۔ اسکے بعد عتبہ غزوہ بدر اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روانہ کیا تو فرمایا ابلہ والون سے جو ملک فارس مین ایک موضع ہی جہاد کرین جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روانہ کیا تو فرمایا کہ تم اور تمھارے ہمراہی یہان سے برابر چلے جاؤ یہانتک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہونچ جاؤ بس وہان قیام کر دینا۔ اللہ کی برکت اور یمن کے ساتھ چلے جاؤ اور جہانتک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے مقابلہ پر جا رہے ہو مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی انپر تمھاری مدد کریگا اور مینے علاء بن حضرمی کو لکھدیا ہی کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو تمھاری مدد کے لئے بھیجدین وہ دشمن سے لڑنے مین بڑے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہین پس تم ان سے مشورہ لیا کرنا اور (فتحیاب ہونیکے بعد وہان کے لوگونکو) اللہ کیطرف بلانا جو شخص تمھاری بات مان لے اسکا اسلام قبول کر لینا اور جو شخص نہ مانے اسپر جزیہ مقرر کرنا جسکو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کرے اور

ف ابلہ بضم ب و بای و فتح لام بصرے مین ایک مقام ہی اور ایک قبیلہ کا بھی نام ہی ۱۲

جواسکو بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا ہان بچون بوڑھون اور عورتونکو نہ مارنا اور مسلمانون کو جہاد کی ترغیب دیتے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اپنے پروردگار (عزوجل) سے مدد مانگتے رہنا چنانچہ عتبہ روانہ ہوگئے اور اُنھون نے مقام ابلہ کو فتح کرکے بصرہ کو اپنے لئے مخصوص کرلیا یہ پہلے شخص ہین جنھون نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انھون نے مجن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ اُنھون نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اُسکو نرکل سے چھت پاٹکر تیار کیا پھر عتبہ حج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو وہان خلیفہ کر دیا اور اُنکو فرات کیطرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کرین جب عتبہ حضرت عمر کے پاس پہونچے تو اُنھون نے بصرہ کی حکومت کا استعفا دیا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور نکیا تو اُنھون نے دعا کی اے اللہ بصرہ مین اب مجھکو نہ بھیج (یہ دعا اُنکی مقبول ہوگئی) یہ اپنے اونٹ سے گر پڑے (اسی صدمہ مین) انکا ۱۷ھ ہجری مین انتقال ہوگیا (یہ واقعہ اُسوقت ہوا جبکہ) یہ مکہ سے لوٹ کر بصرہ کیطرف جا رہے تھے اور اس مقام پر پہونچگئے تھے جسکو لوگ معدن بنی سلیم کہتے تھے اسکو ابن سعد نے بیان کیا ہی مدائنی نے کہا ہی کہ ۱۷ھ ہجری مین مقام زبدہ مین انکا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے کہا ہی کہ ۱۸ھ ہجری مین انکی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے ہمکو عبدالوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے اُنھون نے خالد بن عمیر سے اُنھون نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عتبہ بن غزوان کو کہتے ہوے سُنا کہ مینے اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اسلام) مین ساتوان شخص دیکھا ہی ہمارے پاس کیلے کے پتے کے سوا کچھ کھانیکو نہ تھا (اُسی کو کھاتے تھے) یہانتک کہ ہمارا منھ زخمی ہوجاتا تھا۔ عتبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہان مال تھا اُسکو لوٹ لیا تھا اور اُنکی عورتون اور اولاد کو قید کرلیا تھا اور جن لوگونکو اُنھون نے گرفتار کیا تھا اُنمین یسار یعنی ابوالحسن بصری اور ارطبان جد عبداللہ بن عون بن ارطبان وغیرہم بھی تھے ہمکو یحیٰی بن مسعود بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ازہر بن حمید یعنی ابوالحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ایوب سختیانی نے حمید بن ہلال سے اُنھون نے خالد بن عمیر سے نقل کرکے بیان کیا کہ عتبہ بن غزوان نے جو بصرے کے سردار تھے (ایکمرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ مین کہا دار ہوکر خبردار ہوجاؤ کہ دنیا بہت جلدی بھر جاوینگی اور اس مین سے کچھ بھی باقی نرہیگا سوا پس خوردہ کے جیسا کہ برتن مین بچا ہو کوئی شخص تم مین سے چھوڑدیگا تم لوگ دنیا سے ضروری منتقل ہوجاؤگے پس جب تم منتقل ہوئے تو نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا مین تمھارے سامنے ہی ہمسے بیان کیا گیا ہی کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے ڈالا جاویگا وہ ستر برس تک دوزخ مین گرتا رہیگا مگر

Marfat.com

اُسکے قبر تک نہ پونچیگا اور خدا کی قسم وہ دفن (باوجود اس قصر کے) بھری جائیگی اور مجھسے یہ بھی کہا گیا ہی کہ جنت کے کواڑون مین سے دو کواڑون کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور خدا کی قسم اُسپر بھی ایک دن آویگا کہ وہ بھی آدمیون سے پُر ہوگی اور مین اللہ سے پناہ مانگتا ہون کہ اپنے آپ کو تو مین بڑا سمجھون اور لوگونکی نظر مین حقیر سمجھا جاؤن اور تم لوگ میرے بعد تجارون کا تجربہ کروگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فرقد بن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ بن ربیعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم سُلمی ہین انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ کلبی نے کہا ہو کہ فرقد ہی کا نام یربوع ہی۔ انکی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھین یہ صحابی تھے اور صاحب رایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ عتبہ ابن فرقد سلمی بنی مازن کے خاندان سے تھے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو جہاد کئے تھے ہمکو ابو منصور بن مکارم بن سعد مودب نے اپنی سند کو ابو زکریا یحیی بن یزید بن ایاس ازدی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد غزوۂ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (راوی نے) کہا کہ خیبر (لوگونمین) تقسیم کردیا گیا تو اُنکو اُسمین سے ایک حصہ ملا اُنھون نے اس حصہ کو ایکسال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے اور مامون کے لئے ایکسال کیواسطے (معین) کردیا۔ پس بنو سلیم ایکسال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایکسال اُنکے مامون آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے ہشیم نے کہا ہی کہ حصین اور عتبہ کے درمیان قرابت تھی عتبہ بعض فتوح عراق پر حضرت عمر بن خطاب کیطرف سے سردار تھے ہمکو یحیی بن محمود اور عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سندون کے ساتھ ابو الحجاج یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا ہی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم احول نے ابو عثمان سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربیجان مین تھے کہ ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا ای عتبہ بن فرقد (یہ مال) نہ تو تمھاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہی نہ تمھارے والد کی کوشش سے (تمکو ملا ہی) اور نہ تمھاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہونچا) ہی پس مسلمانون کو اُنکی منزلون مین اُسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل میں سیر ہوتے ہو یعنی جسطرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اُسیطرح بفراغت سب مسلمانونکی بسر ہونی چاہئے) اور تم امیر المؤمنین عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچاکر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد نے حصین سے

Marfat.com

انھون نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ عتبہ کی ہم تین بیبیان تھے ہر ایک ہمین سے چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والیون سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کیوجہ سے پہچان لیے جاتے تھے (ایکدن) ہم سب نے اسکا سبب پوچھا تو انھون نے کہا کہ (ایکمرتبہ مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پتی کے مرض مین مبتلا ہوگیا مینے اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپنے مجھکو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اپنا لعاب دہن لیکر اُسے میری پیٹھ اور پیٹ پر ملدیا اُسیوقت سے یہ بیمثل خوشبو میرے جسم مین پیدا ہوگئی ہے) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے انکی زوجہ ام عاصم نے روایت کی ہے یہ کوفہ مین رہتے ہین ام عاصم سے انکی اولاد باقی رہی تھی جنکو فرقدہ کہتے ہین - ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ مدتون فرقد حضرت عمر کی طرف سے موصل کے حاکم رہتے اور بعض روایات مین ہے کہ انھون نے موصل کو فتح کیا تھا - (اور راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ انھون نے (وہین) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی - راوی نے) کہا ہے ہمکو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو خلیفہ بن خیاط سے نقل کرکے خبر ملی وہ کہتے تھے ہمسے عالم بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عیاض بن غنم کو روانہ کیا پس انھون نے موصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قطعون مین سے ایک قطعہ کا سردار بنادیا - اور انھون نے سوای حصن کے کل شہر و نکو بزور شمشیر فتح کیا تھا کیونکہ حصن والون نے اسسے وہین پر صلح کرلی تھی یہ صلح ۱۶ھ مین ہوئی تھی - (راوی نے کہا ہے کہ) ہمکو ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو محمد بن یزید نے سری بن یحیی سے انھون نے شعیب سے انھون نے سیف بن عمر سے انھون نے محمد اور طلحہ اور ہلب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے موصل کی لڑائی مین جو ۱۷ھ مین ہوئی تھی ربعی بن افکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے قول مین ہے کہ حرب اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے - اس سے پہلے یہ تمام کام عبداللہ بن معتم کے سپرد تھا - ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے اسکو مین صحیح نہین سمجھتا کیونکہ انکے نسب مین سلیم تک کوئی مازن نہین ہے کہ اُسکی طرف یہ منسوب کئے جاتے شاید ابن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آگیا یا اُس کتاب سے نقل کیا ہے جسمین غلطی اور اسقاط ہو یا ابن مندہ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو کہ جسکو ہم نہین جانتے واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لہب ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا - عبدالمطلب کا بیٹا تھا - یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے - انکی والدہ ام جمیل حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی حمالۃ الحطب[1] ہی تھی عتبہ اور

[1] یعنی سورہ تبت یدا میں جس عورت کو حمالۃ الحطب فرمایا ہے وہی تھی حمالۃ الحطب کے معنی لکڑی اٹھانے والی ہیں قول صحیح یہ لقب اس عورت کو اس وجہ سے دیا گیا تھا کہ وہ

Marfat.com

انکے بھائی معتب فتح مکہ مین ایمان لائے تھے یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے خوف) سے (مکہ چھوڑکر) بھاگ گئے تھے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب کو جو ان دونون کے چچا تھے انکے پاس بھیجا چنانچہ حضرت عباس دونوکو لے آئے اور دونون اسلام بھی لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام لانے سے خوش ہوئے یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین مین شریک تھے اور اُسدن یہ اُن لوگون مین تھے جو ثابت قدم رہے اور نہین بھاگے اور غزوۂ طائف مین بھی شریک تھے یہ دونون مکے سے کبھی نہین نکلے اور مدینہ مین نہین آئے ان دونون نے اپنی اولاد چھوڑی تھی زبیر ابن بکار نے کہا ہی کہ عتبہ و معتب جو ابولہب کے بیٹے تھے غزوۂ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ دونون ثابت قدم لوگون مین سے تھے مکہ ہی مین رہتے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی اور ابوموسیٰ نے کہا ہی کہ بشرطیکہ یہ ثابت ہوجائے مگر مین ایسا نہین سمجھتا اور زبیر کا قول خود ہی انکے کلام کو رد کرتا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ہذلی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی عبداللہ بن مسعود کے تذکرہ مین گذر چکا ہی انکی کنیت ابوعبداللہ تھی انھون نے اپنے بھائی عبداللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوبارہ ہجرت کی تھی اور مدینے مین بھی آئے تھے غزوہ احد اور اُسکے بعد کے کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہی کہ ہمارے نزدیک عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ مسائل دینی کو جانتے تھے لیکن یہ بہت جلد انتقال کرگئے تھے۔ زہری سے یہ بھی منقول ہی کہ عبداللہ اپنے بھائی سے زیادہ قدیم الصحبت اور قدیم الہجرت نہ تھے لیکن وہ عبداللہ سے پہلے انتقال کرگئے عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے تھے جب عبداللہ بن عتبہ کا انتقال ہوا تو اُنکے بھائی عبداللہ اُنکو رونے لگے بعض لوگون نے اُن سے کہا کہ کیا تم روتے ہو اُنھون نے کہا کہ (ہمین تعجب ہی کیا عتبہ) میرے بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان میرے ساتھی تھے اور سوا عمر بن خطابؓ کے سب لوگون سے مجھکو زیادہ محبوب تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ عتبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت مین وفات پائی تھی۔ جیسا کہ کہا گیا ہی اور وہ جو کہ قاسم بن عبدالرحمن سے روایت کیگئی ہی کہ عتبہ نے ۴۴ھ مین وفات پائی تھی تو اس بنا پر ان کا انتقال اپنے بھائی کے بعد ہوگا نہ کہ پہلے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مدرسلمی ہین۔ شام مین رہتے تھے آپنے علی بن رباح اور خالد بن معدان نے روایت کی ہی ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہونچاکر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے ہمسے بقیہ نے

Marfat.com

مسلمہ بن علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ایوب نے حارث بن یزید حضرمی سے اُنھون نے علی بن رباح سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عتبہ بن ندر صحابی کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایکدن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپنے سورۂ طسم پڑھی یہانتک کہ حضرت موسیٰؑ کے بیان تک پونچے (پھر) فرمایا کہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء وسلم نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور پیٹ بھرنے کیواسطے آٹھ برس مزدوری کی تھی یا فرمایا کہ دس برس اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی۔ ابو عمر نے کہا کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد سلمی ہین صحابی تھے انکا نام عتلہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو بدلکر عتبہ رکھا محمد بن قاسم طائی نے یحییٰ بن عتبہ بن عبد سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی مینے عرض کیا عتلہ آپنے فرمایا (عتلہ نہین بلکہ) عتبہ (تمھارا نام ہی) بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام نشبہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عتبہ ہو ابو عمر نے کہا ہی کہ عتبہ بن عبد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر مین شریک تھے انکی کنیت ابو الولید تھی بعہد ولید بن عبد الملک ۸۷ھ مین انکی وفات ہوئی تھی اور اِن کی عمر چورانوے سال کی تھی۔ اہل شام مین ان کا شمار تھا۔ اِنسے اہل شام کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہی اُنمین سے خالد بن معدان اور عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور کثیر بن مرہ اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور علی بن رباح ہین واقدی نے کہا ہی کہ عتبہ بن عبد کی وفات ان تمام اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی تھی جو شام مین رہتے تھے ابو عمر نے (یہ بھی) کہا ہی کہ بعض لوگون نے کہا ہی کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد کے سوا دوسرے شخص ہین مگر یہ صحیح نہین ہی صحیح وہی ہی جسکو ہمنے ذکر کیا (یعنی) ان دونون کے سلمی ہونے مین کسی نے اختلاف نہین کیا۔ خالد بن معدان نے ان دونون سے روایت کی ہی۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہی کہ عتبہ بن ندر شامی ہین ان سے خالد بن معدان اور علی بن رباح نے روایت کی ہی اور دوسرے باب مین اُنھون انکو عتبہ بن عبد سلمی ابو الولید شامی بیان کیا ہی ان سے خالد بن معدان اور عبد الرحمن بن عمرو سلمی نے روایت کی ہے اور عبد الرحمن بن ابی حاتم نے کہا ہی کہ ان سے کثیر بن مرہ اور لقمان بن عامر اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور عبد اللہ بن حائذ اور حبیب بن عبید اور شرحبیل بن شفعد اور عبد الرحمن بن ابی عوف اور انکے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے یہ سب اُنھون نے عتبہ بن عبد کے نام مین ذکر کیا ہی اور اُنھون نے عتبہ بن ندر کے نام مین سوای دو راویون کے جنھون نے اُنسے روایت کی ہی کہ وہ خالد بن معدان اور علی بن رباح ہین اور کسی کو نہین ذکر کیا اور اسمین (بھی) کلام ہے اسلئے کہ میرے نزدیک صحیح وہی ہے جو مینے ذکر کیا ہی یہ تمام قول ابو عمر کا ہی وہ اسطرف مائل ہین کہ ابن ندر اور ابن عبد دونون ایک ہی شخص ہین واللہ اعلم

Marfat.com

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن سیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن سیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا بسم[1] اللہ الرحمن الرحیم اما بعد من محمد رسول اللہ الی زرعۃ بن ذی یزن (ذا) تاکم رسلی فامرکم بہم خیراً معاذ بن جبل وابن رواحہ ومالک بن عبادۃ وعتبہ بن سیار انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ اس بیان مین کلام ہی کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگون سے بعد فتح مکہ کے ۹ھ مین خط کتابت کی تھی اور عبداللہ بن رواحہ ۸ھ ہجری واقعہ موتہ مین شہید ہوچکے تھے واللہ اعلم۔

عتبہ

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک تھا۔ انکا نسب انکے بھائی سعد کے تذکرے مین گذر چکا ہی۔ انکا صحابہ مین ذکر کیا گیا ہی انسے انکے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا ہی ہے (یعنی اُسکو لے لینا) اسکو زہری نے عروہ سے اُنھون نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہی یہ ابن مندہ کا بیان تھا ابونعیم نے کہا ہی کہ انکو بعض متاخرین نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا بیٹا ہی (ابونعیم نے) کہا ہی کہ یہ وہ شخص ہین جنھون نے غزوہ اُحد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عبدرک کو زخمی کیا تھا اور آگے کو دانت شہید کئے تھے انکا اسلام لانا مجھکو معلوم نہین ہے انکو متقدمین نے صحابہ مین ذکر نہین کیا ہے بھی کہا گیا ہی کہ یہ کافر ہے معمر سے روایت ہی اُنھون نے عثمان جزری سے اُنھون نے مقسم سے نقل کیا ہی کہ عتبہ نے (جب) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے دانت شہید کئے تو آنحضرت نے اُنپر بد دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ اسکو ایکسال نہ گذرنے پائے کہ یہ کافر مرجائے پس انپر سے ایکسال نگذرا اور کافر ہی مرگئے یہ کلام ابونعیم کا تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ عتبہ ابن وقاص نے قریش مین ایک خون کیا تھا جسکی وجہ سے وہ (وہان سے) قبل ہجرت مدینے چلے گئے تھے۔ پس ان کا مکان اور مال بعوض خون کے لے لیا گیا تھا ان کی وفات حالت اسلام مین ہوئی تھی اُنھون نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث بن زہرہ تھین

[1] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد محمد رسول اللہ کیطرف سے زرعہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمھارے پاس میرے قاصد پہنچین تو مین تمکو اُنکے ساتھ نیک سلوک کرنے کو حکم دیتا ہون (میرے قاصدون کے نام یہ ہین) معاذ بن جبل ابن واثلہ مالک بن عبادہ عتبہ بن سیار ۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے شخص ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی انھون نے انکے اور دوسرون کے درمیان فرق ظاہر کیا ہی اور انکی حدیث ہی کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپنے فرمایا کہ میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھین اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عتریس (رضی اللہ عنہ)

ابن عرقوب۔ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انھین مین یہ بھی مذکور ہین۔ انسے طارق بن شہاب نے روایت کی ہی یہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردون مین سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہین ہے انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ بلوی النسب ہین پھر انصاری کے حلیف ہو گئے تھے۔ حسن نے ابن ابی ثعلبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپکے پیچھے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا سبحانک[1] اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ہون اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصار سے تھا عتیبہ انکا نام تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے قدرت مین میری جان ہی۔ تیرے مُنہ سے یہ کلمات ختم بھی نہونے پائے تھے کہ مینے گیارہ فرشتون کو دیکھا کہ وہ لکھنے مین سبقت کرتے ہین کہ کون لکھ لے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتیر (رضی اللہ عنہ)

بدری ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی ان سے سلیمان بن عبدالرحمن ازدی نے روایت کی ہی مستغفری نے ان کا نام عثیر بیان کیا ہی مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی عتیر عذری ہین جنکو ہم بیان کرینگے یا دوسرے شخص ہین

(سیدنا) عتیر (رضی اللہ عنہ)

عذری ہین۔ ابو موسیٰ نے کہا ہی کہ انکی نسبت ابو زکریا نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہی حالانکہ انکے دادا نے انکا

[1] ترجمہ پاکی بیان کرتا ہون تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ شہادت دیتا ہون کوئی معبود تیرے سوا نہین ہی تیرا کوئی شریک نہین ہی مینے گناہ کیا ہی اور اپنی جان پر ظلم کیا ہی پس تو مجھے بخشدے اور مجھپر رحم کر اور میری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان ہی ۱۲

Marfat.com

ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ عمس (انکا نام) ہی اور بعض نے کہا ہی کہ دونون نام ہین اور برذعی نے انکو عش کہا ہی اسیطرح عثامہ بن قیس کی بابت بعض لوگون نے عسامہ کہا ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی ابو احمد نے انکے نام کو عثیر کو کہا ہے اور انکی یہ حدیث روایت کی ہی کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے الخ ابو احمد نے اِن دونون کو ایک سمجھا ہے۔

(سیدنا) عتیق (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہمنے انکا حال اِنکے بیٹے حارث کے نام مین ذکر کیا ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عتیقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری ہین مکحول نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ ایک روز ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ یکایک عتیقہ بن حارث آئے اور کہا کہ اسوقت مجھے اچھا موقع ملا ہی چاہتا ہون کہ آپسے چند باتین پوچھون آپنے فرمایا جو چاہے پوچھو اُنھون نے کہا یا رسول اللہ جو شخص اپنی گردن مین فی سبیل اللہ تلوار لٹکاوے (یعنی جہاد کرے) تو اُسکو کیا (ثواب) ہی آپ نے فرمایا کہ اُسکے واسطے جنت کے ہاردون مین سے ایک ہار ہوگا (جو) موتی اور یاقوت اور زبرجد کا ہوگا۔ پھر اُنھون نے کہا یا رسول اللہ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ پاؤن اور رکاب کے درمیان مین رکھا اُسکے واسطے (قیامت مین) کیا ہوگا آپنے فرمایا اُسکے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جاویگا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکاوے اُسکے واسطے (قیامت کے دن) کیا ہوگا آپنے فرمایا اُسکے واسطے جنت کی چادرون مین سے ایک سبز چادر ہوگی اور جہاد فی سبیل اللہ عزوجل کی فضیلت مین ایک بڑی حدیث بیان کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عتیقہ (رضی اللہ عنہ)

انسے عبداللہ بن صفوان نے روایت کی ہی اور انکی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہین ہی بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہین بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عتیک (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان یہ ابوہیثم بن تیہان کے بھائی تھے انصاری اوسی اشہلی ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا نام عتیک بیان کیا ہی اور میرے نسخہ مین عتید ہی اور وہ زہری اور ابن اسحاق سے روایت کیا گیا ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ ان کا نام عتیک بن تیہان ہی اور انکا نام عتید بھی بیان کیا جاتا ہی اور ابوعمر نے یہ بھی کہا ہی کہ

اسنے اسکو بھی ذکر کیا ہی جسنے عبید کے نام مین کہا ہی کہ وہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوے بعض نے کہا ہی کہ صفین مین شہید ہوے ابن ہشام نے کہا ہی کہ یہ تیمان کے جلتے ہین اور یہ تیمان بھی کہے جاتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتیک (رضی اللہ عنہ)

بن قیس بن عبشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی انسے انکے بیٹے جابر نے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہی۔ کہ آپنے فرمایا ایک غیرت وہ ہی کہ اُسکو اللہ پسند کرتا ہی اور ایک غیرت وہ ہی جسکو اللہ ناپسند کرتا ہی۔ اور ایک تکبر وہ ہی کہ اسکو اللہ پسند کرتا ہی اور ایک تکبر وہ ہی کہ اللہ اسکو ناپسند کرتا ہی پس وہ غیرت کہ جسکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہی وہ غیرت ہی کہ جو مقام شک مین ہوتی ہی اور وہ غیرت کہ جسکو اللہ ناپسند کرتا ہی وہ ہی جو غیر شک مین ہوتی ہی اور وہ تکبر جسکو اللہ پسند کرتا ہی وہ ہی کہ انسان لڑائی کیوقت بطور رجز کے کرتا ہی اور وہ تکبر جسکو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہی وہ تکبر ہی جو ناحق فسق و فجور مین ہوتا ہی۔ اسکو بہت لوگون نے جابر بن عتیک سے اُنھون نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہی اور یہ بہت صحیح ہی ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی

باب العین والسین

(سیدنا) عمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بعض نے ان کا نام عسامہ بیان کیا ہی ابو بشیر بن عمامہ بن قیس انصاری سے روایت کی ہی یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین ایکدن روزہ رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کردیگا۔ عبد اللہ بن سفیان نے کہا ہی کہ مین تمسے وہی بیان کرتا ہون جو مینے سُنا ہی عمامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک کرنیکے حقدار ہین اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم کرے کہ وہ کن شدید کیطرف پناہ ڈھونڈھتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

---

(۱) شاید ہی بعض آیت قرآنی کیطرف کہ حضرت ابراہیم نے ایکمرتبہ عرض کیا تھا کہ ای میرے پروردگار مجھے دکھادے کہ تو مُردون کو کسطرح زندہ کرتا ہی اللہ نے فرمایا کیا تم نہین لائے حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ ایمان تو لایا ہون مگر اطمینان قلب چاہتا ہون شک کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ورنہ انبیاء علیہم السلام شک شبہ سے پاک ہوتے ہین (۲) شاید قصہ یہ ہو کہ حضرت لوط کے یہان فرشتے بشکل انسان مہمان بنکر آئے قوم کو جب خبر ہوئی تو وہ لوگ ان مہمانون کو اپنی خصومت کے دفع مانگنے کو آئے حضرت لوط اسوقت بہت پریشان ہوے اور پریشانی مین انکی زبان سے نکل گیا کہ کاش میرا کوئی رکن شدید یعنی مضبوط سہارا ہوتا جسمین اسکی پناہ لیتا یعنی ایک پیغمبر کی زبان سے خدا تعالیٰ کو ناخوش آیا اور عتاب ہوا کہ لوط نے ہمسے زیادہ تمسک کسی رکن کا کیا

Marfat.com

(سیدنا) عثمم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعہ جنہی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قدیم آئے تھے (پہلے) انکا نام عبدالعزیٰ تھا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلدیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم مخزومی ہین۔ ہمکو ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمر بن ضحاک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عطاف بن خالد مخزومی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ مین (ایکروز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین حاضر ہوا آپنے مجھسے فرمایا کہ کہان (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو مینے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہان جاتے ہو مینے کہا نہین لیکن یارسول اللہ میرا ارادہ ہی کہ یہان نماز پڑھون آپنے فرمایا کہ اِس مسجد مین ایک نماز ہزار نمازون سے بہتر ہی پھر بیت المقدس کا کوئی کیون ارادہ کرے اسکو ابن عفیر نے عطاف بن خالد مخزومی سے اُنھون نے عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے اُنھون نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہی اور ابن ابی عاصم نے بھی ایک حدیث روایت کی ہی اور کہا ہی (کہ یہ حدیث) عبداللہ بن عثمان بن ارقم سے مروی ہی اُنھون نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہی ہمکو یحییٰ بن مسعود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہونچاکر اس حدیث کی اجازت دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عطاف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کرکے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھین کے گھر مین جو مقام صفا مین تھا تشریف فرما ہوے تھے ارقم کے نام مین اسکا بیان ہوچکا ہی جو اسکی تائید کرتا ہی اور یہی صحیح ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارزق ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہی کہ (ایکمرتبہ) عثمان بن ارزق ہم لوگونکے پاس جمعہ کے دن مسجد مین آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس اُنھون نے آگے آنے مین کمی کی اور وہین مسجد مین بیٹھ گئے ہم لوگون نے اُنسے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگون تک پہونچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا اُنھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہی کہ خروج امام کے بعد (یعنی امام جب مسجد مین اپنی جگہ پر پہونچ جاوے) جو شخص آدمیون کو نانگھے پھاندے یا آدمیون کے مین تفرقہ ڈالدے (یعنی اُنکے درمیان بیٹھ جاوے) وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو دوزخ

ہین اپنی انتر یلونکو کھینچے انکا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف انصاری اوسی ہین - انکا نسب انکے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے مین بیان ہوچکا ہی - انکی کنیت ابوعمر تھی بعض لوگ کہتے ہین کہ ابوعبداللہ تھی یہ احد اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک عراق کی پیمائش کرنے پر مقرر کیا تھا اُنھون نے وہانکی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمین کی پیمائش کی اور اُسپر خراج مقرر کیا اور انکو حضرت علی نے بصرہ پر عامل بنا دیا تھا چنانچہ یہ وہان عامل رہے یہانتک کہ حضرت طلحہ و زبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل مین وہان پہونچے تو اُنھون نے انکو بصرہ سے نکالدیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرے مین آئے اور جنگ جمل شروع ہوئی جب حضرت علی نے لوگونپر فتح پائی تو عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کردیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ مین سکونت اختیار کرلی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے انسے انکے بھتیجے ہوا ہ بن سہل اور انکے بیٹے عبدالرحمن اور ہانی بن معاویہ صدفی نے روایت کی ہی ہمکو ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے ابوجعفر سے اُنھون نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے اُنھون نے عثمان بن حنیف سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو اچھا کردے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کردون اور چاہے صبر کرو ہی تیرے لئے بہتر ہی اس نے کہا کہ دعا کیجئے (راوی نے کہا) کہ آپنے اُسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے اللھم[1] انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضیٰ لی اللھم فشفعہ فی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اہیان بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی ہین یہ مہاجرین حبشہ مین سے تھے اس کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی اور واقدی نے کہا ہی کہ انکے بیٹے نبیہ بن عثمان وہی ہین جنھون نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

[1] ترجمہ - اے اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون اور بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہون اے محمد مین آپکے وسیلہ سے اپنے پروردگار کیطرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کی ہی تاکہ میری یہ حاجت روا ہوجائے پس یا اللہ آنکی شفاعت میرے حق مین قبول کر ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن شماس بن لبید مخزومی مہاجری ہین - غزوہ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوئے اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور اُنھون نے یونس بن بکیر سے اُنھون نے ابن اسحاق سے ہجرت کے ذکر مین روایت کی ہی کہ پھر مصعب بن عمیر اور عثمان بن مظعون اور عثمان بن شماس بن شرید اور ایک گروہ جنکا اُنھون نے پتہ روایت مین نام بیان کیا ہی ہجرت کیواسطے نکلے اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عثمان بن شماس بن لبید اُنمین ہین جنکے حق مین اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کین ہین اور اُنکو اپنی کتاب مین یاد کیا ہی ابن مندہ نے شماس بن لبید کے نام مین ایسا ہی بیان کیا ہی اور جس شخص نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شماس بن شرید کہا ہی ابو نعیم کا بیان ہی اُسکی بہت بڑی غلطی ہی کیونکہ وہ عثمان بن شماس بن شرید مین جیسا کہ ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ان لوگونکے نام مین جو کہ مخزوم کی اولاد سے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے روایت کی ہی یہ چال شماس کے نام مین بیان ہوچکا ہی اور زبیر بن بکار نے انکا ذکر کرکے کہا ہی کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن عامر کے بیٹے شرید تھے اور شرید بن عامر کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شرید کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس یہی ہین یہ نہایت نیک ذات تھے اور مہاجر تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان کو سپر بنا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبد اللہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری حجبی ہین ام سعید انکی والدہ تھین اور وہ عمرو بن عوف کی اولاد مین سے تھین انکے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوۂ اُحد مین بحالت کفر قتل کیے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلے کیوقت قتل کیا تھا نیز واقعۂ اُحد مین مسافع اور جلاس اور حارث اور کلاب فرزندان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کیے گئے عاصم بن ثابت بن ابی افلح نے مسافع اور جلاس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کرآئے تھے (اثنار راہ مین) ان دونون نے عمرو بن عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آرہے تھے پس سب ساتھ ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین حاضر ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہمارے حوالے کردئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہین عثمان نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ مین رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوے آپنے انکو اور اُنکے بھتیجے شیبہ بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ شرفہ کی کنجی دیدی اور فرمایا کہ تم کنجی لو ہمیشہ اِسکے مالک ہو یہ کنجی تمسے وہی لیگا جو ظالم ہو گلہ عثمان مدینے مین رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وُہین رہے ۴۲ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی بعض لوگون نے کہا ہی کہ اجنادین کے واقعہ مین شہید ہوئے ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن مہدی اور حسین بن موسیٰ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عثمان بن طلحہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین تمھارے سامنے ہی دو رکعت نماز دونون ستونون کے درمیان مین پڑھی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عاص بن بشر بن عبد بن دہمان جحش نے عبد دہمان کہا ہی ابن عبداللہ بن ہمام بن ایان بن سیابن مالک بن حطیط بن خثیم بن ثقیف ثقفی ہین انکی کنیت ابو عبداللہ تھی یہ ثقیف کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر طائف کا عامل کردیا تھا ہمکو عبید اللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کرکے کہا کہ جب ثقیف کے وفود اسلام لائے تو آپ نے اُنکو ایک تحریر لکھدی اور عثمان بن ابی عاص کو اُنکا امیر کردیا یہ اپنی قوم مین سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اُس زمانے مین یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے مین زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے کہا یا رسول اللہ مین اس لڑکے کو مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے مین سب سے زیادہ حریص پاتا ہون عبید اللہ بن احمد بن سمین نے کہا ہمسے یونس نے اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبید اللہ بن شخیر سے اُنھون نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ثقیف کی طرف بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا (طول طویل قرارت نکرنا) اور لوگون کی حالت کا اندازہ جو اُنمین ضعیف ہون اُنکی حالت سے کرنا کیونکہ اُنمین بڑے بھی ہونگے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہونگے یہ عثمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور حضرت ابوبکر کی خلافت مین طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت مین بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر اُنکو حضرت عمر نے ۱۵ھ مین عمان

Marfat.com

اور بحرین کا عامل کر دیا اُنھون نے عمان کیطرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بحرین کیطرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کیطرف کوچ کی بعد اسکو فتح کیا اور آباد کیا اور وہان کے بادشاہ شہرک کو قتل کیا یہ واقعہ ۲۱ سنہ مین ہوا تھا یہ کئی برس حضرت عمر وعثمان کی خلافت کے زمانے مین جہاد کرتے رہے یہ گرمی مین جہاد کیا کرتے تھے اور جاڑے کے ایام مین توج مین رہتے تھے یہ عثمان وہی شخص ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور اُن لوگون نے اُنکی فرمانبرداری کی تھی بعد اسکے اُنھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انسے انکے عزیزون نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہی اور حسن بصری نے بھی انسے روایت کی ہی اور بہت روایت کی ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ حسن بصری نے (خود بلا واسطہ) انسے کوئی حدیث نہین سُنی ہمکو یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن عبد الجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ملاعب انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حامد یعنی احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن طبری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبد الکریم مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے دادا ابو جعفر یعنی محمد بن عبد الکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لقیط بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گذر ہوا اور کلاب اُسوقت شہر ابلہ مین تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہان کیون ٹھہرے ہوے ہو کلاب نے کہا مین اسی بستی پر مقرر کیا گیا ہون عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہان عثمان نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا ہی کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہی تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دیتا ہی کہ (دنیا مین) پکار دے کہ ہی کوئی بخشش مانگنے والا کہ اُسکو بخشدون ہی کوئی دعا کرنے والا کہ اُسکی دعا قبول کرون ہی کوئی مانگنے والا کہ اُسکو دون پس کسی دعا کرنے والے کی دعا نہین رد کرتا ہی سوا اُس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کراتی ہو یا عشر تحصیل کرنیوالے کی۔

عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی قریشی تیمی ہین۔ انکی کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابو بکر صدیق کے والد تھے (رضی اللہ عنہما) انکی والدہ آمنہ بنت عبد العزیٰ بن حدثان بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھین اسکو زبیر بکار نے بیان کیا ہی۔ فتح مکہ کے واقعہ مین ایمان لائے تھے یہ حضرت ابو بکر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اسواسطے آئے تھے کہ آپکی بیعت کرین ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا
کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے ہشام سے اُنھون نے
محمد بن سیرین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انس بن مالک سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے
کی نسبت دریافت کیا گیا تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابو بکر اور عمر
رضی اللہ عنہما نے آپ کے بعد مینڈھی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ انس نے کہا ہی کہ ابو بکر (صدیق) اپنے والد ابی قحافہ
کو فتح مکہ کے دن گود مین اُٹھاکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے بٹھادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ ورضوانہ سے فرمایا کہ اگر تم اِس شیخ کو گھر ہی مین رہنے دیتے
تو یقیناً ہم خود انکے دیکھنے کو وہین آتے (یہ کلمہ محض، ابو بکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا) پھر ابو قحافہ اسلام
لائے انکے سر اور داڑھی کے بال مثل ثغامہ[1] کے سفید تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان بالون کا رنگ
بدلدو مگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قتادہ نے کہا کہ اسلام مین یہ پہلے شخص ہین جنھون نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت
ابو بکر کے بعد بھی زندہ رہے اور انکی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہین جو خلیفۂ اسلام کے وارث ہوئے لیکن اُنھون نے
اپنے حصہ کو جو کہ انکو میراث مین ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دیدیا ہمکو ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے
اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر خبر دی اُنھون نے ابن اسحاق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن عباد نے
اپنے والد عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُنھون نے اسماء بنت ابی بکر سے نقل کرکے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوطوی مین فروکش تھے ابو قحافہ نے اپنی لڑکی سے جو اُنکی اولاد مین سب سے چھوٹی تھی
کہا کہ ابو قبیس پر چڑھ چلو کیونکہ انکی آنکھین جاچکی تھین یہ لڑکی انکو لیکے (کوہ) ابو قبیس پر چڑھ گئی پھر ابو قحافہ نے اُنھون
سے کہا) اے میری چھوٹی بیٹی تو (یہان) کیا دیکھتی ہی لڑکی نے کہا کہ مین (یہان) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہون
اور ایک شخص کو دیکھتی ہون کہ وہ اس مجمع مین آگے پیچھے دوڑتا پھرتا ہی ابو قحافہ نے کہا اے میری بیٹی یہ لشکر ہے
اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہی) سپہ سالار ہی ابو قحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہی لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہون کہ پراگندہ
ہوگیا اُنھون نے کہا کہ خدا کی قسم جب لشکر چلا جاوے تو جلدی سے گھر چلی چل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ انکو لیکر چلی
وہ جب انکو لئے ہوے ابطح تک پہونچی تو وہان لشکر مل گیا یہ لڑکی جو چاندی کا طوق پہنے ہوے تھی اسکو کسی شخص نے
اُسکی گردن سے اُتار لیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے تو حضرت ابو بکر بھی اپنے والد کو ساتھ

[1] ایک درخت کا نام ہی جسکے پھل سفید برّاق ہوتے ہین ۱۲۔

Marfat.com

لئے جب انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو تمنے گھر مین کیون نہ رہنے دیا مین اُنکے پاس خود آتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ یہ آپ کے پاس آہی رہے تھے پھر انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھلادیا آنحضرت نے اُنکے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ (آتش دوزخ سے) بچ جاؤگے یہ اسلام لے آئے پھر حضرت ابوبکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑے کھڑے ہوئے اور کہا مین اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہون مگر انکو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ مین اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہون کسی نے پھر جواب نہین دیا۔ تو اُنھون نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو طوق کو چھوڑ دے خدا کی قسم لوگون مین اب امانت بہت کم ہی ابوقحافہ کی وفات ۱۴ھ ہجری مین ہوئی اور انکی عمر چورانوے برس کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

بن عبدالرحمن تیمی ہین۔ حسن بن عثمان نے کہا ہی کہ عثمان بن عبدالرحمن تیمی نے جنکی کنیت ابوعبدالرحمن تھی ۹۴ھ مین وفات پائی اور صحابی تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہین یہ اول زمانے مین اسلام لائے تھے۔ انھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہی مگر ہشام بن کلبی نے کہا ہی کہ یہ عامر بن عبد غنم ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن عثمان۔ انکا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبیداللہ کے بیان مین گذر چکا ہی یہ قریشی تھے تیم کی اولاد سے تھے انکی والدہ کریمہ بنت موہب بن نمران قبیلہ کندہ کی ایک خاتون تھین یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ابوعمر نے کہا ہی کہ مجھکو انکی کوئی روایت نہین یاد ہی انکی اولاد مین سے محمد بن طلحہ بن محمد بن عبدالرحمن بن عثمان بن عبداللہ تھے نسب اور مغازی کو سب سے زیادہ جانتے تھے اُن سے حدیث روایت کی گئی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن ہدیہ بن عبدالعزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ۔ قریشی تیمی ہین۔ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی ہین انکا شمار اہل حمص مین ہی انسے عبد الرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ ایکسال مرنیکے پیشتر قبول کرتا ہی پھر فرمایا ایک مہینہ پہلے پھر فرمایا ایکدن پہلے پھر فرمایا حالت غرغرہ سے پہلے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہین۔ انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس تھی عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ تھین یہ مہاجرین حبشہ مین سے ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے اور اُحد مین شہید ہوے یہ شماس کے نام سے مشہور تھے۔ اور اسیطرح انکو ابن اسحاق نے ذکر کرکے کہا ہی کہ شماس بن عثمان ہین ہشام بن کلبی نے کہا ہی کہ شماس بن عثمان کا نام عثمان ہی انکا نام شماس اسوجہ سے مشہور ہوگیا کہ ایام جاہلیت مین نصرانیون کے بعض سردار مکہ مین آئے تھے لوگ انکی خوبصورتی دیکھکر تعجب کرنے لگے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو انکے ماموں تھے کہا یہ بات کیا تعجب خیز ہی ہمارے پاس ایسے شماس (یعنی آفتاب تاباں) کو لاؤن جو اسسے بھی زیادہ خوبصورت ہو اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے اُسی دن سے انکا نام شماس ہوگیا اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے ہشام کے قول کے مانند زبیر نے بھی کہا ہی اور زہری تک اسکا نسب بیان کیا ہی شماس بن عثمان کی ردیف مین بھی یہ حال بیان ہوچکا ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین صاحب الحلم والحیاء ذو النورین

ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی ہین انکا نسب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب عبد مناف مین ملتا ہی انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگون نے ابو عمرو بیان کی ہی یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ پہلے انکی کنیت انکے بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جنکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین پھر انکی کنیت ابو عمرو ہوگئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی پھوپھی زاد بہن تھین اور اروی کی والدہ بیضا بنت عبد المطلب تھین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین ذو النورین انھین کا لقب ہی امیر المومنین تھے یہ اول (زمانہ) اسلام مین اسلام لائے تھے انکو حضرت ابو بکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا پس اسلام لے آئے یہ اسلام لانے والون مین چوتھے شخص ہین انکو ابو جعفر نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر ابن اسحاق سے

Marfat.com

نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب حضرت ابوبکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو اُنھون نے لوگونکو اللہ عزوجل اور اُسکے رسول کیطرف بلایا۔ حضرت ابوبکر کو اُنکی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش مین جسقدر واقعات اچھے یا بُرے گذرے تھے اُن سے خوب واقف عالم تھے قریشی انکے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات مین دوستانہ صلاح لیتے تھے جو انکے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونیکے اور حضرت ابوبکر اسی ذریعہ سے لوگونکو اسلام کیطرف بلانے لگے یعنی اُنکو جنپر انھین وثوق تھا اور جو اُنکے پاس آمد و رفت رکھتے تھے پس اُنکے ہاتھ پر موافق اُن روایات کے جو مجھے پہونچی ہیں حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابوبکر کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا اور انھین قرآن پڑھکر سُنایا اور انھین فرائض اسلام تعلیم کئے یہ سب لوگ اسلام لائے اور فرائض اسلام کا اقرار کیا یہ آٹھ آدمی تھے جنھون نے اسلام کیطرف سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا۔ حضرت عثمان جب اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ کا انکے ساتھ نکاح کردیا انھونون نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کیطرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت کے بھائی اوس بن ثابت کے یہان فروکش ہوئے اسیوجہ سے وہ عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور انکی شہادت کے بعد مرتے تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اُنھون نے حضرت رقیہ کے وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کرلیا تھا جب اُنکا بھی انتقال ہوگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری کوئی تیسری لڑکی ہوتی تمھارے ساتھ اُسکو منسوب کردیتا ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن اسحاق مفسر مقری نے خبر دی ہمین محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن احمد بن بسطام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے نضر بن منصور عنزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابوالمحجوب یعنی عقبہ بن علقمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوے سُنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سُنا کہ اگر میری لڑکیان چالیس ہوتین تو عثمان کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کردیتا یہانتک کہ اُنمین سے کوئی بھی باقی نرہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبداللہ حضرت رقیہ سے پیدا ہوے تھے انکی چھ سال کی عمر تھی کہ ۴ ہجری مین وفات پائی حضرت عثمان غزوۂ بدر مین شریک نہین تھے کیونکہ انکی بی بی رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت

Marfat.com

ہین مبتلا تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہین رہنے کا حکم دیا تھا پس (جناب کے فرمان کے موافق) حضرت عثمان یہین رہے جس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانونکے مشرکونپر فتح پانے کی خبر مدینہ مین آئی اُسی روز حضرت رقیہ کا انتقال ہوا (باوجودیکہ حضرت عثمان بدر مین شریک تھے) لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت مین) ان کا حصہ اور جہاد کا ثواب قائم کردیا تھا پس وہ رتبہ مین اُنھین لوگون کے برابر ہین جو بدر مین شریک ہوے تھے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دس آدمیون کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی اُن مین سے ایک بھی ہین ہمکو ابو الفضل یعنی عبد اللہ خطیب بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب یعنی نصر بن احمد نے اجازتاً اگرچہ سماعاً نہین ہی خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن طلحہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو عثمان نہدی نے ابو موسی اشعری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فلان شخص کے باغ مین تھا اور اُس باغ کا دروازہ بند کرلیا گیا تھا یکایک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس اُٹھو اور دروازہ کھولدو اور اُسکو جنت کی بشارت دو مین کھڑا ہوا اور دروازہ کھولدیا وہ ابو بکر صدیق تھے اُنکو مینے اُسکی خبر دی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُنھون نے اللہ کی حمد کی اور باغ مین داخل ہوے اور سلام کرکے بیٹھ گئے مین نے پھر دروازہ کو بند کردیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس اُٹھو اُسکے واسطے دروازہ کھولدو اور اُسکو جنت کی بشارت دو پس مینے اُٹھکر دروازہ کھولدیا وہ عمر بن خطاب تھے جو کچھ مجھے رسول خدا نے حکم دیا تھا مینے اُنکو خبر دی ۔ پس عمر بن خطاب نے اللہ کی حمد کی اور باغ مین داخل ہوے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور مینے دروازہ بند کرلیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین کھرچنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس اسکے لئے دروازہ کھول کر اسکو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت کے معاوضہ مین جو اُسکو پیش آئیگی پس مین کھڑا ہوا اور دروازہ کھولدیا وہ حضرت عثمان تھے جو رسول خدا نے مجھسے فرمایا تھا انکو اسکی مینے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہی اور اسی پر بھروسا ہی پھر باغ کے اندر آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے ہمکو ابو منصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن صوق نے

Marfat.com

خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافی بن عمران نے سعید بن حجاج سے اُنھون نے حر بن ضیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ مینے عبید اللہ بن اخنس کو کہتے ہوئے سُنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد جنت مین اگر مین چاہون تو دسوین شخص کا بھی نام بتاؤن بعد اُس کے اُنھون نے اپنا نام بتایا ابو المنصور نے کہا کہ ہمسے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے اُنھون نے ہلال بن یساف سے اُنھون نے ابو طالب سے اُنھون نے سعید بن زید سے نقل کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ مین حضرت علی کو ایسا محبوب رکھتا ہون کہ اُنسے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہین سمجھتا ہون سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اُس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہون کہ مجھکو کسی چیز سے ہرگز ایسی دشمنی نہین ہے۔ سعید نے کہا بُرا کیا تو نے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر سعید بیان کرنے لگے کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر موجود تھے اور آپکے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر (رضی اللہ عنہم) موجود تھے آپ نے فرمایا (اے) حرا ثابت رہ (کیونکہ) تجھپر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے دوسرا کوئی نہیں ہے ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود بن سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد اللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الاحوص نے ابو ابراہیم اسدی سے اُنھون نے اوزاعی سے اُنھون نے حسان بن عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ برتر نے تمھارے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخشدئے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہین ہمکو ابو الفرج یعنی یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے خبر دی اور مین اپنی موجودگی مین سُنتا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن اسامہ نے بیان کیا۔ نیز ابو نعیم نے کہا اور ہم سے عبد اللہ بن جعفر بن حسن بن سندا نے بیان کیا وہ کہتے

Marfat.com

سکتے ہمسے محمد بن اسمعیل زرگر نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے سعید بن قتادہ نے انھون نے انس سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ
کوہ اُحد پر تشریف لیگئے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان بھی تھے پھر کوہ (اُحد) ہلنے لگا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے (اُحد) قائم رہ (تجھپر) نبی اور صدیق اور دو شہید ہین ہمکو ابو البرکات یعنی حسن بن
محمد بن بہتہ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی نصیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے ابو الحسن یعنی احمد بن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان عمار نے مقام صنعا مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابراہیم بن احمد بلخی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی حکیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
سفیان توری نے کلبی سے اُنھون نے ابو صالح سے اُنھون نے ابن عباس سے اس آیت ونزعنا
ما فی صدورھم من غل مین روایت کرکے بیان کیا ہے کہ یہ دس آدمیون کے حق مین نازل ہوئی وہ ابو بکر اور
عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید اور عبید اللہ
بن مسعود ہین ہمکو ابو محمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ہمارے دادا ابو القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مین نے ابو القاسم یعنی علی بن محمد نصیبی
سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن ماکولا نے بن موسی عبد اللہ غسانی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال
بن علا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے عبد اللہ بن عمر نے زید بن ابی انیسہ سے اُنھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنھون نے قیس
بن ابی حازم سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمان کے غلام ابو سہلہ نے بیان کیا
وہ کہتے تھے مین نے واقعہ دار مین (اپنے آقا) حضرت عثمان سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ
(بھی اُن لوگون سے) لڑئے اور عبد اللہ نے بھی کہا کہ یا امیر المومنین آپ بھی لڑئے حضرت عثمان نے
کہا نہین خدا کی قسم مین (ان سے) نہ لڑون گا (کیونکہ) مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بات کا وعدہ کیا ہے پس مجھے آخر کار وہ بات حاصل ہونے والی ہے۔ ابو نعیم نے کہا اور ہم سے

Marfat.com

ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ارزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوسفیان نے ضحاک بن زاحم سے اُنھون نے نزال بن سبرہ ہلالی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے حضرت علی سے کہا یا امیر المومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجئے۔ کہا حضرت علی نے وہ ایک شخص تھے کہ ملاء اعلیٰ مین ذوالنورین (کے لقب سے) پکارے جاتے ہین۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے آپ کی دو بٹیان ان کے عقد مین آئی تھین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے واسطے جنت مین ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو اسمٰعیل بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیرھما نے اپنی سندون کو محمد بن عیسیٰ تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ سے اُنھون نے حارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب سے اُنھون نے طلحہ بن عبیداللہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیئے ایک رفیق ہوتا ہی میرے رفیق یعنے جنت مین عثمان ہین۔ ابونعیم نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے اُنھون نے انس بن مالک سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا (اُس زمانے مین) حضرت عثمان بن عفان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوے اہل مکہ کے پاس گئے تھے انس بن مالک نے کہا کہ لوگون نے بیعت کی پھر انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُس کے رسول کے کام مین ہین (یہ فرماکر) اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے مین اُنکی طرف سے خود بیعت کرتا ہون) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگون کے ہاتھون سے جو اپنے لئے وہ پیش کرتے تھے بہتر تھا۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے قلابہ سے اُنھون نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت حضرت عثمان کے) چند خطیب شام مین خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اُن مین کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بے اصحاب کے بھی تھے سب اُن مین ایک آخری شخص کھڑے ہوے جو مرہ بن کعب سے پکارے جاتے تھے اور کہا اگر مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سُنی ہوتی تو ہرگز اسوقت بیٹھا ہوتا حضرت نے فتنون کا ذکر کیا اور اُن کو بہت قریب بتایا پھر اُدھر سے ایک شخص نقاب پوش نکلے حضرت نے فرمایا یہ اسوقت ہدایت پر ہون گے مین نے اُٹھکے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر مین نے اُن کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہین حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء بن عبد الرحمن عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنھون نے نافع سے اُنھون نے ابن عمر سے نقل کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان بہترین اُمت ہین بعض لوگون نے کہا بزرگی ہین اور بعض لوگون نے کہا خلافت ہین۔ ہمکو ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابن ابی اسحاق سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت مین مکان سے کوٹھے پر چڑھ آئے اور کہا کہ مین اپسکی قسم دیکر پوچھتا ہون کس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ حرا مین سُنا ہی کہ جب وہ جنبش مین آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو لات مارکر فرمایا اے حرا سکون کر کیونکہ تجھپر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہین ہے اور مین اُنکے ساتھ تھا پس بہت سے لوگون نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ مین موجود تھے جب مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین یعنی اہل مکہ کیطرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہی اور یہ عثمان کا ہاتھ ہی پس میرے لئے بیعت کرلی اسکا بھی سب لوگون نے اقرار کیا پھر حضرت عثمان نے کہا مین اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن لوگون سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہون جب آپ نے یہ فرمایا کون شخص ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد مین اضافہ کر دے اُس کو جنت مین ایک گھر ملے گا پس مین نے

سے اُسکو اپنے مال سے خرید کر مسجد مین اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگون نے اقرار کیا پھر کہا مین
اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن لوگون سے کہ جو جیش العسرت کے واقعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس موجود ہون جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرے مین نے
آدھے لشکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگون نے اُس کی گواہی دی - پھر حضرت عثمان نے
کہا مین لوگون سے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہین کہ اُس کا پانی مسافرون کے
ہاتھ بیچا جاتا تھا مین نے اُس کو اپنے مال سے خرید کیا اور وہ پانی مسافرون کے لئے وقف کر دیا پس اس کی
بھی سب لوگون نے گواہی دی راوی کہتا ہے اور ہمسے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قاسم یعنی ابن افضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن مرہ
نے سالم بن ابی جعد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے (بحالت محصور ہونیکے) رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب مین سے کچھ لوگونکو بلایا چنانچہ انمین عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا مین تم لوگون سے پوچھتا ہون اور یہ بھی چاہتا ہون
کہ مجھے سچ سچ جواب دینا تمسے اللہ کے قسم دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگون سے
قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے (حضرت عثمان کا یہ کلام سب
لوگون نے سُنا) اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر جنت کی کنجیان میرے ہاتھ مین ہوتین تو مین بنی امیہ[1] کو دیتا
تاکہ وہ سب کے سب جنت مین داخل ہو جاوین پھر طلحہ اور زبیر کو بلوا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا مین تمسے عمار کی حالت
نہ بیان کرون مین (ایکمرتبہ) رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہا تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوے بطحاء مکہ مین ٹہل رہے تھے -
یہانتک کہ عمار کے والد پر آپکا گذر ہوا اور اُن دونون کو کافرونکی طرف سے سخت تکلیف دی جارہی تھی پس عمار کے والد
نے کہا یارسول اللہ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے پس ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی اے اللہ یاسر کی اولاد کو
بخشدے اور تو بخش چکا اور مجھسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عقیل ابن شہاب سے اُنھون نے یحیی بن سعید بن عاص سے نقل کر کے بیان کیا انکو
سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان دونون نے اسکو بیان
کیا کہ حضرت ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنیکے واسطے) اجازت طلب کی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر
لیٹے ہوے تھے اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی اور حضرت عائشہ کی چادر

[1] یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو قریش مین سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ امام وقت کو اپنی قوم سے محبت کرنا شرعاً بھی جائز
اسی وجہ سے مین اپنی قوم بنی امیہ کو محبوب رکھتا ہون لوگ حضرت عثمان پر بوجہ اعتراض بھی کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہیں ۱۲

Marfat.com

اوٹھہرے اور انسے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپنے انکو بھی حکم دیا اور اُسی حالت پر رہے اور انھون نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر میںنے آپ سے اجازت چاہی پس آپ (اُٹھکر) بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اور سر لو پھر میںنے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا یا رسول اللہ میںنے آپکو نہین دیکھا کہ آپ ابوبکر و عمر کے واسطے اُٹھکر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمان کے لیے آپ اُٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان ایک باحیا شخص ہین اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ اگر انکو اسی حالت مین اجازت دیدون تو وہ اپنی حاجت مجھسے نہ بیان کرینگے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویون نے یہ کہا ہے کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا اُس سے شرم نکرون جس سے ملائکہ شرم کرتے ہین۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہمکو مسلمہ بن عمر بن عویس اور ابوالفرج یعنی محمد بن عبدالرحمن واسطی اور انکے سوا بہت سے لوگون نے اپنی سند کو محمد بن اسمعیل تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوعوانہ نے حصین سے انھون نے عمرو بن میمون سے نقل کرکے بیان کیا کہ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی ہونے سے چندروز پیشتر مدینہ مین دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونون کی کیا رائے ہوگیا (معاملہ خلافت مین تمھارا خیال یہ ہوگا کہ) زمین پر تمنے ایسا بار ڈالا جسکی وہ متحمل نہ تھی ان دونون نے کہا کہ (نہین بلکہ) ہمنے ایسا بوجھ لادا کہ جسکی وہ طاقت رکھتی ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہادت کے قصہ کو بیان کیا راوی نے کہا لوگون نے حضرت عمر سے کہا یا امیرالمومنین خلیفہ کرنیکی آپ وصیت کر دیجیے حضرت عمر نے فرمایا کہ مین کسی کو اس امر مین اُن لوگون سے کہ وہ سے زیادہ حقدار نہین پاتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور انسے (زیادہ) خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبدالرحمن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمھارے پاس حاضر رہا کریگا مگر اسکو خلافت سے کوئی تعلق نہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبداللہ بن عمر کی تسکین کے لیے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اسکے قابل ہین ورنہ جو شخص تم مین خلیفہ ہوانسے مدد لیتا رہے کیونکہ مینے انکو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ سے نہین معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ مین اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہچاننے اور انکی حرمت کی حفاظت کرنیکی وصیت کرتا ہون اور انصار کے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کرتا ہون جنھون نے انسے پہلے ہی مدینہ مین سکونت اختیار کی تھی کہ انکے محاسن تو قبول کرے اور انکی برائیون سے چشم پوشی کرے۔ اور اسکو مین تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہین اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہین اور دشمنون کے غصہ کا سبب ہین

Marfat.com

اگر انسے کچھ نہ لیا جاوے سوا اسکے جو انکی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی انکی خوشی سے اور بدوون کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہین اور منجملہ اسکے یہ ہو کہ انکے زائد مال سے زکوۃ لی جاوے اور اُنکے فقیرون کو دیدی جاوے اور مین خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اسکے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہون اور یہ کہ وہ لوگون کے معاہدون کو پورا کرے اور یہ کہ انکے ہمراہ جہاد کرلے اور لوگون کو انکی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور ہم جنازہ لے کے نکلے (اور جنازہ حجرۂ نبوی کے قریب پہونچ گیا تو) عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ انکو داخل کرو (یعنی حجرہ مین دفن کرو) پس لوگون نے انکو داخل کیا اور انکے دونون دوستون کے ساتھ دفن کیا۔ جب انکے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوے اور عبدالرحمن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے مین سے تین شخصون کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ مینے اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا مینے عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا مینے عبدالرحمن کو سپرد کردیا۔ عبدالرحمن نے کہا تم مین سے کون خلافت سے بری ہوتا ہو کہ ہم اس امر خلافت کو اُسکے سپرد کردین اور اسکو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اُسی کو خلیفہ بنائے (یہ سنکر) طلحہ و زبیر چپ ہورہے عبدالرحمن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہوگا اسی کو مین خلیفہ بناؤنگا دونون نے اسکو منظور کیا پس عبدالرحمن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑکے کہا کہ تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہو پس مین تمکو خدا کی قسم دلاتا ہون کہ اگر مین تمکو خلیفہ بنادون تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنادون تو تم انکی اطاعت کرنا بعد اسکے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونون سے عہد لے چکے تو کہا کہ اے عثمان اپنا ہاتھ اُٹھائیے اور انھون نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی انکے ہاتھ پر بیعت کرلی بعد اسکے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انھون نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ محرم ۲۴ھ مین حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔

حضرت عثمان کی شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت مدینہ مین جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری مین ہوئی تھی اسکو نافع نے بیان کیا ہو اور ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہو کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ) کے وسط مین شہادت ہوئی تھی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع گیارھویں سال اور گیارھوین مہینہ اور بائیسوین دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسوین سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقدی نے کہا ہو کہ انکی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتین گذر کر یوم ترویہ (یعنی ۸- ذیحجہ) ۳۵ھ ہجری مین ہوئی تھی بعض نے کہا ہو

Marfat.com

جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی واقدی کہتے ہین کہ آپکو لوگون نے اُنچاس روز محصور رکھا زبیر نے کہا ہو کہ دو ماہ بیس یوم محصور رکھا۔ ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحق بن عیسی طباع نے ابو معشر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھارہوین ذی الحجہ کی گذرنے کے بعد ۳۵ھ ہجری مین شہید ہوے اور انکی خلافت بارہ دن کم بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہو کہ گیارہ برس گیارہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہمسے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس نے ابو الیعفور عبدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید سے نقل کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محصور ہونیکی حالت مین بیس غلامون کو آزاد کیا اور ایک پائجامہ منگا کر پہنا اس سے پہلے انھون نے پائجامہ کا استعمال نکیا تھا نہ زمانہ اسلام مین نہ زمانہ جاہلیت مین اور کہا مینے آج شب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہو اور حضرت ابو بکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھسے کہتے تھے صبر کرو کیونکہ شام کو ہمارے پاس افطار کروگے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرارت شروع کی) پس جب شہید ہوے تو قرآن پاک انکے سامنے تھا۔ ہمکو ابراہیم بن محمد اور اُنکے علاوہ بہت لوگون نے اپنی سند کو ابو عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے اُنھون نے ربیعہ بن یزید سے اُنھون نے عبداللہ بن عامر سے انھون نے نعمان ابن بشیر سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان امید ہو کہ اللہ تعالے تمکو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنائیگا پس اگر لوگ تمسے وہ لباس اُتارنا چاہین تو ہرگز نہ اُتارنا۔ نیز ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنی عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو مسعود یعنی سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل ابن جبیر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبداللہ نے عطار بن سائب سے انھون نے سعید بن جبیر سے انھون نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت مین قتل کیے جاؤگے اور تمہارے خون کا قطرہ (آیت) فسیکفیکھم اللہ پر گریگا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ انکے مصحف مین اس آیت پر ابتک خون کا نشان ہو جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ (کا زمانہ) طویل ہو گیا اور جن لوگون نے

انکا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور انکے ساتھ مین بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اُنسے خلافت نکل جائے مگر یہ نکر سکے اور (اس بات سے) ڈرے کہ انکے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آجاوے اور حجاج آجاوین اور سب کو ہلاک کردین پھر حضرت عثمان کو انھون نے گھیر لیا اور انکو قتل کیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ہمنے انکی شہلوت اور خلافت اور تمام فتوحات اور اُنکے حالات اور جو اعتراضات انپر کیے گئے تھے انکی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے انپر بغاوت کی ترغیب دی بتفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل مین بیان کیا ہو - پس ہم (کوئی وجہ) نہین دیکھتے ہین کہ اس ذکر سے یہان طوالت دین - اور جب آپ شہید ہو گئے تو رات کو دفن ہوے اور اُنکے جنازے کی نماز جبیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن مخرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ اُنپر کسی نے نماز نہین پڑھی (کیونکہ) باغیون نے نماز سے منع کیا تھا حش کوکب مین بمقام بقیع دفن ہوے حش کوکب کو حضرت عثمان نے مول لیکر بقیع مین زیادہ کر دیا تھا - اور عبداللہ بن زبیر انکے دفن کے واسطے آئے اور ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاریہ اور نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ انکی دونون بی بیان موجود تھین - جب انکو قبر مین لے چلے تو انکی بیٹی عائشہ چلائین اُنسے ابن زبیر نے کہا چپ رہ ورنہ مین تجھکو قتل کر ڈالونگا جب حضرت عثمان کو انھون نے دفن کر دیا تو عائشہ سے کہا اب رُو جب تک رونے کو جی چاہے بھکوا ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے جریر سے اُنھون نے ام موسیٰ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ہو کہ میانہ قد تھے نہ ٹھنگنے تھے نہ لمبے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا داڑھی بڑی تھی گندمی رونگ تھا بال بہت تھے انکے تمام اعضا فربہ تھے - اپنی داڑھی کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتون کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے - انکی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا ہو کہ چھیاسی برس کی تھی اسکو قتادہ نے بیان کیا ہو اور یہ بھی کہا گیا ہو کہ نوے برس کی تھی بہت سے شاعرون نے انکا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہو ؎

من سرہ الموت صرفا لا مزاج لہ فلیات مادبۃ فی دار عثمانا ضحوا باشمط عنوان السجود بہ یقطع اللیل تسبیحا وقرآنا

صبرا فدا لکم امی وما ولدت قد ینفع الصبر فی المکروہ احیانا لتسمعن وشیکا فی دیارہم اللہ اکبر یا ثارات عثمانا

بعض اہل شام نے اس مرثیہ مین اور شعر بڑھائے ہین انکے بیان کی کوئی حاجت نہین ہی چنانچہ اُنمین کا ایک شعر یہ بھی ہو ؎

؎ ترجمہ جسکو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو کہ اُسمین اور کسی چیز کی آمیزش نہین ہو اُسکو چاہیے کہ عثمان کے گھر جاوے ؛ لوگون نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جسکی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے - اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت مین بسر کرتا تھا - اے مسلمانو صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی فدا ہو جائین - مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہی ؛ یقیناً تم ضرور انکے شہرون مین تاخت و تاراج کی خبر سنوگے - اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائیگا ۱۲

Marfat.com

یالیت[۵۱] شعری ولیت الطیر تخبرنی ماکان بین علی وابن عفانا

یہ اشعار ان لوگون نے صرف اس لیے بڑھائے تھے تاکہ لوگون کو حضرت علی سے لڑنے کی ترغیب ہو اور انکے اس خیال کو قوت پہونچے کہ عثمان رضؓ کو علی رضؓ نے قتل کیا ہی نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہین ؎

ان[۵۲] تمس دار بنی عفان موحشہ باب صریع وباب محرق حرب فقد یصادف باغی الخیر حاجتہ فیہا وبادی الیہا الجود والحسب

اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلب نے کہا ہو ؎

لعمری[۵۳] لبئس الذبح ضحیتہم بہ خلاف رسول اللہ یوم الاضاحیا

ان دونون کے علاوہ اور شاعرون نے بھی مرثیہ کہا ہی ہم اسکے بیان سے طول نہ دینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری انکو ابوالقاسم طبرانی نے معجم مین بیان کیا ہی۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاعہ ہین اور انھون نے وہ حدیث روایت کی ہی جو ہمسے ابوموسی نے کتابۃً بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انھون نے عروہ سے ان انصار کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی ؎

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ (حضرت) انس کی (روایت کردہ) حدیث مین ذکر ہی (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہی۔ حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے۔ یہ اپنی قوم کے امام تھے اور بدری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول نہ دیا کرو کیونکہ اسمین بوڑھے اور کمزور اور حاجتمند لوگ (ہوتے) ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ان دونون نے

---

۵۱ ترجمہ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کوئی پرندہ مجھے بتا دیتا کہ علی اور عثمان کے درمیان مین کیا واقعات پیش آئے ۱۲

۵۲ ترجمہ۔ گو عفان کی اولاد کے گھر اب وحشت ناک ہو رہے ہین کوئی دروازہ گرا ہوا ہی اور کوئی جلا ہوا مگر اب بھی حاجتمندون کی وہان حاجت روائی ہوتی ہی اور جود و حسب وہین پناہ لیتا ہی ۱۲

۵۳ ترجمہ قسم اپنی جان کی اے لوگو تمنے بہت بری قربانی کی رسول اللہ کے بعد قربانی والے دن ۱۲

کہا ہو کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو۔ اور کہا گیا ہو کہ یہ عثمان بن عمرو ہین اور بدری تھے۔ اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہو۔ یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی ہین یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابو سعید بن یونس نے کہا ہو۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کر کے روایت کی ہو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایکر تیہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگون نے تحت الشجرہ بیعت کی ہو جو تمھارے سامنے موجود ہین ہر ایک کو دوسو (درہم عشاہرہ) وظیفہ دیا کرو۔ اور وہی اپنے اور اپنے عزیزون کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو انکے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ اور عثمان بن قیس کو شرف مہمان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی ہین ابن ابی علی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہو ہمکو محمد بن ابی بکر نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن ابی رجاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین صلح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابو حنیفہ (یعنی نعمان بن ثابت) سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جسکو غیر محرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اسکو احرام والے کھا سکتے ہین (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے تھے۔ یہانتک کہ (اُسی ذکر مین) ہم لوگون کی آواز مین بلند ہو گئین آپ بیدار ہوے اور فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہو ہمنے عرض کیا کہ شکار کے گوشت مین کہ اُسکو غیر محرم صید کرے آیا اسکو محرم کھا سکتا ہو راوی نے کہا کہ اسکو کھانیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا۔ عبد اللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اسکو اسد بن موسی نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہو اور فلان فلان نے یہانتک کہ ان لوگون کو پندرہ تک شمار کیا یعنی ان سب نے اسکو اسی طرح روایت کیا ہو اور یہ حدیث مرسل ہو اور صحیح نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ اسمین (کچھ) خلاف نہین ہو کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ انکے والد ۳۶ھ واقعہ جمل مین شہید ہوے تھے۔ اور وہ اسوقت جوان تھے اور انکی پیدایش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانے مین تھی۔

Marfat.com

پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ انکے بیٹے حجۃ الوداع مین ان لوگون مین سے ہون جو احکام شریعت مین مناظرہ کرین یہ صحیح نہیں ہے اس مین کچھ رہ گیا ہے - واللہ اعلم -

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمحی ہین - انکی کنیت ابو سائب تھی - سخیلہ بنت عنبس بن اہبان بن حذافہ بن جمح انکی والدہ تھین اور یہی سائب بن مظعون اور عبداللہ بن مظعون کی والدہ تھین یہ عثمان اول (زمانہ) اسلام (مین) اسلام لائے تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیون کے بعد اسلام لائے تھے انھون نے اور انکے بیٹے سائب نے مسلمانون کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی - عثمان حبش ہی مین تھے کہ اُنکو خبر پہونچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے - ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جب اُن لوگون کو جو کہ حبش مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ کے سجدہ کرنیکی خبر پہونچی تو یہ لوگ وہان سے چل نکلے اور انکے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب پہونچ گئے تو انکی خبر ان لوگون کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) انکو حبش جانا گران گذرا اور مکہ مین بغیر دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی پس وپیش مین) وہین پڑھر گئے یہان تک کہ اُن مین سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی امان مین مکہ کے اندر داخل ہوا - عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان مین آئے ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھسے صالح بن ابراہیم ابن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد سے انھون نے اس شخص سے نقل کر کے بیان کیا ہے جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو تکلیف پہونچتی ہے اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان مین رات دن (چین سے بسر) کرتے ہین عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح وشام ایک مشرک کی امان مین امن کے ساتھ گذرتی ہے اور میرے دوستون اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ مین تکلیف اور اذیت پہونچ رہی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ مجھمین کوئی سخت نقص ہے پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمھارا ذمہ پورا ہو گیا کیونکہ مین تمھاری امان مین تھا اب یہ چاہتا ہون کہ یہان سے نکلکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن مجھکو انکی اور انکے اصحاب کی پیروی (لازم) ہے

سلہ یہ واقعہ اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے آپنے انکو سورۂ والنجم سنائی (اثنائے تلاوت مین شیطان نے بتون کی تعریف کچھ ایسے لہجہ مین بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہین لہذا سورۂ والنجم مین جب حضرت سجدہ کرنے لگے تو سب نے آپکے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب حضرت کو یہ کیفیت حضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ میرا نہ تھا شیطان نے نہین کہا اسپر سب کافر پھر خلاف ہو گئے ۱۲

Marfat.com

ولید نے کہا شاید ای بھتیجے تمکو کوئی تکلیف پہونچی یا تمھارے بیحرمتی کی گئی عثمان نے کہا نہین لیکن مین اللہ کی امان سے راضی ہون اور مین یہ نہین چاہتا کہ اسکے سوائے دوسرون سے امن چاہون ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (وہین) میرے امان مجھپر علانیہ پھیرو عثمان نے کہا چلو پس دونون گھر سے نکلکر مسجد کی طرف چلے (وہان پہونچکر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون (یہان اسواسطے) آئے ہین کہ مجھپر امان کو پھیرین عثمان نے کہا کہ سچ ہی مینے ولید کو وعدہ کے بعد سچا نیک سلوک کرنے والا پایا مگر مین نہین چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان مین رہون اور مینے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس مین گئے اور انکے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعر انکو پڑھکر سنایا کہ خبردار ہو جاؤ اللہ کے سوائے سب چیزین باطل ہین عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو۔ پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضرور زوال ہی عثمان نے کہا تو تم جھوٹے ہو۔ لوگون نے انکی طرف پھرکر دیکھا اور لبید سے کہا کہ تم یہ شعر پھر پڑھو لبید نے پھر پڑھا عثمان نے بھی پھر اُسکے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہین ہو لبید نے کہا خدا کی قسم ای گروہ قریش تمھاری مجلسین تو ایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھین (آج کیا ہوگیا) پس اُنمین سے ایک احمق کھڑا ہوا اور اُسنے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جسکی وجہ سے انکی آنکھ نیلی ہوگئی پس جو عثمان کے گرد (بیٹھے ہوے) تھے اُنھون نے کہا ای عثمان بیشک تم ایک مضبوط پناہ مین تھے اور تمھاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اسوقت) تمکو مصیبت پہونچی ہی عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہی اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزومند ہی جو اس آنکھ کو پہونچی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو ایمان لاکر اُنکے ساتھ ہین اُنکی پیروی لازم ہی ولید نے کہا کہ میری امان مین (رہنے سے) تمھارا کیا (حرج) ہی۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت نہین ہی پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ عبادت مین تمام لوگون سے زیادہ کوشش کرتے تھے۔ یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز رکھتے تھے اور عورتون سے کنارہ کشی رکھتے تھے انھون نے ترک دنیا اور خصی کرا دینے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی مگر آپنے اس سے منع کیا۔ یہ اُن شخصون مین ہین جنھون نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ مین شراب نہ پیونگا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہی اور مجھسے کم درجہ کے لوگ مجھپر ہنستے ہین یہ مہاجرین مین اول شخص ہین جنھون نے مدینہ مین وفات پائی ۲ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ غزوۂ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ یہ پہلے شخص ہین کہ بقیع مین دفن ہوے۔ ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے

Marfat.com

ہمسے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے۔ آپکی دونون آنکھون سے اشک جاری تھے اور جب ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ سلف صالح یعنی عثمان بن مظعون سے جاکر ملجاؤ اور ایک روایت مین ہو کہ یہ جملہ آپنے اپنی صاحبزادی زینب علیہا السلام کے واسطے فرمایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کی قبر پر ایک پتھر نشانی کے لیے رکھدیا تھا اور اُنکی قبر پر تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کی نعش کے پاس تشریف لے گئے اور اُنکے اوپر جھکے پھر سر اُٹھایا پھر دوبارہ جھکے بعد اسکے سر اُٹھالیا پھر سہ بارہ جھکے بعد اُسکے سر اُٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا کہا ہو ابو السائب اللہ تمسے درگزر کرے تم دنیا سے اس حال مین گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہین ہوے حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ جب عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے کہا کہ جنت تمکو مبارک ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف غصہ سے دیکھا اور فرمایا کہ تمکو یہ کیونکر معلوم ہوا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ آپ کے سوار اور آپکے رفیق تھے حضرت نے فرمایا باوجودیکہ مین خدا کا رسول ہون مگر مین نہین جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا اُس عورت کی بابت اختلاف ہو جس نے ایسا کہا تھا بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ انھین کی بی بی ام سائب تھین اور بعض کا قول ہو کہ وہ ام علاء انصاریہ تھین جنکے یہان وہ رہتے تھے اور بعض کا بیان ہو کہ وہ ام خارجہ بنت زید تھین۔ انکی بی بی نے انکے مرثیہ مین یہ اشعار کہے تھے ؎

یا عین جودی بدمع غیر ممنون ۔ علی رزیۃ عثمان بن مظعون
علی امرء بات فی رضوان خالقہ ۔ طوبی لہ من فقید الشخص مدفون
طاب البقیع لہ سکنی وغرقدہ ۔ واشرقت ارضہ من بعد تعیین
واورث القلب حزنا لا انقطاع لہ ۔ حتی الممات فما ترقی لہ شونی

ام علاء کہتی تھین مینے خواب مین دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لیے ایک نہر جاری ہو پس مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر اسکی خبر دی آپنے فرمایا کہ یہ انکے اعمال نیک کا ثمرہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

لہ ترجمہ۔ اے آنکھ جاری کر آنسو جنکا سلسلہ قطع نہو ؛ حادثہ پر عثمان بن مظعون کے ؛ ایسے شخص کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی رضامندی مین شب بسر کرتا تھا ؛ خوشخبری ہو اُسکے لیے جسم اُسکا دفن ہو چکا ہے ؛ بقیع اور اسکا گورستان پاکیزہ ہو گیا ؛ زمین اسکے دفن سے روشن ہو لئی ؛ اسکی وفات نے قلب کو ایسا صدمہ دیا ہے جو موت تک منقطع نہو گا ؛ اور میری یہ حالت زہر لگی ؛ ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ - قریشی تیمی ہین (انکا نام) معاذ بن عثمان ہی - انکی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے اپنی قوم بنی تیم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاذ ابن عثمان کہے جاتے تھے نقل کرکے روایت کی ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگ رمی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریون سے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابو ابراہیم جہنی ہین انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہی - چنانچہ اسکو یحیی بن بکیر نے رفیع بن خالد سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن عثمہ جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے محمد کے دادا سے روایت کرکے نقل کی ہی وہ کہتے تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہون مجھے رنج ہو رہا ہی اُس کیفیت کو دیکھکر جو آپکے چہرہ سے ظاہر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر انکی طرف دیکھا بعد اسکے فرمایا کہ (اسکی وجہ) گرسنگی ہی) وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر مین کچھ کھانا نہین پایا (وہان سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہان مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض مین ایک چھوہارا ٹھیرایا یہانتک کہ ایک مٹھی بھر کر چھوہارے جمع ہوگئے پس ان چھوہارون کو لیکر یہ حاضر ہوے اور حضرت کے سامنے رکھدیے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کھایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون کہ تم اللہ و رسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہان قسم اسکی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والون اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہین حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تمکو فاقہ اور مصیبت کے لیے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہی اسکو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پیش آتے ہین جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن شاہین اور ابو نعیم نے انکا نام ثے کے ساتھ لکھا ہی مگر ابن مندہ نے بجاے ثے کے نون لکھا ہی اور ابن ماکولا اور ابو عمر نے بھی نون لکھا ہی -

(سیدنا) عثیم (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر بن کلیب - ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

Marfat.com

آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آرہے تھے - ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہی اور اور لوگون نے واقدی سے انھون نے اپنے دادا سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہی شاید اصل مین محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجاے عن کے ابن ہوگیا کیونکہ اس سند مین صحابی کلیب ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

باب العین والجیم

(سیدنا) عجری (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سکسکی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھے - فتح مصر مین شریک تھے - انکی کوئی روایت مشہور نہین ہی اسکو ابن یونس نے کہا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عجوز (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیر - نصر بن حماد نے اپنے والد سے انھون نے شعبہ سے انھون نے جریری سے انھون سے ابو سلیل سے انھون نے عجوز بن نمیر سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ مین دروازہ کے سامنے منھ کیے ہوے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کو (یہ بھی دعا) مانگتے ہوے مینے سنا اللھم اغفرلی ذنبی عمدی وخطائی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی - اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ اسی طرح عجوز بن نمیر نے کہا ہی - اور اس حدیث کو غندر اور حجاج وغیرہما نے شعبہ سے نقل کرکے روایت کیا ہی - اور انھون نے کہا ہی کہ عجوز نمیر کی اولاد سے ہین - ہمکو عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن یوسف نے سعید جریری سے انھون نے ابو السلیل سے انھون نے عجوز سے جو نمیر کی اولاد سے تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے قبل ابطح مین کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوے دیکھا اور یہ بھی آپکو فرماتے ہوے سنا اللھم اغفرلی ذنبی خطائی وجہلی اور ابو موسی نے بھی اسی طرح کہا ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) عجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہین رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگون مین ہین جنھین حضرت عمر بن خطاب نے حرم کے حدود قائم کرنے کیواسطے بھیجا تھا یہ قریش کے بزرگون مین تھے سب سے معمر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غنیمت خیبر مین سے تیس وسق دیے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

---

سلہ ترجمہ - ای اللہ میرے گناہ بخشے وہ گناہ میرے قصد سے ہوے ہون یا میری خطا سے ہون ۱۲

(سیدنا) عجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عبد العزی مکہ مین رہتے تھے اسکو طبرانی نے بخاری سے نقل کرکے بیان کیا ہی کہ انھون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہین روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسرون نے مقبرہ مکہ کے بزرگی مین ایک حدیث انکی نسبت روایت کی ہی۔ کہ قیامت کے دن مکہ (کی قبرون مین) سے ستر ہزار آدمی اُٹھائے جاوینگے کہ اُنسے حساب نہوگا۔ مستغفری نے کہا ہی کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق[1] خیبر سے حصہ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر دونون نے انکا نسب نہین بیان کیا ہی لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی عجیر بن عبد یزید ہین جنکا حال انسے پیشتر ذکر ہوا پس عبد کو (اُنکے والد کے نام مین سے) ساقط کر دیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین سے تیس وسق انکو دیے تھے ہمکو ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین سے حصہ دیا تھا نقل کرکے بیان کیا ہی کہ عجیر بن عبد یزید کو تیس وسق دیے تھے پس غالب گمان یہ ہی کہ پہلا ہی صحیح ہی اور یہ بیان غلط ہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب العین والدال

(سیدنا) عدا (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو بکار بن عامر کے بھائی ہین اور بکار کا نام ربیعہ ہی اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی الف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ الف الناقہ نہین ہین کہ جنکے قبیلہ کی مدح حطیئہ نے کی ہی۔ یہ عدا بصرے کے بدوون مین شمار کیے گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے۔ انسے ابو رجاء عطاردی اور عبد المجید بن وہب اور جہضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہین جنھون نے کہا تھا کہ ہمنے واقعہ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کی مگر نہ ہمکو اللہ نے غلبہ دیا اور نہ ہماری مدد کی پھر اسلام لائے اور انکا نسب اچھا ہوا ہمکو ابراہیم بن محمد کے علاوہ اور لوگون نے اپنی سندون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھی ہمسے عباد بن لیث صاحب کرابیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد المجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عدا بن خالد نے کہا کیا تمکو (وہ) تحریر پڑھکر نہ سناؤن (جو) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لکھدی۔ مینے کہا کہ

[1] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی"

ان سنائیے پس انھون نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی ہذا ما اشتری العداء ابن خالد بن ہودۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا او امۃ لا داء ولا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم - اصمعی نے کہا مینے غائلہ کی نسبت سعید بن ابی عروہ سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ (غائلہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولی کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا مین مبتلا ہونا - اور انھین سے مینے خبثہ کے معنی دریافت کیے انھون نے کہا (خبثہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچڈالنا جس سے مسلمانون سے معاہدہ ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عداس (رضی اللہ عنہ)

شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے - شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والون سے ہین - یہ نصرانی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کی (حدیث مین) انکا ذکر ہی - جسکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا یعنی یزید بن زیاد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیلی نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن زیاد سے انھون نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کرکے خبر دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کی طرف تشریف لیجانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپکو پہونچے انکو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپ کو ایک باغ مین پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عتبہ اور شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا وہ دونون اس باغ مین (موجود) تھے پس آپنے انگور کے سایہ (مین آرام لینے) کا قصد کیا چنانچہ وہین سایہ مین آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونون بیٹے آپکو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جہلاے طائف آپکو کیسے مصائب دے رہے ہین پس ان دونون کے خون نے جوش کیا - ان دونون نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جسکا نام عداس تھا بلایا اور اس سے کہا کہ ان انگورون مین سے ایک خوشہ لیکر اس شخص کے سامنے رکھدے (یہ اشارہ آنحضرت کی طرف تھا) چنانچہ اُسنے ویسا ہی کیا اور آپکے پاس آکر اُس نے وہ انگور کا خوشہ رکھکر کہا اسکو نوش کیجیے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لیے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اُسکو کھانا شروع کیا - عداس نے آپکے چہرۂ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہین کہتے ہین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے عداس تم کس شہر کے ہو اور تمھارا دین کیا ہے - اُسنے کہا مین نصرانی ہون اور نینوی کے باشندگان سے ہون - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ یونس بن متی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والون مین ہی - عداس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہین آپنے فرمایا وہ میرے

ترجمہ - یہ تحریر ہی اس بات کی کہ عداء بن خالد بن ہودہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جسمین نہ کوئی مرض ہو نہ کوئی غائلہ نہ کوئی خبثہ یہ خرید و فروخت ایسی ہوئی ہی جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے ۱۲ -

بھائی نبی تھے اور مین بھی نبی ہون پس عداس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے سر اور ہاتھون اور قدمون کو بوسہ دیا۔ راوی نے کہا کہ ربیعہ کے دونون بیٹے آپسمین ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمھارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عداس ان دونون کے پاس آئے تو ان دونون نے اُنسے کہا کہ ای عداس تمھاری خرابی ہو تمکو کیا ہو گیا تھا کہ تمنے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انھون نے کہا ای آقا اس سے بہتر دنیا مین کوئی نہین ہی ان دونون نے کہا کہ تمپر افسوس ہی ای عداس اپنے دین سے نہ پھرو۔ تمھارا دین اُنکے دین سے بہتر ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی اور انکا تذکرہ ابو زکریا نے اپنے دادا ابو عبداللہ بن مندہ پر استدراک کیا ہی حالانکہ انکے دادا نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عداس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن سعد بن وائل عکلی ہین اسکو ابن قانع نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبداللہ بن عداس نے نقل کر کے بیان کیا ہی کہ عداس اور خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آتے تھے انکو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن بدار ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگون نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد بن ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق نے ابو نصر سے اُنھون نے یاذان سے جو ام ہانی کے غلام تھے انھون نے عبداللہ بن عباس سے انھون نے تمیم داری سے آیت یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بدار کے علاوہ کسی اور کے حق مین خیال کرتے ہین یہ دونون نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونون کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور انکے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔ وہ (وہان آکر) بیمار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ان دونون کو (کچھ) وصیت کر کے مر گئے۔ تمیم داری کہتے تھے ہمنے اس جام کو ہزار درہم پر فروخت کر ڈالا پھر اسکو آپسمین ہمنے اور عدی نے بانٹ لیا۔ جب ہم لوگ بدیل کے عزیزون کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہمنے اُنکے عزیزون کو دیدیا جب ان لوگون نے اسباب مین جام کو نپایا تو ہمسے اسکی کیفیت دریافت کی ہمنے کہا انھون نے (ہمارے پاس) اسکے سوا کچھ نہین چھوڑا۔ تمیم کہتے تھے جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلام لایا تو مین پھر بدیل کے عزیزون کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور مینے (وہ) پانچسو درہم (جو جام فروخت کرکے لیے تھے) انکو دیدیے اور یہ بھی انکو مینے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لیے ہین - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لوگ انکو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون سے گواہ طلب کیے انھون نے گواہون کو نہ پایا پس آنحضرت نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جسکی اسکے ہم مذہب تعظیم کرتے ہین پس انھون نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنو شہادۃ بینکم الآیہ کو نازل فرمایا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی - اور ابونعیم نے کہا ہی عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہین ہی - اور بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہی -

مین کہتا ہون کہ حق ابونعیم کے ساتھ ہی - کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ اسلام نہین لائے - کیونکہ تمیم حدیث مین کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم دیا اُنسے اسکا حلف لو جسکو انکے دین والے معظم جانتے ہین - یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ یہ مسلمان نہ تھے - واللہ اعلم -

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوالبداح ہمکو اسمعیل وغیرہ نے اپنی سندون کو محمد بن عیسیٰ تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوالبداح بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رام رعت کے واسطے اجازت دیدی تھی کہ ایک دن تیراندازی کیا کرو اور ایک دن اسکو موقوف رکھا کرو - اسی طرح اسکو ابن عیینہ نے روایت کیا ہی اور اسکو مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوالبداح ابن عاصم بن عدی نے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہی مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم کنیت ابورفاعہ اسیطرح انکو ابن ابی علی نے بیان کیا ہی اور انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعض لوگون نے تمیم بن اسید اور بعض نے عبداللہ بن حارث کہا ہی مگر جہانتک مین جانتا ہون تو سوا ابن علی کے دوسرون نے انکو عدی نہین کہا ہی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

تیمی ہین انکو اسماعیلی نے بیان کیا ہی انسے وازع بن نافع نے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے عدی تیمی سے انھون نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا کہ قیامت رذیل آدمیون پر قائم ہوگی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

جذامی ہین۔ ہمکو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہیل طبیب بغدادی نے جو موصل مین فروکش تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم یعنی اسمعیل بن احمد بن عمر بن اشعب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی عبد العزیز بن احمد کنانی خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر اور ابو القاسم تمام بن محمد رازی اور ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون سے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابو القاسم یعنی عبد الرحمن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابو بکر یعنے محمد بن عبد الرحمن بن عبید اللہ قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابی العقب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو زرعہ یعنی عبد الرحمن بن عمرو نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن میسرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے نقل کرکے بیان کیا کہ انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سفر مین ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے مینے کہا یا رسول اللہ میری دو عورتین ہین وہ دونون (مجھسے) لڑنے لگین مینے ایک کے تیر مار دیا وہ اپنے تختہ پر ڈالدی گئی پس وہ مرگئی آپنے فرمایا کہ تم اُسکی دیت دو اور اُسکے مال کے وارث نہ بنو وہ کہتے تھے گویا مین اب بھی دیکھ رہا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرخ ناقہ پر ہین اور آپ فرماتے ہین ای لوگون تم جان لو کہ ہاتھ تین ہین (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے برتر ہو (دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہو (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جسکو دیا جاوے وہ سب سے نیچے ہو۔ پس تم لوگ مال دنیا سے بچو ای اللہ مینے (تیرے احکام کو) پہونچا دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ طبرانی نے دونون کو دو عنوان مین ذکر کیا ہو یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہو کہ عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت کی ہو یا انھون نے کسی اور شخص سے اور اسنے عدی جذامی سے روایت کی ہو کہ انھون نے عورت کو تیر مار دیا وہ مرگئی اور عبد اللہ بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو لیکن یہ دونون دو شخص ہین ابن مندہ کا ایک کر دینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انھون نے یہ دونون سند ثمین عدی بن زید جذامی کے تذکرہ مین لکھی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جُرول بن ثعل ابن عمرو بن غوث بن طی طائی ہین انکے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ انکی بخشش ضرب المثل تھی۔ عدی کی

کنیت ابوطریف تھی اور بعض نے کہا ہو کہ ابووہب تھی انکے نسب مین طی تک بعض نامون کی نسبت نسب جاننے والون نے اختلاف کیا ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنہ ۹ ماہ شعبان مین وفد ہوکر آئے تھے۔ بعض نے کہا ہو کہ سنہ ۱۰ ہجری مین آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہمکو ابوالفضل یعنے عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابومحمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن علی بن عیسی بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین عدی بن حاتم کے حالت کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے ہمسایہ تھے مینے کہا کہ خود انھین سے چلکر کیون نہ دریافت کرون چنانچہ مین اُنکے پاس گیا اور اُنکی حالت پوچھی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوے تو آپنے بلا بھیجا تو مجھکو ایسا سخت ناگوار ہوا کہ اُس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہوئی پس مین وہان سے چل دیا یہانتک کہ جب مین روم کی سرحد کے قریب پہونچ گیا تھا تو مجھکو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ سخت یا ناگوار کوئی چیز نہین معلوم ہوئی مینے (اپنے دل مین) کہا اگر مین اس شخص (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن اگر وہ کاذب ہونگے تو مجھکو کوئی خوف نہین ہو اور اگر سچے ہونگے تو مین انکی پیروی کرلونگا اور آگے بڑھنے لگا جب مین مدینہ مین آیا تو لوگ میری اطلاع پاکر میرے پاس آئے اور انھون نے کہا عدی بن حاتم آئے عدی بن حاتم آئے پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ مینے کہا کہ میرا بھی دین ہو آپنے فرمایا کہ مین تمسے زیادہ تمھارے دین کا جاننے والا ہون مینے کہا آپ مجھسے زیادہ میرے دین کو جانتے ہین آپنے دو یا تین بار فرمایا ہان آپنے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہین ہو کیا تم مرباع نہین کھاتے ہو مینے کہا ہان پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہین ہو کیا تم مرباع نہین کھاتے ہو مینے کہا ہان آپنے فرمایا یہ تو تمھارے مذہب مین جائز نہین ہو۔

بعض لوگون نے کہا ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بی بی کو (ساتھ) لیا اور ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہین چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانون نے سفانہ ہی کو گرفتار کرلیا۔ پس وہ اسلام لے آئین اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ کر گئین اور اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر اسلام لائے انکا اسلام اچھا ہو گیا ہے مینے انکو (آیندہ) انکے ہمشیرہ سفانہ کے حال مین ذکر کیا ہو انھون نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس سدت کے وقت مین اپنی قوم کی زکاۃ لیکر آئے تھے اور اسلام پر ثابت (قدم) رہے مرتد نہین ہوے اور انکی قوم بھی انکے ساتھ ثابت (قدم) رہی یہ بڑی سخی اور اپنی قوم مین بڑے شریف تھے سب لوگ انکی تعظیم کرتے تھے خواہ انکی قوم کے ہون یا کسی اور قوم کے۔ حاضر جواب تھے۔ نسے روایت کی گئی ہی کہ انھون نے کہا کہ مجھپر کوئی نماز کا وقت نہین داخل ہوا لیکن اس حال مین کہ مین اسکا مشتاق رہتا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جسوقت آتے تھے تو آپ انکا اکرام کرتے تھے مجکو بہت سے لوگون نے اجازتاً ابو غالب بن بنا سے انھون نے ابو محمد جوہری سے انھون نے ابو عمر جویری سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون علی بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کے پاس گئے تو گویا حضرت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے التفاتی دیکھی تو انھون نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ مجھکو پہچانتے ہین حضرت نے کہا ہان خدا کی قسم پہچانتا ہون۔ تمکو اللہ تعالی نے حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا مین تمکو پہچانتا ہون خدا کی قسم تم اسلام اسوقت لائے ہو کہ لوگون نے کفر کیا اور جسوقت تمنے پہچانا جب لوگون نے انکار کیا اور جسوقت تمنے وفا کی جب لوگون نے بدعہدی کی تم آگے ہوے جب لوگ پیچھے ہٹے۔ عدی نے کہا کافی ہی مجھکو اے امیر المومنین مجھکو کافی ہی عدی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ مہران اور واقعہ جسر مین ابو عبیدہ کے ساتھ شریک تھے اور اسکے علاوہ (اور بھی فتوح مین شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گئے تھے تو یہ انکے ساتھ بعض فتوح مین شریک رہے۔ خالد بن ولید نے انکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس خمس بھیجا تھا یہ عدی کوفہ مین رہتے تھے۔ شعبی نے کہا ہی کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ اُنسے حاتم کی دیگین عاریت مانگے انھون نے اِن دیگون کو بھر دیا اور مزدورون پر لاد کر وہ دیگین اشعث کے پاس بھیجدین اشعث نے (یہ کیفیت دیکھکر) عدی کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمنے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم خالی دیگین عاریت نہین دیتے عدی (کی خیرات کی یہ حالت تھی) چیونٹیون کے واسطے روٹی کے ریزے منتشر کرکے ڈالدیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمسایہ ہین انکا بھی حق ہی یہ عدی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منحرف تھے جسوقت حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انھون نے کہا کہ انکے قتل کی بابت ایک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جاویگا۔ جب واقعہ جمل مین انکی ایک آنکھ بیہوش ہوگئی اور اُنکا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف مارا گیا اور انکا دوسرا بیٹا خارجیون کے ساتھ

مارا گیا تو اسے کہا گیا اے ابو طریف کیا حضرت عثمان کی شہادت مین بکری کا بچہ مارا گیا انھون نے کہا ہان خدا کی قسم بڑا اکبر (مارا گیا) یہ جنگ صفین مین علیؓ کے ساتھ شریک تھے انسے شعبی اور نمیر بن طرفہ اور عبد اللہ بن معقل اور ابو اسحاق ہمدانی وغیرہم نے روایت کی ہی انھون نے ۶۸ھ مین وفات پائی بعض نے کہا ہی ۷۰ھ اور بعض نے کہا ہی کہ ۷۲ھ مین وفات پائی انکی عمر ایک سو بیس کی تھی بعض نے کہا کہ کوفہ مین مختار کے زمانے مین وفات پائی تھی۔ بعض نے کہا کہ قرقیسا مین وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن سوادہ بن جشم بن سعد جشمی ہین محمد کے والد تھے یہ عدی ان لوگون مین ہین جنھون نے زمانہ جاہلیت مین اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا مگر مین نہین جانتا ہون کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانے مین زندہ تھے یا نہین رہے انکے بیٹے محمد کے نام مین انکو ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے اسلام مین اختلاف کیا گیا ہی۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انکو لوگون نے اُن شخصون مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا فتح مکہ کے نومسلمون مین ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو گمان کرتا ہون کہ عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف ہین اور وہ ابو العاص بن ربیع کے چچازاد بھائی ہین پس اگر انکا خیال سچا ہی تو یہ دونون دو شخص ہین یعنی یہ عدی اور انسے پہلے (تذکرہ والے) عدی (دونون علیحدہ علیحدہ ہین)۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زغبار ابو زغبار کا نام سنان بن سمیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بذیل بن سعد بن عدی بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہین یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہین کہ جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر مین ابو سفیان کے قافلہ کی تجسس مین بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہی۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جدامی حجازی ہین انکی (بروایت کردہ) حدیث مین اختلاف ہی انسے عبد اللہ بن ابی سفیان نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف مدینہ مین ایک ایک برید و عینون کی جگہ اگاہ بنائی تھی

Marfat.com

کہ اُسکے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائین سوا ایک لکڑی کے جس سے اونٹ ہانکے جاتے ہین اور کوئی چیز نکالی نہ جائے
انسے عبدالرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے قبیلہ جذام مین سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوے سنا انھون نے
ایک شخص سے نقل کیا جنکو لوگ عدی بن زید کہتے تھے کہ انھون نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جسکی وجہ سے وہ عورت
مرگئی یہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تبوک مین پیچھے آکر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اُسکی تم دیت دو اور اُسکے (مال کے) وارث نہ بنو۔ اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے
کہا ہو اور ابوعمر نے عدی جذامی کہا ہو اور انسے ایک حدیث اُنھین کی عورت کے قتل کی روایت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث
عبدالرحمن بن حرملہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے اُنھون نے اُنھین مین سے ایک شخص سے سنی جنکو
لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہین بیان کیا اور وہ یہی ہین اور انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھکر کہا ہو کہ عدی بن زید عدوی
جذامی ہین اور طبرانی نے ان دونون کو دو عنوان مین بیان کیا ہو عدی بن زید سے عبداللہ بن ابی سفیان نے حمی
مدینہ کی نسب روایت کی ہو اور جذامی سے عبدالرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے اپنی عورت کو مارا وہ مرگئی
ابوموسی نے کہا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے دونون کو ایک کر دیا ہو حالانکہ وہ دونون دو شخص ہین عدی جذامی کا
حال پہلے گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کی اولاد مین ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر اپنے
اعدا اپنے اعزا کی اسلام (کی خبر لیکر) آئے تھے اور انھون نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک خط لکھدیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن سوارہ بن قاطع بن جری بن عوف بن مالک بن سود بن تمیل بن جشم بن جذام جذامی ہین یہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر آئے تھے۔ اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہین انکی
کنیت ابووفرہ تھی انکو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ مین بیان کیا ہو لیکن انکے والد کے صحابی
ہونے مین تو کوئی شک ہی نہین ہو۔ طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحیی بن سعید سے انھون نے ابوزرعہ سے انھون نے

عدی بن عدی بن عمیرہ کندی سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے مسلمان کے مال (تلف کرنے) مین قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالی کو بہت غصہ مین پاویگا۔ اور یہ حدیث بہت سے لوگون نے عدی بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کرکے روایت کی ہو۔ ہمکو ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انھون نے عرس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام مین کوئی برا کام کیا جائے تو جو شخص وہان موجود ہو مگر اُس کام کو بُرا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو وہان موجود نہین ہو اور جو شخص وہان موجود نہو مگر اس کام کو پسند کرے وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو وہان موجود ہو۔ یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہین نیز اسکو ابو داؤد نے احمد بن یونس سے انھون نے ابو شہاب سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے عدی بن عدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو پس جہان یہ حدیثین مرسل روایت ہوئی ہین انکو دیکھکر بعض لوگون نے انکو صحابی خیال کیا ہو۔ ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید نے بیان کیا نیز ابو زکریا نے کہا کہ ہمسے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ نے بیان کیا وہ دونون نے کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے رجاء ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے عدی بن عمیرہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایسی حلف کی کہ اُس سے اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک مین کرلے وہ اللہ عزوجل اپنے اوپر غصہ کرتے ہوے دیکھے گا ابو زکریا نے کہا ہی کہ مینے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے اپنے والد کو کہتے ہوے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ عدی صحابی نہ تھے انکو عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ اور موصل کا عامل بنا دیا تھا اور بڑے عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبدالعزیز کا انکو عامل بنانا اسپر دلالت کرتا ہو کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ انکی خلافت ۹۹ھ ہجری مین تھی اور یہ عدی اسکے بعد بھی زندہ رہے۔

ف۱ مقصود یہ ہو کہ برے کام کو سنکر اس سے بیزاری ظاہر کردینا چاہیے یا کم از کم اس سے دل مین ناراض ہونا چاہیے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سوید بن زبان بن عمرو بن سلسلہ بن عنم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہین یہ مغنی اور شاعر ہین ابن کلبی نے کہا ہو کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انھون نے کہے تھے انمین سے چند یہ ہین ؎

ترکت الشعر واستبدلت منہ اذا داعی صلوۃ الصبح قاما کتاب اللہ لیس لہ شریک ووضعت المدامۃ والندامی
ووضعت القداح وقد رانی بھا سکرا وکانت حرا ما

یہ عدی اعرج کے لقب سے مشہور تھے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ بن فروہ کندی ہین انکی کنیت ابو زرارہ تھی انھون نے مقام رہا مین وفات پائی تھی۔ آنسے قیس بن ابو حازم نے روایت کی ہو ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے اسمعیل بن خالد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عمرو کندی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگون تم مین سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بنکر جائے تو وہ اگر ایک تاگہ بھی (وہان کی آمدنی کا) ہمسے چھپائے تو یہ خیانت ہو قیامت کے دن اُسے لائیگا پس ایک انصاری سیہ فام کھڑے ہو گئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھسے اپنا کام واپس لیجیے حضرت نے فرمایا کیون انھون نے کہا ابھی آپنے ایسا ایسا فرمایا ہو آپنے فرمایا ہان یہ مین اُس شخص کے لیے کہتا ہون جسکو عامل بناؤن کہ وہ قلیل و کثیر سب لے آئے پھر جسقدر اسکو دیدیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حضرمی ہین اور بعض لوگ انکو کندی کہتے ہین صحیح یہی ہو کہ یہ کندی ہین۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کندی کے بھائی تھے انسے انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے معاملات مخفی ہوتے ہین نیز عورت لو اپنی رضامندی یا ناراضامندی

؎ ترجمہ یعنے شعر گوئی ترک کردی اور اُسکے عوض مین یہ بات اختیار کی ہو کہ جب اذان صبح کی ہوتی ہو اُٹھ کھڑا ہوتا ہون ؛ کتاب خدا کا کوئی شریک نہین ہو ؛ یعنے شراب خواری اور رندانہ مجلسین چھوڑ دین ؛ یعنے جامہ نوشی ترک کردی اور مین اپنے آپکو اسکی وجہ سے خوشدل پاتا ہون اور یقیناً وہ حرام تھی ؛

Marfat.com

بیان کردے مگر بکر کی رضا اُسکا خاموش ہوتا ہی۔ اور سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے انھون نے ابو زبیر سے انھون نے عدی بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوے حاضر ہوے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہی اور دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہی اور اسنے اسکو غصب کر لیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ہاتھ مین زمین ہی وہ قسم کھاوے جب لوگون نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپنے اس سے فرمایا کہ خبردار ہو جس نے مرد مسلمان کے مال (تلف کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالی کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوے دیکھے گا۔ اسنے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے آپنے فرمایا کہ اُسکے لیے جنت ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ میرے خیال مین پہلے ہی شخص ہین یعنی عدی بن عمیرہ بن فروہ۔ مین کہتا ہون کہ حق ابو نعیم ہی کے ساتھ ہی کہ وہ دونون ایک ہین لیکن انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا ثابت نہین ہی۔ اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کوفہ مین رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہان گئے تو انھون نے اہل کوفہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین کچھ سخت و نا ملائم باتین سنین پس بنو ارقم نے جو قبیلہ کندہ کے خاندان سے اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے کہا تھا کہ ہم اس شہر مین نہین رہتے ہین کہ جسمین لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو دشنام دہی کرتے ہین پس وہ وہان سے حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراقی آتا تھا تو یہ اُسکو جزیرہ مین اُترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کر بیٹھین گے اور انکو کچھ زمین دیدیتے تھے بعد اسکے انھون نے اہل عراق کو یہ لکھ بھیجا کہ مین خوف کرتا ہون کہ نصیبین کے بچھو تمکو تکلیف پہونچائینگے لہذا تم مقام رہا مین رہو اور وہین انکو زمین دیدی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ صفین مین شریک ہوے۔ عدی کا انتقال مقام رہا مین ہوا۔ ابو الہیثم نے کہا ہی کہ یہ عدی اور وہ عدی جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا دونون ایک ہین اور ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ عدی بن عمیرہ کندی اور بقول بعض حضرمی بن زرارہ بن ارقم ابن نعمان عدی بن فروہ کندی کے قوم سے ہین کنیت انکی ابو فروہ ہی۔ ابن ابی خیثمہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن فروہ کے درمیان مین فرق بیان کیا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور (یہ بھی) کہا ہی کہ انکی نسبت کہا جاتا ہی کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ ابن ارقم کندی ہین کوفی الاصل تھے اور وہین انکا مسکن تھا مگر حران چلے گئے تھے بعض نے کہا ہی کہ یہ وہی پہلے

Marfat.com

شخص ہین یعنی عدی بن عمیرہ کندی ہین یہ اکثر لوگون کے نزدیک عمر بن عبد العزیز کے مصاحب تھے اسکو بخاری نے کہا ہو اور بخاری کے علاوہ لوگون نے بخاری کی مخالفت کی ہو اور انکو عدی بن عمیرہ کندی کہا ہو اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہین ہین اور احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ یہ نہ تو عمیر کے بیٹے ہین نہ فروہ کے اور انکے والد کو تیسرا شخص کہا ہو اور انسے ایک شخص نے روایت کی ہو جسکو لوگ عرس کہتے تھے رجاء بن حیوہ نے عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ واقدی نے کہا ہو کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے منکسہ مین بمقام کوفہ وفات پائی۔ انکو مین پہلا ہی عدی خیال کرتا ہون واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا یہ کلام ایسا نہین ہو کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابو حاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ یہ ان دونون کے علاوہ ہین ہان احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ یہ عدی ان دونون کے علاوہ شخص ہین اور شک نہین ہو کہ اسمین احمد بن زہیر نے غلطی کی اور مین بھی اس بات مین نہین شک کرتا ہون کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہین نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہین میرے خیال مین یہ تینون شخص ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس سہمی ہین یہ بھی مولفۃ القلوب مین سے تھے علی بن مبارک نے محمد بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ انھین مین سے تھے مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انھین مین عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ معروف نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ بن خباب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہین جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ اُنکے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ مین شہید ہوے انکے سینہ مین برچھا مار دیا گیا تھا اُسی کے صدمہ سے مر گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسی طرح ابن اسحاق اور واقدی نے کہا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابن نضیلہ اور یہ نضیلہ بن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہین اور عدی کی والدہ مسعود بن خنافہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھین انھون نے اور انکے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہین یہ عدی

ابن نضلہ نے وفات پائی یہ اسلام مین اول مورث ہین کہ انکے بیٹے نعمان نے انکی میراث پائی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی اسدی قریشی ہین یہ نوفل کے دونون بیٹون ورقہ اور صفوان کے بھائی تھے انکی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابط شرافہی کی بہن تھین اسکو زبیر نے بیان کیا ہی عدی فتح مکہ مین اسلام لائے تھے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی طرف سے حضرموت کے عامل رہے ام عبد اللہ بنت ابی بختری بن ہشام انکی زوجہ تھین عدی انکو برابر لکھ لکھ بھیجتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آؤ مگر وہ نہ آتی تھین بالآخر عدی نے انکو یہ شعر لکھکر بھیجا ؎

اذا ام عبد اللہ لم تحمل بوادیہ ولم تمس قریباً ہیج الشوق دواعیہ

تو ام عبد اللہ سے انکے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمھارے چچازاد بھائی کا اب یہ حال ہو رہا ہی تم اُسکے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (اُنکے پاس) چلی گئین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کندی ہین ابو عائذ انکی کنیت تھی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر آئے تھے اسکو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہی -

باب العین والراء

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر حارثی ہین انکے والد اوس بن قیظی ان منافقون کے سردارون مین سے تھے جو کہتے تھے کہ ان[۵۲] بیوتنا عورۃ اور ابن اسحاق اور واقدی نے ذکر کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو احد مین بوجہ کمسنی کے چند اور لوگون کے ہمراہ جنمین ابن عمر اور براء بن عازب بھی تھے واپس کردیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سردارون مین سے تھے

[۵۱] ترجمہ - جب ام عبد اللہ نے اسکے یہان آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئین تو انکا شوق اور بھی جوش مین آیا ۱۲

[۵۲] ترجمہ - بیشک ہمارے گھر تنہا ہین ہم جہاد مین نہین جاسکتے ۱۲

Marfat.com

بڑی سخی تھے سخاوت مین عبداللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے - ابن قتیبہ اور مبرد نے ذکر کیا ہو کہ (ایک مرتبہ) عرابہ نے شمخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جارہا تھا اُس سے پوچھا کہ مدینہ کیون جاتے ہو اسنے کہا اپنے گھر والون کے واسطے غلہ لینے جاتا ہون اسکے ساتھ دو اونٹ تھے پس انھون نے چھوارے اور گیہون سے انکو بھر دیا اور اسکو کپڑے پہنا دیے اور اسکی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور انکی اپنے اس قصیدہ مین مدح کی ؎

رأیت عرابۃ الاوسی یسمو الی الخیرات منقطع القرین اذا ما رایۃ رفعت لمجد تلقاہا عرابۃ بالیمین
اذا بلغتنی وحملت رحلی عرابۃ فاشرقی بدم الوتین

کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شماخ جہنی ہین - یہ اس تحریر مین گواہ تھے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کے لیے بحرین بھیجنے کے وقت لکھدی تھی - اسکو دباغ نے اُسمین ذکر کیا ہو کہ جسمین ابوعمر پر استدراک کیا ہو -

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

عبدالرحمن کے والد تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو انکی سندون مین انکا ذکر ہو اور اس سے زیادہ انکی نسبت اور کچھ نہین بیان ہو -

(سیدنا) عرباض (رضی اللہ عنہ)

ابن ساریہ سلمی ہین انکی کنیت ابو نجیح تھی - انسے عبدالرحمن بن عمرو اور جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیرہم نے روایت کی ہو یہ شام مین رہتے تھے - ہمکو ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ معروف بابن شیرجی دمشقی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعلاء یعنی احمد بن مکی بن حسنویہ حسنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومنصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعبداللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر نبردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انھون نے خالد بن

؎ ترجمہ مینے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکیون کی طرف ترقی کرتے ہین اور کوئی انکا ساتھی نہین ہوتا جب کوئی جھنڈا بزرگی کا بلند کیا جاتا تو عرابہ اُسکو داہنے ہاتھ سے لیتے ہین ؛ جب تمنے مجھے پوشیدہ کیا اور سواری میری غلہ سے لاد دی تو نے اے عرابہ تو اب رگ گردن کو سرخ کرلے ؛ ۱۲

معدان سے انھون نے عبد الرحمن بن عمرو سے انھون نے عرباض بن ساریہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (کہ جسکی وجہ سے) آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور دل لوگون کے دہلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونیوالے کی ہو پس آپ ہمین کیا وصیت کرتے ہین آپنے فرمایا مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہون اگرچہ حبشی غلام ہو۔ پس جو شخص تم مین سے زندہ رہیگا بڑا اختلاف دیکھیگا تم لوگ امور محدثہ سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہین پس جو شخص تم مین سے اسکو پاوے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرے اور خلفاء مہدیین و راشدین کے طریقہ کو (اختیار کرنے) اور سخت پکڑو اسکو عرباض کی وفات ۷۵ھ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر والے فتنہ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غرر ب (رضی اللہ عنہ)

کندی تھے انکا شمار اہل شام مین ہو آنسے ابو عفیف یعنی عبد الملک نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزین پیدا کروگے مگر محدثات عمر (رضی اللہ عنہ) مجھکو بہت محبوب ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکاء بن عامر بن صعصعہ ہین یہ عرفجہ اور انکے بھائی عمرو بن عامر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر آئے تھے آپنے انکے رہنے کے مقامات یعنے مصنع اور فرار ہبہ کردیے تھے اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ کندی ہین عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے انکا نسب انکے بھائی عدی کے تذکرہ مین گذر چکا ہو آنسے انکے بھتیجے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہو آنسے زہدم بن حارث نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھپر قصداً جھوٹ باندھا پس اسکو چاہیے ہو کہ اپنی جگہ دوزخ مین تلاش کرے۔ اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتون کی تزویج مین عورتون ہی سے مشورہ لو۔ اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہو اور انھون نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انھون نے عرس سے روایت کی ہو۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کے نسب مین جو کچھ کلام ہو وہ پہلے گذر چکا ہو۔

Marfat.com

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کندی ہین انکا صحابہ مین ذکر کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو نہین جانتا ہون بعض لوگون نے کہا ہی کہ عبداللہ بن زبیر کے فتنہ مین انکی وفات ہوئی تھی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن کرب تمیمی ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ عرفجہ بن اسعد بن صفوان تمیمی ہین بصری تھے یہ وہی شخص ہین کہ ایام جاہلیت مین واقعہ کلاب کے دن انکی ناک کو صدمہ پہونچا تھا ہمکو ابو منصور بن بکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہونچا کر خبر دی انھون نے ابو الاشہب سے انھون نے عبدالرحمن بن طرفہ بن عرفجہ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی انکے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور انکے دادا کی ناک واقعہ کلاب مین کٹ گئی تھی تو انھون نے چاندی کی ناک لگالی تھی وہ بدبو کرنے لگی (انھون نے کہا) مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگالون اور اس حدیث کو ہاشم بن بزید اور ابو سعید عثمانی نے ابو الاشہب سے اپنی سند کیساتھ نقل کر کے اُسی کے مثل روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ یہ وہ شخص ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان سے انکے حق مین کہا تھا اور انکو مدد کیلیے بھیجا تھا کہ انسے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکو اسی طرح ذکر کیا ہی کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہین مینے اسکو بہت سے اُن صحیح نسخون مین دیکھا ہی جو کہ نہایت معتبر ہین کہ خزیمہ غلط ہی بلکہ وہ ہرثمہ ہین اور یہ وہی شخص ہین جنکو عتبہ بن غزوان کی مدد کے لیے حضرت عمر نے بھیجا تھا اور ابو بکر صدیق نے بھی عمان مین انسے جیفر بن جلندی کو مدد دی تھی (یہ اسوقت) کہ جب وہان کے لوگ لقیط بن مالک ازدی صاحب تاج کے ساتھ مرتد ہوگئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محصن علقانی اور عکرمہ بن ابی جہل تھے پس انھون نے مرتدون پر فتح پائی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اشجعی ہین بعض نے کہا کندی ہین اور بعض نے انکے والد کا نام صریح اور بعض نے ضریح اور بعض نے طریح اور بعض نے شریک اور بعض نے ذریح بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے انکے علاوہ کہا ہی اور انمین سے بعض

لوگون نے انکو اسلمی کہا ہو یہ کوفہ مین رہتے تھے انسے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور شعبی وغیرہم نے روایت کی ہو کہ زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انھون نے عرفجہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ آجکی شب (یعنے خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کیے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کیے گئے پھر عمر وزن کیے گئے پھر عثمان وزن کیے گئے یہ سب لوگ بھاری اترے - ہمکو یحیی بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد ابن ابی عاصم تک پہونچاکر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے زیاد ابن علاقہ سے انھون نے عرفجہ بن شریک سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہوگا پس جو ارادہ کرے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو پراگندہ کرے حالانکہ وہ مجتمع ہون تو تم لوگ اُسکو مارو خواہ کوئی ہو - ابوعمر نے کہا ہو کہ احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ عرفجہ اسجعی عرفجہ بن شریح کندی کے علاوہ ہین اور کہا کہ جسطرح احمد نے کہا ہو وہ میرے نزدیک نہین اور انسے ابوعمر نے یہ دونون حدیثین روایت کی ہین اور کہا ہو کہ عرفجہ کے والد کے نام مین بہت اختلاف ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرثمہ بن عبد العزی بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو بارق کے بھائی تھے اور بارق کا نام سعد بن عدی بن حارثہ بن عمرو مزیقیا یہ وہی شخص ہین جنھون نے موصل مین لشکر جمع کیا تھا - اور اُسکے حاکم ہوے اور موصل کی نسبت انکی بہت خبرین ہین یہ وہی شخص ہین کہ انکے ذریعہ سے عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو مدد دی تھی جب انکو بصرہ کا حاکم کیا تھا - اور ابن غزوان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ مین عرفجہ بن ہرثمہ سے تمھاری مدد کرتا ہون کیونکہ وہ دشمن سے بڑے لڑنے والے اور مکر کرنے والے ہین - جب وہ تمھارے پاس آوین تو اُنسے (امور جنگ مین) مشورہ لیتے رہنا ہشام کلبی نے انکو اسی نسب سے ذکر کیا ہو اور انکو بنی عمرو سے جو بارق کا بھائی تھا شمار کیا ہو اور کہا ہو کہ انکا شمار بارق مین ہو اور طبرانی نے ذکر کیا ہو کہ یہ وہی شخص ہین کہ جنھین حضرت عمر نے عتبہ بن غزوان کی امداد کے واسطے بھیجا تھا اور ابوعمر نے انکو عرفجہ بن خزیمہ کہا ہو پس اسمین تصحیف ہوگئی ہو اور ہم اسکو ذکر کرچکے ہین کہ اُنکی غلطی پہچان لی جاوے ہمکو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یزید بن ایاس اردی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علیل عنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابوعثمان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوعبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہان چار ہزار لوگونکو ازد اور طی اور کندہ اور عبد القیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ بارقی کو حکم دیا پس انھون نے فارس سے موصل تک

Marfat.com

انکو معافی مین دیدیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شبخون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور ہمسے ابوزکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن یزید نے سری بن یحیی سے اُنھون نے سیف بن عمرو سے انھون نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاق مین جمع ہو رہے ہین اور مین وہان سے چلا آیا ہون تکریت مین مقیم ہون پس حضرت عمر نے انکے پاس لکھا کہ عبد اللہ بن مغنم عبسی کو انطاق کی طرف روانہ کرو اور مقدمۃ الجیش انکے یعنی بن افکل عنزی اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ بارقی ہون اور تکریب و موصل کی فتح مین پوری حدیث بیان کی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی یزید۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر مستغفری نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ انکو شرف صحبت حاصل تھا مگر کوئی حدیث انکی نہین بیان کی۔

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین۔ کلبی نے ابوصالح سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیہ (اسکی شان نزول یہ ہے کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیان چھوڑین اور ایک بی بی جو ام کجہ کے نام مشہور تھین پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوے جنکا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونون نے اوس کا مال لے لیا۔ تو ام کجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیان چھوڑین اور میرے پاس کچھ نہین ہے کہ انکی معاش مین خرچ کرون حالانکہ انھون نے اچھا مال چھوڑا ہے وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ و عرفطہ لے گئے اور انھون نے لڑکیون کو کچھ بھی نہین دیا اور وہ لڑکیان میرے پاس ہین اور وہ دونون اُن لڑکیون کو کچھ کھانے پینے کو نہین دیتے اور میرے پاس ایسا نہین کہ انکو کفایت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ مین دیکھون اللہ برتر اسکے بارہ مین کیا حکم دیتا ہے۔ پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیہ اور آپنے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلوا بھیجا کہ تم مال سے کسی شئی کے قریب نہونا (یعنے اسمین سے کچھ صرف نکرنا) یہانتک کہ مین تمکو دیکھون پھر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

[1] ترجمہ۔ مردون کے لیے حصہ ہے اُس (مال) مین جو چھوڑ جائین والدین اور رشتہ دار ۱۲

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن حبیب اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابن جبیر ازدی ہین بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے واقعۂ طائف مین شہید ہوے انھون نے اولاد چھوڑی تھی - انکی کوئی روایت معروف نہین انکو ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہو کہ ابن حباب ہین اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ ابن حبیب کہے جاتے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی ہین انکی کنیت ابو مکعت تھی انکا تذکرہ ابو مکعت اور ابو مصعب مین کیا گیا ہو پس چاہیے کہ وہان انکا حال دیکھا جائے -

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک تمیمی ہین یہ صحابی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہو کہ یزید بن عبد اللہ نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ عرفطہ بن نہیک تمیمی کھڑے ہوے اور کہا یا رسول اللہ مین اور میرے گھر والے شکار سے رزق حاصل کرتے ہین اور اسمین ہمارے لیے حصہ و برکت ہو اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہو اور ہمکو اسی کی طرف حاجت ہو کیا پس آپ اسکو حلال کہتے ہین یا حرام آپنے فرمایا حلال کہتا ہون اس لیے کہ اللہ تعالی نے اسکو حلال کیا ہو اور پوری حدیث بیان کی -

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ عدوی ہین مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے اسکو ابو موسی نے کہا ہو اور ابو عمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہین اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن جمید بن عوج بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہین قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انھون نے ہجرت کی تھی مگر ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش مین نہین ذکر کیا ہو ہان موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ذکر کیا ہو - مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے سمجھ مین نہین آتا ہجرت فتح مکہ کی ساتھ ہی منقطع ہوگئی تھی ابو موسی نے انکے تذکرہ کو دو دفعہ کیا ہو اور کہا ہو کہ عروہ بن عبد العزی ہین اور اُنپر وہان کلام وارد ہوگی -

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسمار بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور

بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحاق اور واقدی نے انکو اُن لوگون مین بیان کیا ہی جو کہ بیر معونہ کے واقعہ مین شہید ہوے تھے۔ مشرکون نے واقعہ بیر معونہ مین عروہ بن اسمار کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجودیکہ انکی قوم بنی سلیم نے انکو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انھون نے منظور نکیا اور کہا کہ مین اپنے ہمراہیون سے اپنی جان عزیز نہین رکھتا بعد اسکے آگے بڑھے اور لڑے یہانتک کہ شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعد بعض نے کہا ہی کہ ابن ابی الجعد بارقی ہین اور بعض نے ازدی کہا ہی یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہی کوفہ مین رہتے تھے انسے شعبی اور سبیعی اور شبیب بن غرقدہ اور سماک بن حرب اور شریح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہی یہ اُن لوگون مین تھے جنکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ مین تھے اور سرحد روز کے محافظ تھے اور انکے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے اُنمین ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جسکو دس ہزار درہم کو لیا تھا شبیب بن غرقدہ نے کہا ہی کہ عروہ بن جعدہ کے گھر مین مینے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بندھے ہوے دیکھے مجھکو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابو داؤد طیالسی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن جازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زبیر بن حمر بث ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد بارقی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مسح کر رہے تھے پس اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ جبریل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ مگر ان دونون کا بارقی کہنا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہی ایک ہی ہی کیونکہ بارق ازد ہی کی شاخ ہی اور وہ بارق ابن عدی بن حارثہ بن امرالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہین انکو بارق اس وجہ سے کہا گیا ہی کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوے تھے اسکا نام بارق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہو گئے تھے اور بعض نے اسکے علاوہ کہا ہی۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

سعدی ہین اسکو ابو بکر اسمعیلی نے بیان کیا ہی انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتین یہ ہین کہ ویران (مقام) آباد ہو جاوین اور آباد (مقام) ویران ہو جاوینگے اور جہاد (کا مال غنیمت) فی ہو جاویگا اور آدمی امانت کو اپنے قلب سے اس طرح نکالڈالیگا جس طرح

Marfat.com

اونٹ درخت سے پتے کھینچ لیتا ہو۔انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہنی انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو۔ انکو عبد الوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابوداؤد (سجستانی) تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حنبل و ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے سفیان سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے عروہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فال بد کے متعلق پوچھا آپنے فرمایا کہ فال نیک اچھی چیز ہو اور مسلمانون کو فال بد پر خیال نکرنا چاہیے۔ پس جسوقت کوئی شخص تم مین سے فال بد دیکھے تو کہے اللھم لایاتی بالحسنات الانت ولا یدفع السیئات الا انت لاحول ولاقوۃ الا بک[1]۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھکر کہا ہو کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہو انسے حبیب نے روایت کی ہو اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر جہنی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اسکو ہمنے ذکر کر دیا تاکہ پہچان ہو جاوے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبید بن رفاعہ انکو بھی اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انھون نے عروہ ابن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہو کہ اسماء بنت عمس اپنے تین لڑکون کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوین اور ان لڑکون کو افسون سکھانے کی اپسے اجازت مانگی آپنے فرمایا سکھا دو۔ اسمعیلی نے کہا ہو کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہین ہلاک ہوے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے انکو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہو اور انکا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہو چکا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہان انکا نسب نہین بیان کیا پھر یہان انکو عروہ بن عبد العزی کہا ہو اور نسب بھی بیان کیا اور کہا ہو کہ مہاجرین حبش سے ہین اور وہ دونون ایک ہین حالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبد العزی ہین اور

[1] ترجمہ۔ اے اللہ نیکیان تو ہی لاتا ہو اور برائیان تو ہی دفع کرتا ہو نہین طاقت و قوت مگر تیری مدد سے۔

Marfat.com

انکے بیان مین انکا نسب پہلے گذر چکا ہو جس طرح کہ ابو عمر اور زبیر وغیرہما نے ذکر کیا ہو اور شک نہین کہ ابو موسی نے چونکہ اس تذکرہ مین عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجرین فتح سے لکھا ہوا دیکھا اور انکا نسب انکو معلوم نہ تھا اور یہان عزوہ کو ابن عبد العزی لکھا ہوا دیکھا عبد العزی نام انکے دادا کا تھا لہذا انھون نے ان دونون کو دو شخص خیال کیا اگر وہ غور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہین اور ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح سے ہین وہم اور غلطی بیجا کاتبون کی ہو واللہ اعلم - اور جسنے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ان عبد العزی کی طرف منسوب ہین اور انکی صلبی اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہو منجملہ انکے نعمان بن عدی بن نضلہ بن عبد العزی بن حرثان ہین نعمان کے اور عبد العزی کے درمیان مین دو شخص ہین علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہو کہ بعض لوگون نے عزوہ و اثاثہ بن عبد العزی کی طرف منسوب کیا ہو اور زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ ابو اثاثہ بن عبد العزی کے بیٹے عمرو ابن اثاثہ ہین - اور وہ مہاجرین حبش سے ہین اور انکی والدہ نابغہ بنت حریملہ تھین یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے ہمنے انکو عمرو بن اثاثہ کے نام مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم -

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض بن ابی الجعد بارقی ہین اور بارق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہو اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ بارق ایک پہاڑ (کا نام) ہو بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہان فروکش ہوے تھے پس وہ اسی (کے نام) سے منسوب ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھین عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا اور انکے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بھی مقرر کیا تھا یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تھا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور یہ حدیث انسے مروی ہو کہ گھوڑی کی پیشانی مین خیر وابستہ ہو اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عروہ بن ابی الجعد کے بیان مین لکھا ہو اور بعض نے ابن ابی الجعد کہا ہو - یہ پہلے گذر چکا ہو - اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین کیا حالانکہ ایسے تذکرون کی انکی عادت ہو - عروہ کے پاس ستر گھوڑے رہتے تھے جن لوگون نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ مین کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا تھا یہ اُن سب مین بڑے تھے -

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو غاضرہ تھی فقیمی تھے فقیم بن دارم تمیمی کی اولاد سے تھے - ہمکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھکو میرے والد نے خبر دی کہ مین مدینہ آکر مسجد مین داخل ہوا

Marfat.com

اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے انکے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے تھے یا غسل کے پس اُنھون نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ انکی طرف کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ یارسول اللہ فلان بات بتائیے فلان بات بتائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ کا دین نہایت آسان ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قشیری (رضی اللہ عنہ)

انکو اسماعیلی نے صحابہ مین بیان کیا ہے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی ہے کہ عروہ نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤن کی پرستش کیا کرتے تھے انسے ہم دعا مانگتے تھے مگر ہماری دعا مقبول نہوتی تھی پھر خدا نے آپکو مبعوث کیا اور ہمکو اُن خداؤن سے نجات دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہوا وہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اسکے آپنے میرے لیے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسلمی ہین۔ صحابی تھے اسکو جعفر نے کہا ہے اور کچھ انھون نے انکی نسبت ذکر نہین کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگون نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد الرحمن رکھا تھا اسکو جعفر نے کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

مرادی ہین جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ ابن منیع نے بخاری سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ یہ کوفہ مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بھی روایت کی ہے مگر حدیث کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ انصاری ہین اوسی ہین واقعہ خیبر مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خصفہ بن قیس غیلان ثقفی ہین کنیت انکی ابو مسعود تھی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو یعفور تھی اور انکی والدہ سبیعہ

Marfat.com

بنت عبد شمس بن عبد مناف قریشیہ تھین - عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود مین جاکر ملجاتا ہو یہ عروہ وہی شخص ہین کہ جنکو قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واقعہ حدیبیہ مین بھیجا تھا یہ (وہان سے جب) قریش کے پاس واپس آئے تو اُنسے کہا کہ تم لوگون پر ایک واضح امر پیش ہو اُسکو قبول کرو - ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر خبر دی انھون نے اسحاق سے روایت کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ثقیف سے واپس ہوے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپکے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ مین پہونچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤن سو لہذا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا جیسا کہ انکی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تمکو قتل کرڈالین گے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ انمین نخوت ہو بوجہ اسکے کہ وہ اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین اپنی قوم مین انکی آنکھون سے زیادہ محبوب ہون قوم انکی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے - پس یہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے ہوے چلے اور یہ امید کرلی کہ انکے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ انکی مخالفت نکرینگے جب یہ اُنسے نزدیک ہوے اور اُن لوگون کو اسلام کی طرف بلایا اور انکو اپنا دین ظاہر کیا - ان لوگون نے ہر طرف سے انکے تیر مارنا شروع کردیے پس ایک تیر ایسا پڑا (کہ اُسکے صدمہ سے) شہید ہو گئے - بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہین کہ اُنھین لوگون مین سے ایک شخص نے انکو قتل کیا اور اُسکا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے تھا اور بنو احلاف کا خیال ہو کہ عتاب بن مالک کی اولاد مین سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا - عروہ سے کہا گیا کہ تم اپنے خون مین کیا دیکھتے ہو انھون نے کہا کرامت کہ اُسی سے مجھکو اللہ نے بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے شہادت کو میرے پاس بھیجا ہو نہین ہو مجھ مین کوئی چیز لیکن جو اُن شہیدون مین تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر اللہ کی راہ مین شہید ہو گئے قبل اسکے کہ آنحضرت ہجرت کرین پس تم لوگ مجھکو اُنکے ساتھ دفن کردو پس اُن لوگون نے اُنھین کے ساتھ دفن کردیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا تھا کہ عروہ کا حال اُنکی قوم مین مثل حال صاحب یس کے ہو اُنکی قوم مین اور قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے قول لولا انزل ہذا القران علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر مین بیان کیا ہو کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابو خالد کا تھا - وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ کہتے ہین اگر حق ہوتا تو قرآن مجھپر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور دو گانون سے مراد مکہ اور طائف ہو اور عروہ حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت مین مشابہ تھے - اُنسے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردون کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہون کو ہدم کردیتا ہو جس طرح کہ بھیڑیا وُنکو

ہدم کردیتی ہو کہا گیا یارسول اللہ زندون کے واسطے اسکی کیا کیفیت ہو آپنے فرمایا کہ زندون کے واسطے تو وہ بڑی ہدم کرنے والی چیز ہو۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جسکو لوگ ابوالملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو انسے شعبی نے روایت کی ہو کہ انھون نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اسکے واسطے ایک سیاق ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا ہون کہ کسی نے انکا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود ہی کہے جاتے ہین انکا کوئی نام نہین بیان کیا گیا ہو ہان بعض لوگون نے عبداللہ نام بیان کیا ہو ہم اس سے پہلے تذکرہ مین اسکو ذکر کر چکے ہین پس اگر یہ قول محفوظ ہو تو وہ ضرور ہی نادر ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن حدعان بن فہل بن زہلان ابن جندب بن خارجہ بن سعد بن قطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ انکے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہین جنکے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن حصین فزاری کو بھیجا جبکہ انھون نے انکو زمانہ ردت مین قید کرکے ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا تھا جسکو اسمعیل بن عبید اور ابراہیم ابن حمید وغیرہما نے اپنی سندون کو ابوعیسی محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد اور زکریا بن زائدہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارث بن لام طائی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ مین آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے مین نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ مین قبیلہ طی کے پہاڑون سے آیا ہون مینے اپنی سواری کو پست کر دیا ہو اور اپنے آپ کو بہت تکلیف مین ڈالا ہو خدا کی قسم جو پہاڑ مجھکو ملا مین اُسپر ٹھیرا پس کیا میرا حج ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز مین شریک ہوا اور ہمارے ساتھ وقوف کرے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یا رات کے وقت عرفہ مین وقوف کر چکا ہو تو اسکا حج پورا ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

Marfat.com

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب انصاری ہین انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو (امام) بخاری نے کہا ہو کہ انکا شمار تابعین مین ہو اور یہی درست ہو ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو انسے ولید بن عامر مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری کا مالک اسکے صدر مقام مین بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی ملیکی ہین۔ اہل شام مین انکا شمار ہو بخاری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ صحابی تھے ہمکو محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجارتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد ابن عبدالرحمن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جعفر نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو سعد ابن سنان نے یزید بن عبداللہ بن عریب نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی کہ آپنے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سرا وعلانیہ ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہو جو جہاد فی سبیل اللہ مین اپنا مال خرچ کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعین حمیری کی اولاد سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکے حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیران دونون کی متعلق تھی۔ اسکو کلبی نے کہا ہو انکے بھائی کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان ہوا ہو۔

باب العین والسین

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

عذری ہین اور بعض لوگ انکو غفاری کہتے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک زمین وادی قریٰ مین مانگی تھی جو آپنے انھین دیدی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عبس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک مین دیکھا تھا آپنے مسجد وادی القریٰ مین نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے اسی طرح عبس کے نام مین لکھا ہو اور ابو عمر نے عنبر کے نام مین بھی انکا تذکرہ لکھا ہو مگر اسمین اختلاف ہو امیر ابو نصر نے عنبر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ عذری ہین اور صحابی ہین انکی حدیث ابو حاتم رازی نے روایت کی ہو بعض لوگون کا بیان ہے کہ

Marfat.com

وہبی اسکے ساتھ متفرد ہین - اور عبد الغنی بن سعید نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے انکا نام عس بیان کیا ہی اور بہ نسبت عنتر کے وہ صحیح ہی مگر ابو عمر کی کتاب استیعاب کے کئی صحیح نسخون مین مینے عنتر لکھا ہوا دیکھا ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) عسمدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سکسکی - انکا شمار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ہی فتح مصر مین شریک تھے اہل مصر مین مشہور ہین یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عسعس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ تمیمی ہین بصری تھے بصرہ مین رہتے تھے انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہی انسے حسن اور ارزق بن قیس حارثی نے روایت کی ہی - بیان کیا جاتا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود حدیث نہین سنی انکی حدیث مرسل تھی انکی کنیت ابو صفرہ تھی بعض نے کہا ہی کہ ابو صفیرہ اور بعض نے کہا کہ ابو سفرہ تھی - شعبہ نے ارزق بن قیس سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مینے عسعس بن سلامہ کو کہتے ہوے سنا کہ اصحاب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص پہاڑ مین عبادت کرنے کو چلے آئے پس (وہین) گم ہوگئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے انھون نے عرض کیا کہ مینے نذر مانی تھی کہ مین گوشہ نشینی کرونگا اور عبادت کیا کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نکرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نکرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات[1] مین ایک تھوڑی دیر ٹھیرنا بہتر ہی تنہائی مین چالیس برس عبادت کرنے سے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

باب العین والصاد

(سیدنا) عصام (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین صحابی تھے - ہمکو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندون کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق بن عصام مزنی نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا اور وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کہمین) لشکر بھیجا تھا تو آپنے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوی ہی) موذن (کی اذان) کو سنو تو (اسوقت) تم کسی کو قتل نکرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

[1] کیونکہ اسلامی مقامات مین رہنے سے یا تو خود اسکو مسلمانون سے دینی نفع پہونچیگا یا اس سے دوسرے مسلمان نفع اٹھائینگے ۱۲

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُبیر بن زید بن عبد اللہ بن صریم بن واثلہ بن عمرو بن عبد اللہ بن لوی بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبد مناہ ابن ادبن طانجہ بن الیاس بن مضر تمیمی تیم ربابی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن عبد مناہ کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے - یہ تیم تمیم بن مر بن ادبن طانجہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عصمہ سجاح کے کارزار مین شریک تھے (کیونکہ) اُسنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تھا - یہ ان دونون بنی عبد مناہ کے سردار تھے - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی - اور ابونعیم نے کہا ہی انکا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہی عصیمہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا حال بیان کیا جاویگا -

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے - انکو موسی بن عقبہ نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی - انکے نسب مین بھی جو کچھ کلام ہی انشاء اللہ عصیمہ کے نام مین ذکر کیا جاویگا -

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کیے گئے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ عصمہ بن دبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہین - غزوۂ بدر مین شریک تھے اسکو موسی بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہی مگر ابن اسحاق اور ابومعشر نے انکو اہل بدر سے نہین کہا ہی - ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ غزوۂ بدر مین شریک تھے انمین ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونون جو دبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان سے تھے اسی طرح انکو ابن کلبی نے بھی کہا ہی - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن منیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوۂ حدیبیہ مین شریک تھے - انھون نے درخت کے نیچے

بیعت کی تھی اُسکے بعد تمام غزوات مین شریک تھے اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے انکو ابن دباغ اندلسی نے ابوعمر پر استدراک بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرج یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین مین شریک تھا۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔ اور انکو ابو احمد عسکری نے ذکر کرکے کہا ہی کہ یہ عصمہ بن سرج ہین۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہوزنی ہین اور بعض نے کہا ہی کہ سلمی ہین انکا نام عصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عصمہ رکھا انسے عبداللہ بن ازہر نے روایت کی ہی کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے انسے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہی انھون نے کہا وہ بہت بڑا ہی بہت بڑا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری حطمی ہین اسکو ابو نعیم اور ابوعمر نے کہا ہی لیکن ابوعمر نے انکا نسب نہین بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہی کہ عصمہ بن مالک بن ایسہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اور انھین کے مانند ابن مندہ نے بھی انکا نسب بیان کیا ہی لیکن کہا ہی کہ خثعمی تھے انسے عبداللہ بن وہب نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے اسکا دنیا مین رہنا جو حق کلام کرے اور اُس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہی۔ نیز اُنسے روایت کی ہی اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا طلاق کا اختیار اُسی کو ہی جسکے ہاتھ مین عورت کی پنڈلی ہی (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہی غیر کو اختیار نہین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ خثعمی ہین اُنکی غلطی ہی اور یہ نسب جسکو انھون نے بیان کیا ہی انصار مین مشہور ہی اسمین کوئی شبہہ نہین ہی اور ناسخ کی بھی غلطی نہین ہی کیونکہ مینے اسکو بہت سے صحیح نسخون مین دیکھا ہی (بنابرین وجہ) مین نہین جانتا ہون کہ ابن مندہ نے (خثعمی ہونا) کہان سے کہدیا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مدرک انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ دھوپ مین بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اسکو نعیم بن حماد نے زاجر بن صلب سے انھون نے بسطام بن عبید سے انھون نے عصمہ بن مدرک سے روایت

Marfat.com

کیا ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو- واللہ اعلم-

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے - غزوۂ بدر مین شریک تھے اور انکو ابو نعیم اور ابن مندہ نے عصمہ کہا ہو اور (بیان کیا ہو کہ) کہا گیا ہو (کہ یہ) عصیمہ ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے (یہ) ابن شہاب و ابن اسحاق کے قول مین ہو- انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو عبد اللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ عصمہ کے نام مین لکھا ہو-

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اشجعی ہین بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہد مین شریک رہے - حضرت معاویہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی-

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہو کہ عصمہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہو کہ یہ اشجعی ہین اور یہ بھی کہا ہو کہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور وہ یہی ہین اگر یہ کہتے اس ترجمہ مین کہ عصمہ مگر بعض نے عصیمہ کہا ہو اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا واللہ اعلم-

باب العین والطاء

(سیدنا) عطاء (رضی اللہ عنہ)

ابن ابراہیم اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابراہیم بن عطا ثقفی ہین انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجارتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحیی بن عبد الرحمن بن عطا بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والون مین سے تھے - وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام منی مین لوگون سے یہ فرماتے ہوے سنا کہ اے لوگو اپنے جوتون مین دو تسمے لگایا کرو- ابو عاصم نے کہا ہو کہ ہم انکو یحیی بن ابراہیم بن عطا کہتے تھے مگر بعد مین معلوم ہوا کہ انکا نام یحیی بن عطا بن ابراہیم ہو- انکا تذکرہ ابن سندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عطا ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جوتے مین دو تسمے لگایا کرو- اسکو ابو عاصم نبیل نے عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز سے انھون نے یحیی بن ابراہیم

Marfat.com

ابن خطار سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کر کے کہا ہی کہ جوتی مین دو تسمہ لگایا کرو۔

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ شیبی بعض لوگون سے نقل کہا ہی کہ یہ عطا بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلاہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہین انکا نسب ابو بکر طلحی نے اسی طرح بیان کیا ہی یہ کوفہ مین رہتے تھے انسے قطر بن خلیفہ نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام (کعبہ) مین دیکھا تھا کہ آپکا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہی۔

(سیدنا) عطاء (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہی عطار نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے ہی جو کہ) اللہ کی راہ مین (کشتہ ہو کر) اپنے خون مین تڑپتا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل سے انھون نے ابن عطا مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو آپنے اُسکے آدمیون سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھنا تو (وہان) کسی کو قتل نکرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر دونون نے کہا ہی کہ سند مین یہ غلطی ہی صحیح یہ ہی کہ ابن عصام مزنی نے عصام مزنی سے روایت کی ہی انکا ذکر پہلے ہو چکا ہی

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

ابن یعقوب ابن سباع کے غلام تھے۔ انکو ابن مندہ نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی مگر معرفت صحابہ مین انکو نہین بیان کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا (انکی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اُٹھاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عطار (رضی اللہ عنہ)

ابن برز۔ ابو عشرا دارمی کے والد تھے انسے انکے بیٹے ابو عشرا نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ سوائے حلق اور لبہ کے (کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے) کیا ذبح نہین ہوتا ہی۔ آپنے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی ران مین برچھا مارو تب بھی تمکو کافی ہی۔ اور ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہین۔

Marfat.com

(سیدنا) عطارد (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجب بن زرارہ بن صدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گروہ سرداران تمیم کے ساتھ وفد ہوکر آئے تھے انمین سے اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے - یہ سب اسلام لائے - یہ سنہ ہجری کا واقعہ تھا اور کہا گیا ہے کہ سنہ ۵ کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے - یہ عطارد وہی شخص ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ریشمی کپڑا ہدیتاً دیا تھا جو انکو کسریٰ نے پہننے کے لیے دیا تھا صحابہ نے اس کپڑے کو دیکھکر تعجب کیا تو آپنے فرمایا کہ جنت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہین پھر فرمایا کہ تملوگ اسکو زید بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اُنسے کہو کہ وہ میرے واسطے اسکے عوض مین ایک کرتہ بھیجدین جب مجاعہ تمیمی نے نبوت کا کیسا تھا تو یہ اُن لوگون مین تھے جن لوگون نے اُسکی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہین ؎

امست نبیتنا انثی نطیف بہا واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

پھر یہ اسلام لائے اور انکا اچھا اسلام ہوا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بُسر مازنی ہین عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے - شام مین رہتے تھے - ہمکو ابوالفضل یعنی منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کو ابویعلی موصلی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوطالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے کہا ہے کہ ہمسے بقیہ بن عبدالولید نے معاویہ بن یحیی سے انھون نے سلیمان بن موسی سے انھون نے مکحول سے انھون نے خفیف بن حارث سے انھون نے عطیہ بن بسر مازنی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن وداعہ ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تو آپنے فرمایا کیا تمھاری زوجہ ہے اور پوری حدیث بیان کی - وہ عکاف بن وداعہ ہلالی کے تذکرہ مین بیان ہوگی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیمین بن ضباب تغلبی ہین مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہین آئے تھے اور واقعہ قادسیہ مین (قبیلہ) تغلب اور نمر اور ایاد پر سردار تھے اسکو ابن دباغ نے سیف بن عمر سے نقل کرکے بیان کیا ہے -

---

سلہ ترجمہ ہماری نبی ایک عورت ہے جسکو ہم لیے لیے پھرتے ہین ؛ اور تمام لوگون کے نبی مرد ہوا کرتے ہین ؛ ۱۲

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہین - اور بعض نے انکو سفیان بن عیینہ کہا ہی - انکو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عیسی بن عبداللہ بن مالک سے انھون نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان مین ثقیف کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے اُنکے واسطے مسجد مین ایک خیمہ نصب کرادیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپکے ساتھ انھون نے روزہ رکھا مگر ابن اسحاق نے یہ نہین ذکر کیا ہی کہ آپنے ماہ رمضان کے ایام گذشتہ کی قضا کا انکو حکم دیا اور اسکو زیادہ بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسی بن عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہی کہ علقمہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہی اور بعض نے کہا ہی کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہی اور انھون نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

سیدنا عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب بن عفیف نصری ہین لوگون نے انکو صحابی کہا ہی - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اسکے سوا مین کچھ اور نہین جانتا ہون اور حضرت عائشہ سے انکا نام عفیف روایت کیا ہی اسکو ابو نضر نے بیان کر کے کہا ہی کہ یہ صحابی تھے شام مین رہتے تھے -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر انکا شمار اہل شام مین ہی - انسے شریح بن عبید نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے تحفہ سے خوش ہوتے تھے تو اسکو نماز کا حکم فرماتے تھے - انکا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ عقبہ بن عامر - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عروہ سعدی ہین سعد بن بکر کے خاندان سے تھے انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہی - عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انکے والد نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگون کے ساتھ آیا - اور مین ان سب مین بہت چھوٹا تھا چنانچہ اُن لوگون نے مجھکو اپنے قافلہ مین چھوڑ دیا اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور اپنی حاجتین بیان کین آپنے فرمایا کیا تم مین اور کوئی بھی باقی ہی اُن سنے کہا کہ ہان ایک لڑکا ہمارے قافلہ مین ہی تو آپنے ان لوگون کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

پاس رہتے تھے مسجد مین پس اُن لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہی اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہی - اسمعیل بن عبیداللہ نے عطیہ بن عمرو سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ عروہ بن محمد بن عطیہ دوان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے ابو حمزہ خارجی کو اور طالب[1] حق کو قتل کیا تھا حکمرا ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابو داؤد بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن خلف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو وائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو انسے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا اُنکو غصہ آگیا (فوراً) وہ کھڑے ہوگئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھسے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہوا اور شیطان آگ سے (پیدا) ہوا اور آگ کسی چیز سے نہین گل ہوتی ہی لیکن پانی سے لہذا جب تمکو غصہ آوے تو وضو کیا کرو واللہ اعلم -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفیف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث مین انکا ذکر ہی - اسکو ابو زکریا بن مندہ نے کہا ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ انکو بعض محدثین نے ذکر کیا ہی اور اُسکو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ وہ عطیہ بن عازب بن عفیف وہ شخص ہین جنکو ہمنے ذکر کیا ہی اور وہان پر انکے دادا تک انکا نسب بیان کیا ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حشم جعفر نے کہا ہی کہ یہ مدینہ مین رہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہی اسکو ابن نبیع نے کہا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے - اسکو ابن شاہین نے کہا ہی احمد بن سیار مروزی نے کہا ہی کہ ابن شاہین نے کہا ہی کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ اُنکو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ مروہ مین مرے تھے اور رسول خدا کے صحابی تھے اور ان دونون کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہی حکم بن عمرو مروہ مین مرے تھے

[1] یہ اعور بن عین مین رہتے تھے ۱۲

Marfat.com

انکی اور انکے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہین ہی اور وہ صحابی تھے - نیز انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

قرظی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ مین فروکش تھے انکا نسب مشہور نہین ہی انسے مجاہد اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہی ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو غالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک متواتر پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قیدیان قریظہ مین سے مین بھی تھا پس لوگ دیکھے جاتے تھے جسکے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جسکے نہ نکلے تھے وہ قتل نہین کیا جاتا تھا اور مین انمین سے تھا جنکے بال نہین تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ انصاری بیاضی ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہی ابن کلبی نے بھی یون ہی انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ غزوۂ بدر مین شریک تھے -

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

انکو اسماعیلی نے صحابہ مین بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنے ابو عرفجہ سے انھون نے عطیہ سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لے گئے وہ حلوا بنا رہی تھین پس آپ بیٹھ گئے یہانتک کہ وہ بنا چکین اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن و حسین تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علیؓ آئے سب نے حلوا کھایا پھر اُس بستر کو جسپر وہ سب بیٹھے تھے آپنے کھینچکر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گھر والے ہین انسے پلیدی کو دور کر دے اور انکو خوب پاک کر دے (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے ساتھ ہون - آپ نے فرمایا کہ تم (انسے بہتری[1] پر ہو -

[1] بہتری پہونچنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقۃً اس آیت کی فصیلت مین داخل ہوگئے کیونکہ اہل بیت کا لفظ حقیقۃً ازواج ہی کیلئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگون پر اس لفظ کا اطلاق مجازاً ہے ۱۲ -

Marfat.com

باب العین والفاء

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن بجیر سلمی ہین اور بعض نے کہا ہو کہ عفان بن عتر سلمی ہین جو اصحاب رسول حمص مین فروکش تھے اُنمین انکا بھی تذکرہ ہوا اُنسے جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکو زکریا نے بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ صحابی تھے اُنسے اُنکے بیٹے داؤد نے روایت کی ہو مگر ابو زکریا نے اُنکی روایت کردہ کوئی حدیث نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عفیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عفیر انصاری ہین اُنسے ایک حدیث مروی ہو۔ ہمکو یحیی بن ابی الرجاء نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی بن یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک عربی سے جسکو لوگ عُفیر یا عَفیر کہتے تھے فرمایا کہ تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوستی کی نسبت کہتے ہوے کیا سنا ہو انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوے سنا ہو کہ دوستی میراث[1] مین ملتی ہو اور دشمنی بھی میراث مین ملتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عفیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث یاشی ہین طبرانی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ معافی بن عمران نے ابو بکر شیبانی سے انھون نے جیب ابن عبید سے انھون نے عفیف بن حارث یمانی سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین مین پیدا کی ہو اُسنے اُسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ اسی طرح انکو طبرانی نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے اُنکی پیروی کی ہو اور ان دونون نے اُنکے نام مین تصحیف کی ہو اُنکا صحیح نام عُضیف بن حارث ثمالی ہو اور شیبانی بھی تصحیف ہو صحیح نام ابو بکر بن ابی مریم لسانی ہو۔

---

[1] یعنی دوستی دشمنی منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے کسبی چیز نہین ۱۲۔

Marfat.com

(سیدنا) عفیف (رضی اللہ عنہ)

کندی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عفیف بن قیس بن معدیکرب ہین اور بعض نے کہا ہو کہ عفیف بن معدی کرب ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عفیف کندی ہو کہ صحابی تھے اُن عفیف بن معدیکرب کے علاوہ ہین جنھون نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہو بعض نے کہا ہو کہ یہ دونون ایک ہی ہین اسکو ابوعمر نے کہا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ عفیف ابن معدیکرب قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور چچازاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کہا ہو کہ انکا نام عفیف بن قیس ہو اسمین انھون نے غلطی کی کیونکہ وہ عفیف بن معدیکرب ہین - انسے ابویحیی اور انکے بیٹے ایاس نے روایت کی ہو - ہمکو ابوالربیع یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن حسین بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنے احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن صالح ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن خثیم ہلالی نے اسد بن وداعہ بجلی سے انھون نے ابویحیی بن عفیف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عفیف سے نقل کرکے بیان کیا کہ مین جاہلیت کے زمانے مین یمن آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور اُنکے واسطے کچھ خوشبو خرید لون پس مین عباس بن عبدالمطلب کے پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس مین اُنکے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہان سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو مینے دیکھا کہ ایک جوان آیا اُس نے آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آکر اُنکے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اُس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اُٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اُٹھی پھر اُس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس مینے (یہ دیکھکر) کہا کہ ای عباس (یہ) عجیب واقعہ ہو عباس نے کہا (ہان) یہ بڑا واقعہ ہو تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص ہو مینے کہا مین نہین جانتا ہون انھون نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ ہین میرے بھتیجے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہو یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہو اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہو یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی بی بی ہین میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی ہو کہ اُسکا پروردگار آسمان وزمین کا پروردگار ہو اُسنے اُسکو اس دین کا حکم دیا ہو جسپر وہ (قائم) ہو خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تین شخصون کے اس دین پر نہین ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

Marfat.com

باب العین والقاف

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ جبر بن عتیک کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے ہمکو منصور بن ابی الحسن مدینی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے داؤد بن حصین نے عبدالرحمن بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد عقبہ سے جو جبری عتبک کے غلام تھے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد مین اپنے آقا کے ساتھ مین شریک تھا اور اسمین مشرکون کے ایک آدمی کو مینے مارا جب مینے اُسکو قتل کیا تو اُس سے مینے کہا کہ لے (یہ حملہ لیتا جا) اور مین ایک فارسی کا لڑکا ہون۔ یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھسے اور مین انصاری لڑکا ہون کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہی اُسی سے منسوب ہوتا ہی اور اُسکو جریر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ عبدالرحمن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کر کے روایت کی ہی اور اسکو یحیی بن علاء نے داؤد سے انھون نے عقبہ بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی لیکن ابن مندہ نے کہا ہی کہ عقبہ یعنی ابو عبدالرحمن جہنی جبر بن عتیک کے غلام تھے اور اُنکا یہ قول اُنکی طرف منسوب کیا ہی کہ مین غلام فارسی ہون اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہی کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہی وہ دوزخ مین نڈالا جاویگا اسکے متعلق جو باتین باقی ہین وہ ابو عبدالرحمن جہنی کے نام مین ذکر ہونگی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہین انکی کنیت ابو سروعہ تھی۔ انکی والدہ بنت عیاض ابن رافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھین یہ بقول مصعب مکہ مین رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہی لیکن اہل نسب کہتے ہین کہ عقبہ ابو سروعہ کے بھائی ہین اور یہ دونون فتح مکہ کے زمانے مین ساتھ ہی ایمان لائے تھے یہ قول بہت صحیح ہی زبیر نے کہا ہی کہ انھون نے ہی خبیب بن عدی یعنی ابو سروعہ کو قتل کیا تھا۔ ہکوا براہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہما نے اپنی سندون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا

وہ کہتے تھے مجھسے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا (راوی نے) کہا اور مین نے عقبہ سے سنا لیکن عبید اللہ کی حدیث زیادہ یاد ہو وہ کہتے تھے مینے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا ہو چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپ سے عرض کیا کہ مینے فلان عورت بنت فلان سے نکاح کیا ہو پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی مینے تم دونون کو دودھ پلایا ہو حالانکہ وہ جھوٹی ہو آپنے یہ سنکر میری طرف سے منھ پھیر لیا پھر مین دوسری طرف سے آپکے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہو آپنے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہو کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا بس اس عورت کو چھوڑ دو۔ اور جس عورت سے انھون نے نکاح کیا تھا انکا نام ام یحیی بنت ابی اہاب تھا یہ عقبہ وہی شخص ہین جنھون نے عبد الرحمن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر مین شراب پی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جلس بن نصر بن دہمان بن نصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ انکا لقب مذبح تھا کیونکہ انھون نے واقعہ رقم مین قیدیون کو ذبح کیا تھا۔ یہ اول ہی زمانہ مین اسلام لائے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابن ہشام اور ابن کلبی نے کہا ہو اور انکے دادا نضر بن دہمان وہ شخص ہین جنکی عمر زیادہ تھی اور انکے بال دوبارہ سیاہ ہو گئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے انکے حق مین کہا گیا ہو ؎

ونصر[1] بن دہمان المنیدۃ عاشہا وستین عاما ثم قوم فانصاتا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلیہ صحابی تھے۔ انکے بھائی سہل کے نام مین انکا تذکرہ ہو چکا ہو۔ انکو دباغ نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابن رافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہین فتح مصر مین شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ مین شہید ہوے اسکو ابو نعیم نے کہا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ عقبہ بن رافع ہین ابو نعیم نے انکو اور عقبہ بن نافع کو ایک کر دیا ہو مگر ظاہر یہ ہو کہ یہ دونون

[1] ترجمہ۔ نصر بن دہمان بہت دنون تک زندہ رہے ساٹھ برس کی عمر کے بعد پھر دوجوان ہو گئے ۱۲

دو شخص ہین ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے کامل بن طلحہ جحدری نے ابن لہیعہ سے انھون نے عمارۃ بن غزیہ سے انھون نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انھون نے محمود بن لبید سے انھون نے عقبہ بن رافع سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہی تو اُسکو دنیا سے متنفر کر دیتا ہی جیسا کہ تم اپنے مریض سے پرہیز کراتے ہو کہ اچھا ہو جاوے اس حدیث کو ابو الفضل کے علاوہ لوگون نے عمارہ سے روایت کیا ہی اور بجاے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر مین کہتا ہون کہ حق ابو موسی کیساتھ ہی کیونکہ عقبہ بن نافع فہری بہت مشہور شخص ہین انکا نسب انکے غیر مین مشتبہ نہین ہو سکتا ہی کیونکہ بہت سی تاریخون اور سیر مین انکا تذکرہ ہی مین کسی شخص کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسنے انکے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہان نام انکا نافع ہوانشاء اللہ تعالی اپنے مقام پر ذکر ہوگا -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انصاری ہین بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابو سعد زرقی ہین انسے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ اُنپر مین قسم کھاتا ہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا چیزین ہین آپنے فرمایا کہ جو مومن اپنے مال مین سے کچھ کسی کو دیگا تو اُسکا مال ہمیشہ کم ہوتا رہیگا - پھر پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طویع مازنی انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زنجی سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے انھون نے عقبہ بن طویع مازنی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلامون مین سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کچھ ابن مندہ نے عتبہ کے نام مین ذکر کیا ہی وہی فرمایا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ ان دونون مین کئی ایک نام کی تصحیف ہو گئی ہی کیونکہ عتبہ عقبہ کے مشابہ ہی واللہ اعلم -

Marfat.com

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مودوعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہین انکی کنیت ابو حماد تھی بعض نے کہا ہی کہ ابولبید اور ابو عمر اور ابو عبس اور ابو اسید اور اسد اور اسکے علاوہ اور بھی تھے انسے ابوعشانہ نے روایت کی ہی یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مین اپنی بکریان چرا رہا تھا کہ انکو چھوڑکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو بیعت کرادیجیے آپنے فرمایا کہ تم کون ہو مینے اپنی حالت بیان کی آپنے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تمکو بیعت کرادون بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت مینے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپنے مجھکو بیعت کرادی یہ عقبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیون مین سے تھے یہ والی مصر کردیے گئے تھے وہین انھون نے سکونت اختیار کرلی تھی اور وہین ۵۸ھ مین وفات پائی یہ سیاہ خضاب لگاتے تھے انسے صحابہ مین سے ابن عباس اور ابو ایوب اور ابو امامہ وغیرہم نے روایت کی ہی ہمکو عبداللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے عبدالرحمن ابن عائذ سے انھون نے عقبہ بن عامر جہنی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسجد اقصی کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انھون نے لوگون کو دیکھا کہ انکے پیچھے لوگ آرہے ہین انھون نے اُنسے کہا تم لوگون کو کیا ہوا ہی (کہ تم لوگ میرے پیچھے آرہے ہو) انھون نے کہا کہ ہم لوگ آپکے پاس اسوجہ سے آئے ہین کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین جو کچھ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اُسکو بیان کیجیے انھون نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ اُسنے اللہ عزوجل سے اس حالت مین ملاقات کی کہ اسکی ذات مین کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ اور خون حرام سے آلودہ نہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت مین جس دروازے سے چاہا یہ عقبہ جنگ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام مین شریک تھے اور حضرت عمر کی طرف فتح دمشق کے واقعات مین قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے مین انکا لہجہ بہت اچھا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہین یہ عقبہ اولی اور

بدر اور احد مین شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہی مگر یہ نہین کہا ہی کہ بدر وغیرہ مین شریک تھے اور کہا ہی کہ انکی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہی عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھون نے عقبہ بن عامر سلمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے لڑکے کو لیے ہوے آیا اور وہ بہت کم سن تھا مینے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہون میرے لڑکے کو کچھ دعائین تعلیم کر دیجیے کہ اُسکے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے اور اِسپر آسانی بھی ہو تو آپنے فرمایا اے لڑکے کہو اللھم[1] انی اسالک صحۃ فی ایمان وایمانا فی حسن خلق وصلاحا یتبعہ نجاح - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر ابو موسی نے کہا ہی کہ انکو ابو نعیم نے جہنی سے علیحدہ بیان کیا ہی - ابو موسی نے کہا اور جعفر نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمی انصاری ہین صحابی تھے واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے -

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ ابو نعیم نے انکو جہنی سے علیحدہ لکھا ہی اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ انھون نے شک کیا کہ کیا وہ دونون ایک ہی ہین یا دو شخص ہین اسی وجہ سے انھون نے ابو نعیم پر حوالہ کیا یا انھون نے انکا تذکرہ ابن مندہ نے نہین پایا تو گمان کیا دونون کو کہ ایک ہی شخص ہین لیکن ابو نعیم کی اتباع کے سبب سے انکا تذکرہ لکھکر اُنھین پر حیلہ کیا - حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہین شاید ابو موسی نے یہ نہین دیکھا کہ ابو نعیم نے اُنکے حق مین یہ ذکر کیا ہی کہ یہ غزوۂ بدر اور (بیعت) عقبہ مین شریک تھے اُنپر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابو نعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنی کے علاوہ ہین اور اُنسے قدر و مرتبہ مین بہت بزرگ اور اعلی ہین عقبہ اولی اور بدر اور احد مین شریک تھے -

اور تمام مشاہد مین شریک تھے ہمکو ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگون کے نام کی روایت کی ہی جو کہ عقبہ اولی مین شریک تھے پس بارہ آدمیون کو ذکر کیا ہی اُنمین عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہی اور انکا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہی ابن اسحق نے کہا ہی کہ جو لوگ بدر مین شریک تھے اُنمین عقبہ بن عامر بھی تھے جو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اسکے علاوہ سے ظاہر ہو گیا کہ یہ عقبہ جہنی کے علاوہ ہین واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث اُنسے مرسل ہی کیونکہ انھون نے عقبہ کو نہین پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابو موسی کو وہم پیدا ہو گیا کہ یہ جہنی ہین اور انکا نسب ابن کلبی نے انصار مین بیان کیا ہی مثل ابو نعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونون کے پہلے تذکرہ مین بیان ہوا اور ابن اسحاق کے مانند پس یہ انصاری اصل ہین اور وہ عقبہ پہلے والے جہنی ہین واللہ اعلم -

[1] ترجمہ یا اللہ مین تجھسے صحت بحالت ایمان اور ایمان بحالت حسن خلق اور صلاح جسکے بعد نجات ہو چاہتا ہون -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد تھے شریک نے عبداللہ بن عمر سے انھون نے عبداللہ بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے مرفوع بیان کیا ہی وہ کہتے تھے کہ تم مومن کو اُس چیز مین مجتہد پاؤگے جسمین وہ قدرت رکھتا ہی اور جس چیز مین قدرت نہین رکھتا اسمین افسوس کرنے والا پاؤگے - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابوعبدالرحمن جہنی ہین - انکو طبرانی نے صحابہ مین بیان کیا ہی اور انھون نے (یعنی طبرانی نے) اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمن بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد عقبہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین انکے ایک تیر لگ گیا تھا - وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہی وہ دوزخ مین نہ ڈالا جاویگا اور نہ وہ مسلمان جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہی نہ وہ مسلمان جسنے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا ہی - انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقبہ کے سوا انکو کہا ہی اور دونون کو دو شخص کہا ہی - لیکن ابن مندہ نے کہا ہی کہ عقبہ ابوعبدالرحمن جہنی جبر بن عتیک کے غلام ہین اور یہ تناقض ہی کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہین جہنی نہین ہین اور جبر بن عتیک انصاری ہین پس انکو جہینہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہین ہی - پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ مین یہ بھی ذکر کیا ہی جب انھون نے کہا کہ مین فارسی لڑکا ہون تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسسے کہا کہ مین انصاری ہون لیکن ابوعمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہین ذکر کیا - اور شک نہین ہی کہ ابن مندہ کو اشتباہ اسمین ہوگیا کہ جبکہ انھون نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونون مین سے لڑکے کا نام عبدالرحمن ہی حافظ ابوموسیٰ کو واجب تھا کہ ان دونون مین سے کسیکا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابوموسیٰ نے اسوجہ سے استدراک ترک کردیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انھون نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا بس دونون سے ایک کو ملا دیا اسی وجہ سے انھون نے ابن مندہ پر استدراک نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پانا تو اس سے نیزہ لگانا اسکو یحیی بن صالح وحاظی نے محمد بن قاسم طائی سے انھون نے عقبہ سے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ اور انکے بھائی سعد بن عثمان غزوۂ بدر مین شریک تھے ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام کی خبر دی جو غزوۂ بدر مین موجود تھے خبر دیکر کہا کہ بنی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابو عبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور اُنکے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحاق نے کہا غزوۂ احد کے واقعہ مین سے عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور اعوص کے مقابل ایک پہاڑ پر پہونچے اور وہان تین روز تک ٹھہرے رہے - پھر وہان سے واپس ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے پھر انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے چلے گئے وسعت پاکر - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا ہی کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا ہی ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج اور بعض نے کہا ہی عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری ہین انکی کنیت ابو مسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے - غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے بلکہ بدر[1] مین رہتے تھے - ہان عقبہ ثانیہ مین شریک تھے - جو لوگ عقبہ ثانیہ مین شریک تھے اُن سب سے یہ کم سن تھے - اسکو ابن اسحق نے بیان کیا ہی غزوۂ احد اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین ہی - کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو انکو کوفہ مین نائب کر دیا تھا - انسے عبد اللہ بن یزید خطمی اور ابو وائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن میمون اور ربعی ابن خراش وغیرہ نے روایت کی ہی انکو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت مین بیان کرینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہین یہ اپنے والد اور عبد اللہ بن قیظی کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبد اللہ جسر ابی عبیدہ کے واقعہ مین شہید ہوگئے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

---

[1] یعنی جس مقام پر یہ غزوہ ہوا یہ اس مقام کے رہنیوالے تھے ۱۲ -

Marfat.com

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر مین بھی شریک تھے انھون نے مصر مین اپنی اولاد چھوڑی تھی - انکی کوئی روایت مشہور نہین ہی اسکو ابن یونس نے ذکر کیا ہی عدوی نے کہا ہی کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوۂ احد مین اور اُسکے بعد کے مشاہد مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک جہنی ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ یزید بن ہارون سے انھون نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبید اللہ بن زحر ضمری سے انھون نے ابو سعید رعینی سے انھون نے عبد اللہ بن مالک جہنی سے نقل کیا ہی کہ انکو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ مین بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اوڑھے ہوے جاؤنگی - عقبہ نے اسکا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہدو کہ سوار ہوے اور چادر اوڑھ لے اور تین روزہ رکھے اسکو ایک گروہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبید اللہ سے نقل کرکے روایت کیا ہی اور ان سب نے کہا ہی کہ عقبہ ابن عامر ہین اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ ابو موسی - نے لکھا ہی -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لیثی ہین صحابی تھے انکا اہل بصرہ مین شمار تھا - ہمکو ابو الفرج بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بشر بن عاصم سے اُنھون نے عقبہ ابن مالک سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا اُسنے ایک قوم پر لوٹ مار کرنا شروع کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چنانچہ) لشکر مین سے ایک شخص تلوار ننگی لیے ہوے اُسکے پیچھے چلا تو اُس سے بھاگنے والے نے کہا کہ مین مسلمان ہون اُسنے اُسکے کہنے کی طرف کچھ خیال نکیا اور ضرب لگاکر اُسکو مار ڈالا - پس یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے قاتل کے حق مین سخت کلام کہا اسکی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک قاتل نے کہا کہ وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ قتل سے بچنے کے واسطے اُسنے کہا تھا پس آپنے اُس سے منہ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کیا (چوتھی بار) آپنے اُسکی طرف منہ کیا تو آپکے چہرہ سے غصہ کے آثار پہچانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل عتاب کرتا ہی اُس شخص پر جسنے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا

Marfat.com

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہین کہ انکوا بو یعلی موصلی نے اس مسند مین ذکر کیا ہی کہ جسکو ہمنے عقبہ بن خالد سے روایت کیا ہی شاید یہ کاتب کی تصحیف ہی واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے مگر آپکی فیض صحبت سے شرف یاب نہین ہوے تھے۔ یہ عمرو بن عاص کے خالہ زاد بھائی تھے عمرو بن عاص نے انکو افریقیہ پر حاکم کر دیا جبکہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لواتہ اور مطماتہ کے پاس گئے تو اُن لوگون نے انکی تابعداری کی پھر کافر ہو گئے پس اُسی سال مین انھون نے اُنپر جہاد کیا پس وہ قتل کیے گئے اور قید کیے گئے اور یہ ۴۱ھ ہجری کا واقعہ تھا اور ۴۲ھ ہجری مین عدامس کو فتح کیا اور وہان والونکو قتل کیا اور قید کیا اور ۴۳ھ ہجری مین انھون نے شہر سودان کے بہت سے مواضع فتح کیے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقہ نے ایک شہر برقہ کے اطراف سے ہی اور بربر کے تمام شہرون کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہین جنھون نے قیروان کی حضرت معاویہ کے زمانہ مین بنیاد ڈالی تھی۔ اور یہ بلاد افریقہ کے اصل شہرون سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہان سے چلے گئے اور یہ مقام ابتک عامر ہ مین ہی اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے پکارا جاتا ہی جب اُسکو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش نہوے اور لوگون کے ساتھ اُسی دن موضع قیروان کو سوار ہو گئے وہان ایک جنگل تھا جسمین درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپون کا مسکن تھا انھون نے اُسکے کاٹنے اور جلا دینے کا حکم دیا۔ اور شہر کو محدود کیا اور لوگون کو حکم دیا کہ وہان مکان بنالیوین خلیفہ بن خیاط نے کہا ہی کہ عقبہ نے ۵۰ھ ہجری مین قیروان کو محدود کیا اور تین برس وہان رہے اور عقبہ بن نافع سوس اقصی کے جہاد کے بعد ۶۳ھ ہجری مین قتل ہوے انکو کسیلہ بن لمرم نے قتل کیا تھا اور انکے ساتھ ابو المہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا اور کسیلہ نصرانی تھا پھر اُسی سال مین یا اُسکے آیندہ مین کسیلہ بھی مار ڈالا گیا اُسکو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہی کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عقبہ ابن نافع کہا ہی اور ابو نعیم نے بن رافع یا نافع کہا ہی۔ انکا ذکر پہلے ہو چکا ہی اور یہی صحیح ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع انصاری ہین انکو اسمعیلی نے بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انھون نے عقبہ بن نافع سے انصاری سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہی کہ

مین پاپیادہ حج کرونگی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہوے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی مطلب نہین ہی اسماعیلی نے کہا ہی کہ یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہی کہ بعض لوگون نے انکو عقبہ بن مالک کہا ہی انکے متعلق جو حدیث ہی اسکو ابو موسی نے بھی لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عتکی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُسوقت آئے تھے کہ جب آپکا انتقال ہوگیا یہ اہل عمان سے تھے اسکو ثیمہ نے ذکر کیا ہی انکو دباغ نے اُنمین بیان کیا ہی کہ جنہین ابو عمر پر استدراک کیا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نمر اور بعض نے کہا ہی کہ ابن مرہبانی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہمدان مین وفد ہوکر آئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط ذرعہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اُسمین انکا ذکر تھا مغازی ابن اسحق مین (انکا نام) عقبہ بن نمر (ذکر کیا گیا ہی) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی ہین انکی کنیت ابو سنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔ یہ دونون بنی عبد شمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ اور اُنکے بھائی شجاع بن وہب غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن کلدہ بن جعد بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن عوف بن بہثہ بن عبد اللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہین بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ عقبہ اولی اور عقبہ اخری اور بدر مین یہ شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ عقبہ وہ ہین جو کہ انصار مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور وہین مکہ مین رہنے لگے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور انھون نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجری انصاری کہے جاتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد مین شریک تھے بعض نے کہا ہی کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون کنپٹیون سے احد کے واقعہ مین دونون حلقے (خود کے) نکالے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ان دونون کو

Marfat.com

ابوعبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقدی نے کہا ہو کہ ان دونون نے ملکر علاج کیا تھا اور حلقون کو ان دونون نے آپکی کنپٹیون سے نکالا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے نہین لکھا ہو شاید ان دونون نے انکو پہلا ہی شخص خیال کیا ہو حالانکہ یہ اُنسے علاوہ ہین اور دونون مین بہت وجہ سے فرق ظاہر ہو منجملہ ان وجوہ کے ایک یہ ہو کہ یہ غطفانی ہین اور پہلے والے اسدی تھے اور ابوموسی کا انکے نسب مین یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان تو انھون نے اسمین کم کیا ہو کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقربہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی ہین عقبہ بن عبداللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقربہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی جو وہ کہتے تھے مینے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوے سنا کہ میرے والد عقربہ واقعہ احد مین شہید ہو گئے تو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روتا ہوا حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہو مینے عرض کیا عقربہ آپنے فرمایا تو بشیر ہو کیا تو اس امر پر راضی نہین ہو کہ مین تیرا باپ ہو جاؤن اور عائشہ تیری ماں ہو جاوے۔ پھر آپنے سکوت کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقفان (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثم انکی کنیت ابووزاد تھی بدویان بصری مین انکا شمار ہو۔ انسے یہ حدیث مروی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عقفان اور انکے دونون بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپنے انکے واسطے دعا کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو

(سیدنا) عقیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے انصاری حارثی ہین غزوۂ احد مین شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا جسکو سعد کہتے تھے۔ انکی کنیت ابوالحارث تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مگر انکو جنگ احد مین چھوٹا سمجھکر پھیر دیا تھا اور غزوۂ احد مین نہین شریک ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیبہ اور بعض نے کہا ہو کہ رقیبہ بن عقیبہ ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طالب یعنی عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور علی اور جعفر کے علاتی بھائی تھے یہ اپنے دونون بھائیون سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے

دس برس بڑے تھے اور جعفر علیؓ سے دس برس بڑے تھے - اسکو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہو انکی کنیت ابو یزید تھی
انکی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھین انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین تمکو بسبب دو محبتون کے بہت زیادہ
محبوب رکھتا ہون ایک تو حب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تمسے اپنے چچا کی محبت کا مین زیادہ عالم ہون عقیل
اُن لوگون مین ہین جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوۂ بدر مین جبراً شریک تھے پس یہ اُسی روز قید کر لیے گئے انکے پاس کچھ مال
نہ تھا تو انکے چچا عباس نے انکا فدیہ دیا تھا - پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہوکر آگئے تھے اور ۸ھ مین انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی - اور غزوۂ موتہ مین شریک تھے پھر وہان سے لوٹ آئے پھر انکو ایک مرض
لاحق ہوگیا چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف مین انکا تذکرہ نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر مین ہر سال
کے لیے ایک سو چالیس وسق عنایت کیے تھے بعض لوگون نے کہا ہو کہ حنین کے واقعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ یہ ثابت قدمون سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چپ رہ جاتا تھا - انکی
ذات مین بہت سی خصلتین نیک تھین جنکے ذکر سے ہم طول نہ دینگے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت
زیادہ جانتے تھے مگر قریش انسے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ اُنکی برائیون کا شمار رکھتے تھے اور انکے پاس ایک بوریا
تھا وہ انکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین بچھا دیا جاتا تھا - لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم مین
انکے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگون نے انکو دشمن
سمجھا اور انکے حق مین غلطباتین کہین اور ان لوگون نے انکو اس بابت حمق کی طرف منسوب کیا اور انکے اوپر جھوٹے بیان کا
افترا باندھا اور اِن باتون کا موقع بوجہ اِسکے کہ یہ حضرت علی سے جدا ہوگئے زیادہ ملا اور یہ
حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے - بعض لوگون نے کہا ہو کہ حضرت معاویہ نے انکے واسطے ایک روز
کہا کہ یہ ابو یزید اگر یہ نجانتے کہ مین بہتر ہون اُنکے لیے اُنکے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے - تو عقیل نے کہا کہ
میرا بھائی حالت دینی مین میرے واسطے بہتر ہو اور تم دنیا مین میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہوگئی اور اللہ سے
بدریعہ اُسکے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہون یہ حضرت معاویہ کے پاس اسوجہ سے گئے تھے کہ وہ انکی خالہ فاطمہ
بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہمکو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے مینے اپنے والد محمد عبداللہ بن اسد بن عمار سے پڑھا انھون نے عبدالعزیز بن احمد سے نقل کی وہ
کہتے تھے ہمین عبدالوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور مینے انکی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھسے احمد بن علی بن
عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن سعید عوصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا

Marfat.com

وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن عباس مرہبی اور اسحاق بن سند نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہوگئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ مین آئے تو انھون نے انکو اتارا اور اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ انکو کپڑے پہناوین) پس انھون نے انکو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انھون نے انکو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی - پس عقیل نے کہا کہ جسکو مین خیال کرتا ہون وہی ہو حضرت علی نے کہا نہین تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کردیجیے حضرت علی نے کہا کہ تمھارا قرض کسقدر ہو انھون نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اسقدر میرے پاس نہین ہو لیکن اُسوقت تک تم صبر کرو کہ مجھکو جو چار ہزار وظیفہ ملتا ہو وہ ملجائے تو مین تمکو دیدون تو عقیل نے انسے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھکو اپنے وظیفہ کی بابت تاخیر مین ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھکو حکم دیتے ہو کہ مسلمانون کا مال تمھین دیدون حالانکہ انھون نے مجھکو امین بنایا ہو - عقیل نے کہا مجھکو معاویہ کے پاس جانیکی اجازت ہو حضرت نے اجازت دی اور یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہ نے انسے کہا کہ اے ابو یزید تمنے علی اور اُنکے اصحاب کو کیون چھوڑ دیا انھون نے کہا ہان وہ لوگ اصحاب محمد ہین حرف مین انمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا نہین ہون اور تم ہو اور تمھارے اصحاب ابوسفیان اور اُنکے اصحاب لیکن مین تمھارے درمیانمین ابو سفیان کو نہین دیکھتا ہون جب دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور انکو تخت کے پہلو مین کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا - پھر تمام لوگون کو (آنیکا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوے اور ضحاک بن عقیل اُنکے ساتھ اُنکے تخت پر بیٹھے پھر انھون نے عقیل کو اذن دیا وہ بھی اُنکے پاس آئے اور کہا اے معاویہ یہ تمھارے ساتھ کون ہین معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہین عقیل نے کہا الحمدللہ جسنے کمینگی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہو کہ جسکا باپ ہمارے مویشیون کو مقام الطبح مین خصی کیا کرتا تھا اس فن مین وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بیشک مین قریش کی خوبیون کا عالم ہون اور عقیل قریش کے معائب کے - حضرت معاویہ نے انکو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا چنانچہ انھون نے لے لیے اور لوٹ آئے - ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انھون نے ابو صالح سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا قریش مین چار شخص ایسے تھے کہ لوگ انکے پاس جاتے اور انکو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے مخرمہ بن نوفل زہری تیسرے ابوجہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبدالعزیٰ عامری انمین سے تین آدمی قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی انمیں سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس

جاتے تھے اور عقیل قریش کی برائیان بیان کرتے تھے پس جس شخص مین برائیان زیادہ ہوتین تو وہ کہتا کہ کاش مین انکے پاس نہ آتا انھون نے میرے ایسے معائب بیان کردیے جو لوگ نہ جانتے تھے۔

حضرت عقیل سے انکے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہما نے روایت کی ہی مگر انکی روایت سے بہت کم حدیثین ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی جبر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے اسمعیل بن عیاش نے سالم ابن عبداللہ سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہمنے (بطور تہنیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیان تمھاری کثرت سے ہون انھون نے کہا یہ نہ کہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہی اور فرمایا ہی کہو اللہ تمھارے لیے برکت دے اور تمپر برکت نازل کرے اور تمھارے لیے اس بی بی مین برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حمیری۔ شاہزادون مین سے ہین قبیلہ بنی حنیفہ کے پردسی تھے مسلمان تھے مجتہد تھے انھون نے اس قبیلہ کے لوگون کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جبکہ ان لوگون نے مرتد ہوجانیکا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگون نے انکی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہی۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی کنیت انکی ابو حکیم ہی۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزندان مقرن کے بھائی تھے۔ انکا نسب اوپر بیان ہوچکا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آپکی صحبت مین رہے تھے۔ واقدی نے بیان کیا ہی کہ جو صحابہ کوفہ مین چلے آئے تھے انمین عقیل بن مقرن یعنے ابو حکیم بھی تھے اور بخاری نے انکو عقیل بن مقرن ابو حکیم مدنی کہا ہی اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

أسد الغابة
في
معرفة الصحابة

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com